مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

مہر منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل)

مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

مہر منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل)

۸۔امبر پلازا، بلاک ''اے''، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی مین شاہراہِ فیصل۔کراچی۔

ای۔میل: meher_e_munir@hotmail.com

ویب سائٹ: www. meheremunir.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

نامِ کتاب : ''میلادالنبی ﷺ اُجالے اور حوالے''

تالیف : مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

ضخامت : 112 صفحات

ٹائٹل وکمپوزنگ : محمد ذیشان

تعداد : 1000

سن اشاعت: اپریل 2004ء

☆☆☆☆ ناشر ☆☆☆☆

مہر منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل)

انتساب

اللہ رب العالمین کی ''بارگاہ عظمت پناہ'' میں یہ نذرِ عقیدت بصد احترام نذر ہے جو اپنے پیارے محبوب اور ہمارے مطلوب رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سب سے پہلا، نعت اور میلاد بیان کرنے والا ہے اور ملائکہ المقربین و دیگر فرشتوں کے نام سے انتساب کیا جاتا ہے کہ جنہوں نے حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے موقع پر جھوم جھوم کر اور پرچمِ ختم نبوت لہرا لہرا کر

نذرانۂ درود و سلام پیش کیا

فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی
جنابِ آمنہ سنتی تھیں، یہ آواز آتی تھی
مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

....

اس کے صدقے میں ملی ہیں ساری عیدیں اے صبیح
ساری عیدوں سے سوا ہے عید میلاد النبی ﷺ

عرضِ ناشر

بحمدہٖ تعالیٰ ہم نے فروری 2004ء میں مقبولِ عام کتاب ''نعت رنگ کا تجزیاتی وتنقیدی مطالعہ'' مصنف ''پروفیسر شفقت رضوی'' شائع کر کے اشاعتی سفر کا آغاز کیا تھا۔ پھر دسمبر 2004ء میں مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کے خطوط کا مجموعہ بنام ''نعت اور آدابِ نعت'' شائع کیا۔ اور اب ربیع الاول شریف ۱۴۲۶ھ مطابق اپریل 2005ء میں دو کتابیں شائع کرنے کا شرف کر رہے ہیں۔ پروفیسر محمد اکرم رضا صاحب کی تالیف ''مہر عالم تاب'' اور مولانا نسیم احمد صدیقی نوری کی تالیف ''میلادالنبی ﷺ......اُجالے اور حوالے''۔

یہ مختصر کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے، اخلاصِ نیت کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔ صرف یہی جذبہ کارفرما ہے کہ محبت رسول ﷺ کی دولت اس عالم میں تقسیم کی جائے تاکہ باعث تخلیق عالم سے وابستگی میں وارفتگی کے پہلو اُجاگر ہوسکیں۔ مولانا نسیم احمد صدیقی نے میری خواہش کا احترام کرتے ہوئے قلم اٹھایا اور موضوع کا حق ادا کیا۔ اگرچہ یہ کتاب مختصر ہے لیکن بہت ہی مختصر وقت میں وقیع محنت کے ذریعے منصۂ شہود پر لائی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جشن عید میلادالنبی ﷺ کے اُجالوں سے برادرانِ اسلام کے قلوب واذہان بھی اُجلے ہونگے۔ مہرِ منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل) آئندہ بھی اربابِ علم ودانش کی تحقیقات وتخلیقات کو شائع کرنے کا عزم صمیم رکھتی ہے آپ سے التماس ہے کہ اکیڈمی کے عزائم کی تکمیل کیلئے دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کے وسیلے سے عالمِ اسلام پر اپنا کرم فرمائے۔ (آمین)

صابر داؤد

چیئرمین مہر منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل)

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَحْسَانِہٖ وَ فَضْلِہٖ وَ کَرَمِہٖ زیرِنظر کتاب ''اُجالے اور حوالے'' کی ترتیب کیلئے مجھ گنہگار کو تحریک یوں ہوئی کہ بصد محبت وخلوص اور ذوق شوق محترم المقام جناب ''صابر داوُد'' صاحب زید مجدہٗ (روحِ رواں مہر منیرؔ اکیڈمی) نے فرمایا کہ ''ایک مختصر رسالہ میں عید میلادالنبیﷺ کے اثبات پر مختلف اربابِ علم ودانش اور مختلف اماکن وجغرافیۂ عالم کے معمولات کو یکجا کیا جائے، لیکن اِختصار کو ملحوظ رکھا جائے تا کہ فی زمانہ عدیم الفرصتی کے باوجود یہ کتاب پڑھی جائے۔'' اِس ضمن میں محسنِ اہلسنت محترم المقام الحاج محمد حنیف طیب صاحب (سابق وفاقی وزیر وسربراہ نظامِ مصطفیٰ پارٹی) کی تائید بھی حاصل ہوئی، ممتاز نعت گو محترم المقام سیّد صبیح رحمانی (مدیرِ اعلیٰ ''نعت رنگ'') نے علمی مواد فراہم کیا، خصوصاً ''اردو میں میلادالنبیﷺ تحقیق، تنقید، تاریخ'' (جو محترم محمد مظفر عالم جاوید صدیقی نے پی ایچ ڈی کیلئے مقالہ تحریر کیا ہے)، محترم سید اللہ رکھا صاحب ضیائی مدظلہٗ (بانی انجمن ضیائے طیبہ) نے بھی تائید فرمائی۔ ان مہربانوں نے جو حوصلہ افزائی فرمائی تو مختصر وقت میں حتی المقدور یہ رسالہ ترتیب دیا ہے، تا کہ مسلکِ اہلسنّت وجماعت کی حقانیت اُجاگر ہو، مطالعہ کرنے والے حضرات نفی اور اثبات کی تفہیم میں تمیز کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ، وعز اسمہٗ نے اپنی مخلوق میں ہر بشر (یعنی انسان) کو عقل وشعور کی اعلیٰ نعمت سے مالا مال فرمایا ہے۔

قارئین محترم! اس ''مقدمۂ عید میلادالنبیﷺ'' کا فیصلہ اپنی ''عدالت'' میں خود کریں، فقیر کی اس تحریر کا مقصد انتشارِ ذہنی اور تذبذب وکشمکش کی کیفیت ختم کر کے یقینِ محکم کا چراغ جلانا ہے اور ''جشن میلاد کیوں؟'' کا جواب فراہم کرنا ہے، نیز یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ کی بارگاہ عظمت پناہ میں دُنیا بھر کے مسلمانوں کا اندازِ سجدہ اور سمت قبلہ ایک ہی ہے تو محبوب خداﷺ کے دربارِ عالیشان میں عقیدتوں کے پھول نچھاور کرنے میں اختلاف نہیں ہونا چاہئے، ماضی میں ہمارے پیش رو ایک ہی انداز میں نذرانہ سپاس پیش کرتے رہے ہیں اور آج بھی اکثر بلادِ اسلامیہ میں جشن عید میلادالنبیﷺ کا اہتمام ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ قبولِ حق کی توفیق اِرزانی عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کو اقوام عالم میں عظمت وشوکت عطا فرما کر لائق تکریم بنادے، رسالہ ہٰذا کو مرتب وناشر کیلئے وسیلہ حصولِ شفاعت بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

خادم العلماء محتاج دُعا
احقر نسیم احمد صدیقی نوری غفرلہٗ

تقدیم

حضور اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ کے بشری اور نورانی پہلو

بشری پہلو کے محاسن:

آپ ﷺ کی بشریت مقدسہ حسن و جمال اور اخلاقی کمال کے ایسے مقام رفیع پر فائز ہے جسے چھونا، دیکھنا اور خاکِ پا تک پہنچنا ہر ایک (صاحب کمال) کے لئے چیلنج ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ خیر البشر کے عظیم لقب سے متعارف ہیں عالم بشریت کی راہنمائی کیلئے اپنے دو کارِ منصبی بیان فرمائے۔(۱) اَرْ سِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّة (میں تمام مخلوق کی طرف رسول بن کر آیا ہوں) (۲) بُعِثْتُ لِاُ تَمِّمَ مَکَا رِمَ الْاِ خْلَا قِ (میں اخلاقیات کی تکریم کو کمال درجہ عطا کرنے کیلئے مبعوث ہوا ہوں) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری لکھتے ہیں، ''حضور ﷺ نے قیادت کا جو اعلیٰ وارفع معیار متعین فرمادیا تاریخ عالم کے معروضی مطالعے سے اسکا اثبات ہوتا ہے۔ دنیا میں آج تک جتنے بھی قائدین آئے ان میں کوئی ایسا نظر نہیں آئے گا جس نے کوئی تحریک چلائی ہو اور تحریک کا ساتھ دینے والے شروع سے آخر تک اس کے دست و بازو اور معین و معاون بنے رہے ہوں اکثر دیکھا گیا ہے کہ کسی قائد کی بظاہر جاذب نظر شخصیت کو دیکھ کر لوگ اس کے گرد جمع تو ہو جاتے ہیں لیکن قریب آنے پر قول و عمل کا تضاد انہیں اپنے دامن میں مایوسیاں اور نفرتیں سمیٹے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ اعجاز دوسری طرف سیرت مصطفے ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ کی قیادت میں اسلامی تحریک میں شامل ہونے والے شروع سے آخر تک مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹنے کے باوجود ثابت قدم رہے۔ ان میں کوئی صدیق اکبر ہے تو کوئی فاروق اعظم کوئی عثمان غنی ہے تو کوئی مولا علی شیر خدا (رضوان اللہ علیہم اجمعین) غرضیکہ ان گنت ستارے ظلمات دہر میں آج ضوپاشیاں کرتے نظر آتے

ہیں۔ جو ایک دفعہ آپ کے دامن عاطفت میں آ گیا ہمیشہ کے لئے آپ ﷺ کی زلفِ گرہ کا اسیر ہو گیا بقول اقبال،

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

(لاہور (ماہنامہ منہاج القران اکتوبر ۱۹۹۰ صفحہ ۵۰۔۵۱)

اہلخانہ (ازواجِ مطہرات) اولا و امجاد صحابہ وصحابیات تو اپنے ہیں، کفار و مشرکین اور امرا و سلاطین آپ کے اخلاق حمیدہ اوصافِ جمیلہ اور عاداتِ کریمہ کی شہادت دیتے ہیں۔ مائیکل ایچ ہارٹ امریکی مصنف "THE HUNDRED") میں آپ ﷺ کی قیادت و سیادت کو سلام پیش کرتا ہے۔

نورانی پہلو کے محاسن:

صاحبِ لولاک، بنی پاک ﷺ کی ذات مقدسہ سے کبھی بشری احوال و کیفیات اور کبھی نورانی و معجزاتی احوال و کیفیات کا ظہور وصدور ہوتا رہا ہے، امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ کی متفق علیہ روایت کے مطابق، آپ ﷺ کے مسلسل روزہ رکھنے اور کئی روز تک کھانے و پینے سے بے نیاز ہونے سے متعلق، بچپن میں اور شب معراج شقِ صدر کے واقعات میں دل کا باہر نکالنے اور دوبارہ اپنے مقام پر رکھنے اور سینے کا شگاف بغیر ٹانکوں کے پُر ہونا، احوال نورانیت کے ظہور کے دلائل ہیں۔ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا قول ہے بیشک رسول ﷺ نور ہیں (المستدرک جلد ۳ صفحہ ۵۸۱) متعدد احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا نور ضیائے قمر کو ماند کر دیتا (بخاری) خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے عالم خواب میں شاہ ولی اللہ محدث دھلوی کو فرمایا کہ میرے نورانی حسن و جمال پر اللہ تعالی نے پردے رکھے ہیں ورنہ کسی کو بھی (صحابہ میں بھی) تاب

دید و نظارہ نہ ہوتا۔ (الدرّ ثمین) دندانِ مبارک، جبین مبارک، بغل و بازوئے مبارک، سی
مبارک، گردن و پشت مبارک اور پنڈلی و ایڑی مبارک الغرض تمام اعضاء سے نور نکلتا ہوا صحابہ
مشاہدہ کیا اور بیان کیا ہے۔ (ترمذی، مسلم، دارمی، مسند لعمہ، دلائل النبوۃ وغیرہ)

ایک نورانی دعا:

یہ حقیقت ہے کہ نبی مکرم محبوب معظم ﷺ مستجاب الدعوات ہیں جو دعا فرماتے ہیں بارگا
خداوند قدوس میں مقبول ہوتی ہے کلماتِ دعا یہ ہیں۔

اللھم اجعل لی نو رًا فی قلبی و نو رًا فی قبری و نو رًا من بین یدی و نورًا من خلفی و نو رًا عن یمینی و نو رًا عن یمینی و نو رًا عن شمالی و نو را من فو قی و نو رًا من تحتی و نو رًا فی سمعی ونو رًا فی بصری و نو رًا فی شعری و نو رًا فی بشری و نو را فی لحمی و نو رًا فی دمی و نو رًا فی عظا می اللّٰھم اعظم لی نو رًا و اعطنی نورًا و اجعل لی نورًا وا جعل فی نفسی نو رًا.

(بخاری جلد اول صفحہ ۹۳۵۔ مسلم جلد اول صفحہ ۲۶۰۔۲۶۱۔ ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۸۳، ابی داؤد جلد اول صفحہ ۱۹۰)

(ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ! میرے دل میں نور، میری قبر میں نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے کان میں نور، میری آنکھ میں نور، میرے بالوں میں نور میرے بشرے پوست میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور میری ھڈیوں میں نور، اے اللہ بڑا کر دے نور میرے لئے نور مجھے عطا کر میرے عصب (یعنی پٹھوں) میں میرے لئے نور بنا دے اور میری ذات کو نور بنا دے۔

بہر حال ثابت ہوا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے جملہ اعضاء مبارکہ نور تھے۔

نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کے نور سے:

قارئین محترم! کائنات کی تخلیق کا راز پہلے کیا بنا؟ اسکا جواب پانے کیلئے ہر کوئی تلاش و جستجو میں رہا حتی کہ عام گفتگو میں یہ محاورہ زبان زدعام ہوگیا، ''انڈا پہلے یا مرغی؟'' اصحاب رسول میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں اپنے مخصوص متبسم انداز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ''اے جابر! بے شک اللہ تعالی نے سب سے پہلے کسی اور شے کو نہیں تمھارے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔'' غور فرمایئے اس کلام میں متکلم کی عظمت کیساتھ ساتھ سائل کو بھی اپنے جواب میں عظمت عطا فرمادی جوامت کیلئے اعزاز بن گئی۔

آیئے ہم جائزہ لیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے محاسن بیان کرنے کیلئے کیا انداز اختیار کریں۔

حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ (ابوداؤد شریف

باب کراہیۃ ترک الغزو، جلد اول ۳۴۶، نسائی شریف، باب وجوب الجہاد، جلد دوم ۴۳، سنن دارمی شریف، باب فی جہاد المشرکین باللسان والید، جلد دوم صفحہ ۲۸۰، جامع الصغیر، جلد اول صفحہ ۲۱۸)

(ترجمہ) مشرکین کیساتھ جہاد کرو اپنے مال سے اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔

اس حدیث شریف میں ''مالی جہاد''، ''جانی وجسمانی جہاد'' کے ساتھ ساتھ ''لسانی جہاد'' کا بھی حکم دیا ہے۔ جس کی شرح میں اکثر محدثین وشارحین فرماتے ہیں کہ ''لسانی جہاد'' سے دشمنان دین کی مذمت اور ان کی ہجو کرنا مراد ہے۔ نیز جب دشمن کی مذمت کی جائے گی تو لازماً دین لانے والے پیارے آقا ﷺ کی مدحت کی جائے گی۔ کافر و مشرک اور گستاخ رسول کی مذمت نثر میں بھی ہوسکتی ہے اور نظم میں بھی اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی تعریف وتوصیف کیلئے نثر کے علاوہ نظم کا سہارا لیا جاسکتا ہے، اسی عمل کو ''نعت گوئی'' کہتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے نعتیہ قصائد ترتیب دینے، سُنانے

اور مجلس منعقد کرنے کا عمل رائج ہے۔ نعتیہ قصائد سننے اور سنانے کی محفل کا انعقاد اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اور فرشتوں کی سنت ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی بھی سنت ہے۔ محفلِ نعت، میلادِ رسول یا ذکرِ رسول ہی کی صورت ہے۔

مسجد نبوی میں محفلِ نعت و مجلس میلاد کا اہتمام:

عَن عائشه رضی الله عنها کان رسول الله ﷺ یضع لحسّان منبراً فی المسجد یقوم علیه قائماً یفا خر عن رسول الله ﷺ و یقول رسول الله ﷺ انَّ اللّٰه یؤید حسّان بروح القدس (صحیح بخاری جلد دوم)

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکثر اوقات حضرت حسان کیلئے مسجد نبوی میں منبر بچھواتے اور وہ اس پر کھڑے ہوکر حضور ﷺ کی طرف سے فخر کا اظہار کرتے، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے "اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے۔"

امام بخاری علیہ الرحمہ (یکم شوال ۲۵۶ھ/ ۳۱ اگست ۸۷۰ء) نے دوسرے مقام پر "باب الشعر فی المسجد" (جلد اول صفحہ ۶۴۔۶۵) کے تحت "اَللّٰھُمَّ اَیِّدہٗ بِرُوحِ الْقُدُسِ" کے دعائیہ کلمات نقل کئے ہیں۔ "سنن نسائی شریف" میں بھی جلد اول صفحہ ۸۳ "باب الرخصه فی انشاد الشعر الحسن فی المسجد" کے تحت یہی دعائیہ کلمات ہیں۔ جبکہ "سُنن ابی داوٗد" جلد دوم صفحہ ۳۳۶ پر "باب ماجاء فی الشعر" کے تحت "اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّان" کے کلمات موجود ہیں۔

مصطفیٰ کریم ﷺ نے نعت کہنے والوں کو عزت بخشی:

اللہ کے محبوب اُمت کے مطلوب ﷺ کی بارگاہ میں نعتیہ قصائد کہنے والے متعدد اصحاب رسول (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا نام ضبط تحریر میں لایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں، تاہم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب ابن زہیر، عبداللہ ابن رواحہ، عبداللہ ابن عباس، کعب بن مالک، حضرت عمرو بن ربیعہ اور دیگر اصحاب رضوان اللہ عنہم کو عزت بخشی اور ان کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی اور انہیں دُعاؤں سے بھی نوازا۔ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے:

"اے حسان! کفار کی ہجو بیان کرو، جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں، رسول اللہ ﷺ حسان سے فرماتے میری طرف سے جواب دو اور دُعا فرماتے، اے اللہ جبرائیل کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔" (متفق علیہ بخاری و مسلم)

نعتیہ قصائد کے ذریعے شاتمان رسول کی مذمت:

ہجرت مدینۃ المنورہ کے موقع پر انصاران مدینہ کیساتھ ہی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور پھر تمام عمر نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے محاسن و مناقب بیان کر کے مدح و ذکر رسول کا حق ادا کرتے رہے۔ جب قریش مکہ نے میدان جنگ میں معرکہ آرائیوں کے علاوہ میدان شاعری میں نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو یعنی مذمت کرنے لگے، جو سرکار ﷺ پر گراں گذرتی تو رسول اکرم ﷺ نے اپنے جانثاروں سے فرمایا "کیا وجہ ہے کہ تم لوگ ہتھیاروں سے امداد کے علاوہ اللہ اور رسول کی امداد اپنی زبانوں سے نہیں کرتے" فوراً حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ! پھر اپنی لمبی زبان کو ناک کی نوک پر مارتے ہوئے بولے اس زبان کے عوض اگر مجھے بصرہ سے لے کر صنعاء تک لمبی زبان ملے

تو بھی اسے قبول نہ کروں واللہ اگر میں اس زبان (یعنی کہے گئے اشعار کی قوت سے) کو چٹان پر رکھ دوں تو چٹان کے دو ٹکڑے ہو جائیں اور اگر بالوں پر رکھ دوں تو یہ بال مونڈھ ڈالے"۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ تم قریش کی ہجو کیسے کرو گے؟ جبکہ میرا تعلق اسی قبیلہ سے ہے، حضرت حسان نے عرض کیا،" میں آپ ﷺ کو ان سے اس طرح صاف نکال لوں گا جس طرح گوندھے ہوئے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تم ان کفار کی ہجو کرو اور روح القدس تمہارے ساتھ ہیں۔" چنانچہ حضرت حسان نے کفار کی ہجو کہہ کر انہیں سخت تکلیف پہنچائی اور ان کی زبانیں بند کر ڈالیں اور ان کے اشعار سے کفار کو وہی تکلیف پہنچی جو اندھیرے میں لگنے والے تیروں سے پہنچتی ہے۔ (تاریخ ادب عربی، صفحہ ۲۲۴)

علامہ امام ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی قدس سرہٗ (م ۶۶۸ھ/۱۲۷۰ء) لکھتے ہیں، "جب رسول اللہ ﷺ نے اشعار سنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ (و دیگر صحابہ) نے اشعار کہے ہیں تو ان ہستیوں سے ارفع یعنی بڑھ کر تقلید اور اقتداء کا زیادہ مستحق کون ہو سکتا ہے؟ (الجامع الاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی، جلد ۱۳، صفحہ ۱۴۸)

مدّاح رسول حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہٗ نے فتح مکہ ۸ ہجری کفار پر اپنے اشعار کے تیر برسانے شروع کئے تو حضرت عمر نے انہیں ٹوکا کہ حرمِ خدا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایسے اشعار پڑھتے ہو، تو نبی کریم رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ واکرم التسلیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کو فرمایا، "اے عمر اس کو چھوڑ دے اس کے اشعار کفار مکہ کیلئے تیروں سے زیادہ سخت ہیں۔" (تفسیر قرطبی جلد ۱۳، صفحہ ۱۵۱)

رسول اکرم ﷺ نے نعتیہ مجالس کو پسند فرمایا ہے۔ حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ الثناء نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا ہے اپنے فضائل بیان فرمائے ہیں، ایک یا دو نہیں، سینکڑوں احادیث کے مضامین کا آغاز واحد متکلم "اَنَا" یعنی "میں ایسا ہوں"۔ مثلاً حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا،

اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ (مدارج النبوت جلد اول)

"(ترجمہ) میں اللہ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے ہے۔"

ان مضامین کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ کی منشاء ہی سے اپنی فضیلت کو بیان فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام علماء ومحدثین رحمہم اللہ اجمعین کے درمیان اتفاق ہے (دورائے نہیں) کہ حضور سید عالم ﷺ کے اقوال، اعمال، خلوت، جلوت، مجالس، غزوات الغرض تمام حیاتِ مقدسہ کا لمحہ لمحہ...... لحظہ لحظہ...... سب اللہ رب العالمین جل مجدہٗ کی رضا کا پابند ہے۔ ورنہ متذکرہ فضائل والی احادیث سے متعلق کوئی دریدہ دہن یہ کہہ سکتا ہے کہ (معاذ اللہ) اپنی شان وانانیت کا بیان فخر ومباہات پر مبنی ہے اور ایسا عمل صریحاً تکبر ہے، وہ بدنصیب ہیں جو سرکارِ ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ اور فضائل جمیلہ سُننے سے خود کو محروم رکھے ہوئے ہیں، وہی (معاذ اللہ) گستاخی کی جرأت کر سکتے ہیں۔ ملت اسلامیہ کی غیرت مندانہ فکر تو یہ ہے کہ پیارے آقا ﷺ خود اپنے فضائل بیان فرما کر ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ "تحدیث نعمت" کیلئے میں رحمۃ اللعالمین اپنے فضائل، اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے بیان کرتا ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ نے اپنے کلام قرآن مجید (اور سابقہ کتب وصحائف سماوی میں بھی) میں میری محبوبیت، نورانیت، رفعت اور عظمت بیان فرمائی ہے۔ اے میرے غلاموں! تم بھی اسی طرح میری سُنت پر عمل کرتے ہوئے میرے ذکر کی محافل ومجالس میں میری عظمت و فضیلت کے ترانے گاؤ اور سُناؤ۔

آئندہ صفحات میں عید میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کیلئے مختصراً کچھ حوالے درج ہیں، جن کے مطالعہ سے یقیناً ہمارے قارئین استفادہ کریں گے۔ اور مثبت نتائج اخذ کریں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور محفل میلاد:

امام حاکم نیشا پوری قدس سرہٗ ''المستدرک'' اور امام بیہقی دلائل النبوۃ میں باسند صحیح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سے یہ روایت نقل کرتے ہیں،

''حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے ربّ! میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، رب تعالیٰ نے فرمایا! تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا؟ ابھی تو میں نے ان کو پیدا بھی نہ فرمایا، آدم علیہ السلام نے عرض کیا، میں نے اس طرح پہچانا کہ تو نے جب مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی میں نے اپنا سر اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ جسے ملایا ہے یقیناً وہ تیرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا! آدم تو نے سچ کہا یقیناً وہ میرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اور جب تم نے اس کے وسیلے سے دعا کی ہے تو میں نے قبول کی اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا بھی نہ کرتا۔ (مولد الرسول صفحہ ۱۳)

اُمّ النبی ﷺ حضرت آمنہ اور محفل میلاد:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے بزرگوار سسر حضرت عبدالمطلب کے کاشانہ اقدس میں رونق افروز ہوئیں، سرکار دوعالم ﷺ کا نور حضرت عبداللہ کی جبیں سعادت سے منتقل ہو کر آپ کے شکم طاہر میں قرار پذیر ہوا لیکن یہاں بھی اس نور پاک کی شان نرالی تھی:

حضرت آمنہ فرماتی ہیں،

ماشعرت انی حملت به ولا وجدت له ثقلا كما تجد النساء الاانی انکرت رفع حیضتی و اتانی ات وانا بین النائم و الیقظان و قال هل شعرت انک حملت؟ فکانی اقول ما ادری وقال انک حملت بسید هذه الامة ونبیها، فذالک یوم الاثنین.

''مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ میں حاملہ ہوگئی ہوں، نہ مجھے کوئی بوجھ محسوس ہوا جوان حالات میں عورتوں کو محسوس ہوتا ہے، مجھے صرف اتنا معلوم ہوا کہ میرے ایامِ ماہوار بند ہوگئے ہیں ایک روز میں خواب اور بیداری کے بین بین تھی کہ کوئی آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے پوچھا: آمنہ! تجھے علم ہوا ہے کہ تو حاملہ ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں، پھر اس نے بتایا تم حاملہ ہو اور تیرے بطن میں اس امت کا سردار اور نبی تشریف فرما ہوا ہے اور جس دن یہ واقعہ پیش آیا وہ سوموار کا دن تھا۔''

فرماتی ہیں کہ ایام بڑے آرام سے گذرے جب وقت پورا ہوگیا تو وہی فرشتہ جس نے مجھے پہلے خوشخبری دی تھی وہ آیا اس نے آکر مجھے کہا:

قولی اعیذه بالواحد من شر کل حاسد

''یہ کہو کہ میں اللہ واحد سے اس کیلئے ہر حاسد کے شر سے پناہ مانگتی ہوں۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جس رات کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی میں نے ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے شام کے محلات جگمگا اُٹھے، یہاں تک کہ میں ان کو دیکھ رہی تھی، دوسری روایت میں یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا

سے ایک نور نکلا جس نے سارے گھر کو بقعہ نور بنا دیا، ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا۔

اُمّ الشفاء (والدہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف) اور محفل میلاد:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ الشفاء جس کی قسمت حضور ﷺ کی دایہ بننے کی سعادت رقم تھی وہ کہتی ہیں جب سیدہ آمنہ کے ہاں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضور ﷺ کو میں نے اپنے دو ہاتھوں پر سہارا اور میں نے ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی۔ "رحمک ربک" ......"تیرا رب تجھ پر رحم فرمائے"

شفاء کہتی ہیں،

فاضاء لی مابین المشرق و المغرب حتیٰ نظرت الی بعض قصور الشام.

"اس نور مجسم کے ظاہر ہونے سے میرے سامنے مشرق و مغرب میں روشنی پھیل گئی یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھے۔"

حضرت شفاء کہتی ہیں کہ جب میں لیٹ گئی تو اندھیرا چھا گیا اور مجھ پر رعب و کپکپی طاری ہو گئی اور میرے دائیں جانب سے روشنی ہوئی تو میں نے کسی کہنے والے کو سنا وہ پوچھ رہا تھا "این ذھبت بہ؟" تم اس بچے کو لے کر کہاں گئے تھے؟ جواب ملا: میں انہیں لے کر مغرب کی طرف گیا تھا۔

پھر وہی اندھیرا وہی رعب اور وہی لرزا مجھ پر لوٹ آیا پھر میری بائیں جانب سے روشنی ہوئی میں نے سنا کہ کوئی پوچھ رہا تھا تم اسے کدھر لے گئے تھے؟ دوسرے نے جواب دیا: میں انہیں مشرق کی طرف لے گیا تھا، اب دوبارہ نہیں لے جاؤں گا۔ یہ بات میرے دل میں کھٹکتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے تھی جو سب سے پہلے حضور ﷺ پر ایمان لائے۔

جدّ رسول ﷺ اور محفل میلاد:

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے تھے اور آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی ناف پہلے ہی کٹی ہوئی تھی، وہب بن زمعہ کی پھوپھی کہتی ہیں کہ جب حضرت آمنہ کے ہاں رسول ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ نے حضرت عبدالمطلب کو اطلاع دینے کیلئے آدمی بھیجا جب وہ خوشخبری سنانے والا پہنچا اس وقت آپ حطیم میں اپنے بیٹوں اور اپنی قوم کے مردوں کے درمیان تشریف فرما تھے آپ کو اطلاع دی گئی کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو آپ کی خوشی و مسرت کی حد نہ رہی۔ آپ حضرت آمنہ کے پاس آئے، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ولادت کے وقت جو انوار و تجلیات دیکھی تھیں اور جو آوازیں سنی تھیں ان کے بارے میں عرض کی۔

عبدالمطلب حضور ﷺ کو لے کر کعبہ شریف میں گئے وہاں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں کیں اور جو انعام اس نے عطا فرمایا تھا اس کا شکریہ ادا کیا۔ ابن واقد کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت عبدالمطلب کی زبان پر فی البدیہہ یہ اشعار جاری ہو گئے:

الحمد اللّٰہ الذی اعطانی

ھٰذا الغلام الطیب الاردان

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے مجھے پاک آستینوں والا یہ بچہ عطا فرمایا"

قد سادہ فی المھد علی الغلمان

اُعیذہ بالبیت ذی الارکان

"یہ اپنے پنگھوڑے میں سارے بچوں کا سردار ہے میں اسے بیت اللہ شریف کی پناہ میں دیتا ہوں"

حتیٰ اراہ بالغ البنیان

اعیذہ من شر زی شنان

من حاسد مضطرب العیان

''یہاں تک کہ میں اس کو طاقتور اور توانا دیکھوں میں اس کو ہر دشمن اور ہر حاسد آنکھوں کے گھمانے والے کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں''

حضرت عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ مختون تھے اور ناف کٹی ہوئی تھی۔ یہ معلوم کر کے آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کو بڑا تعجب ہوا اور فرمایا کہ میرے ''اس بیٹے کی بہت بڑی شان ہوگی'' (ماخوذ: مضمون پیر کرم شاہ صاحب)

علمائے یہود اور میلاد رسول ﷺ:

شاعر دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت کو اللہ تعالیٰ نے طویل عمر عطا فرمائی ساٹھ سال آپ نے جہالت میں گذارے اور ساٹھ سال بحیثیت ایک سچے مومن کے آپ کو زندگی گزارنے کی مہلت دی گئی، آپ فرماتے ہیں، ''میری عمر ابھی سات یا آٹھ سال تھی، مجھ میں اتنی سمجھ بوجھ تھی کہ جو میں دیکھتا اور سنتا تھا وہ مجھے یاد رہتا تھا۔ ایک دن علی الصبح ایک اونچے ٹیلے پر یثرب میں ایک یہودی کو میں نے چیختے چلاتے ہوئے دیکھا وہ یہ اعلان کر رہا تھا،

یا معشر یھود فاجتمعو الیہ

اے گروہ یہود! سب میرے پاس اکٹھے ہو جاؤ

وہ اس کا اعلان سن کر بھاگتے ہوئے اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے پوچھا بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے کہا،

''وہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے جس نے اس شب کو طلوع ہونا تھا جو بعض کتب قدیمہ کے مطابق احمد (ﷺ) کی ولادت کی رات ہے۔''

کعب احبار کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نبی کریم کی ولادت کے وقت سے آگاہ کیا تھا، اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وہ نشانی بتادی تھی آپ نے

فرمایا تھا کہ وہ ستارہ جو تمہارے نزدیک فلاں نام سے مشہور ہے جب اپنی جگہ سے حرکت کرے گا تو وہ وقت محمد ﷺ کی ولادت کا ہوگا اور یہ بات بنی اسرائیل میں ایسی عام تھی کہ علماء ایک دوسرے کو بتاتے تھے اور اپنی آنے والی نسل کو اس سے خبردار کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ان لوگوں سے روایت کرتی ہیں جو ولادت باسعادت کے وقت موجود تھے، آپ نے کہا،

''مکہ میں ایک یہودی سکونت پزیر تھا جب وہ رات آئی جس میں اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس یہودی نے ایک محفل میں جا کر پوچھا کہ اے قریش! کیا آج رات تمہارے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ قوم نے اپنی بے خبری کا اظہار کیا، اس یہودی نے کہا کہ میری بات خوب یاد کرلو! اس رات اس آخری امت کا نبی پیدا ہوا ہے اور اے قریشیو! وہ تمہارے قبیلے میں سے ہوگا اور اس کے کندھے پر ایک جگہ بالوں کا گچھا ہوگا، لوگ یہ بات سن کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے، ہر شخص نے اپنے گھر والوں سے پوچھا انہیں بتایا گیا کہ آج رات عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوا ہے۔ جس کو ''محمد'' کے بابرکت نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ لوگوں نے یہودی کو آکر بتایا اس نے کہا مجھے لے چلو اور مجھے وہ مولود دکھاؤ چنانچہ وہ اسے لے کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے انہوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ، ''ہمیں وہ فرزند دکھاؤ'' وہ بچے کو اٹھا کر ان کے پاس لے آئیں انہوں نے اس بچے کی پشت سے کپڑا ہٹایا وہ یہودی بالوں کے اس گچھے کو دیکھ کر غش کھا کر گر پڑا جب ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا: ''تمہیں کیا

ہو گیا تھا؟'' تو اس نے بصد حسرت کہا کہ ''بنی اسرائیل سے نبوت ختم ہو گئی، اے قبیلہ قریش! تم خوشیاں مناؤ اس مولود مسعود کی برکت سے مشرق و مغرب میں تمہاری عظمت کا ڈنکا بجے گا۔''

اس قسم کی بے شمار روایات ہیں جن میں علماء اہل کتاب نے نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشخبریاں دی ہیں۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں، ''میں رات کو کعبہ میں تھا، میں نے بتوں کو دیکھا سب بت اپنی اپنی جگہ سے سر بسجود سر کے بل گر پڑے ہیں اور دیوار کعبہ سے یہ آواز آ رہی ہے، ''مصطفٰی اور مختار پیدا ہوا، اس کے ہاتھ سے کفار ہلاک ہوں گے اور کعبہ بتوں کی عبادت سے پاک ہو گا اور وہ اللہ کی عبادت کا حکم دے گا جو حقیقی بادشاہ اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محفل میلاد:

خلیفۂ رسول اللہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

''جس کسی نے محفل میلاد میں ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (النعمۃ الکبریٰ مطبوعہ ترکی صفحہ ۷)

حضرت عمر فارق اعظم رضی اللہ عنہ اور محفلِ میلاد:

خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

''جس کسی نے نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت کی عظمت کو بیان کیا تو گویا اس نے اسلام کو زندہ کیا۔'' (النعمۃ الکبریٰ، صفحہ ۷)

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور محفلِ میلاد:

خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان غنی ذی النورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

""جس کسی نے بھی ولادت باسعادت نبی مکرم ﷺ پر ایک درہم بھی خرچ کیا تو گویا وہ غزوۂ بدر وحنین میں حاضر ہوا۔" (النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور محفلِ میلاد:

سیدنا مولائے کائنات، شہنشاہِ ولایت حضرت علی المرتضیٰ حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں،

""جس کسی نے ظہور قدسی ﷺ کی عظمتوں کو بیان کیا وہ دنیا سے صاحبِ ایمان رخصت ہوگا اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔" (النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۸)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی محفل میلاد:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسولِ خدا ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے تو صحابہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا:

اے صحابہ: آج تمہارا یہاں بیٹھنا کس لئے ہے؟

عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آج ہم بیٹھ کر اس رب کی حمد وثنا کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل وکرم سے اپنا محبوب ہمیں عطا کیا اور اپنے دین کے ماننے کا شرف بخشا۔ (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما صحابہ کی ایک محفل کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ کی ایک دن صحابہ آپس میں مختلف انبیاء علیہم السلام کے درجات ومقامات کا تذکرہ کررہے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے کلیم تھے اور حضرت عیسیٰ السلام اللہ کا کلمہ اور روح تھے۔ اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور صحابہ سے مخاطب ہو

کرفرمایا:

''میں نے تمہاری گفتگو سنی اور تمہارا تعجب بھی ملاحظہ کیا، یہ بات درست ہے کہ حضرت ابراہیم اللہ کے خلیل تھے حضرت موسیٰ اس کے کلیم، حضرت عیسیٰ اس کی روح اور کلمہ اور حضرت آدم کو اس نے اپنا صفی بنایا لیکن متوجہ ہو کر سن لو میں اللہ کا محبوب ہوں لیکن مجھے اس پر فخر نہیں۔'' (الترمذی)

مذکورہ محافلِ صحابہ سے واضح ہو رہا ہے کہ حضور علیہ السلام کی آمد، ولادت اور درجات کا تذکرہ نہایت ہی محبوب ترین عمل ہے ان کی ہر محفل کو محفل میلاد قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ محفلِ میلاد حضور علیہ السلام کے تذکرہ ولادت اور آپ ﷺ کو عطا شدہ عظمتوں کے بیان پر ہی مشتمل ہوا کرتی ہے

اگرچہ ذکر مصطفوی ﷺ کی محفل روزِ ازل سے جاری ہے، تاابد جاری رہے گی تاہم یہاں صرف اہل حرمین کے بارے میں تحریر کرنا چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر کیا معمول ہوتا تھا تاریخ حرمین، خصوصاً تاریخ مکہ پر لکھی جانے والی کتب کے مطالعہ کے بعد اہل حرمین کے درج ذیل معمولات سامنے آتے ہیں۔

مولدالنبی ﷺ کی زیارت بروز عید میلادالنبی ﷺ:

اہل مکہ کا معمول تھا کہ ولادت کی رات محلہ بنی ہاشم میں واقع مولدالنبی ﷺ حضور کی جائے ولادت کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔

امام ابوالحسین محمد المعروف بابن جبیر اندلسی المتوفی ۶۱۴ھ اپنے تاریخی سفرنامے میں مولد رسول ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں،

''مکہ مکرمہ کی زیارات میں سے ایک مولد پاک بھی ہے اس مقام کی مٹی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اس کائنات میں سب سے پہلے محبوب

خدا ﷺ کے جسم اقدس کو مس کیا اور اس میں اس ہستی مبارکہ کی ولادت پاک ہوئی جو تمام امت کے لئے رحمت ہے۔ ماہ ربیع الاول میں خصوصاً آپ کی ولادت کے دن اس مکان کو زیارت کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور لوگ جوق درجوق اس کی زیارت کرتے ہیں اور تبرک حاصل کرتے ہیں (رحلہ ابن جبیر ا:۹۰)

ہم نے مولد پاک میں داخل ہو کر اپنے رخسار اس مقدس مٹی پر رکھ دیئے کیونکہ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں کائنات کا سب سے زیادہ مبارک اور طیب بچہ پیدا ہوا۔ ہم نے اسکی زیارت کے ذریعے خوب برکات حاصل کیں۔
(رحلہ ابن جبیر:۱۲۶)

امام جمال الدین محمد بن جار اللہ لکھتے ہیں:

''ہر سال بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ (جو کہ شافعی المذہب ہیں) کی زیر سرپرستی مغرب کی نماز کے بعد لوگ قافلہ در قافلہ مولد پاک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔'' (الجامع اللطیف:۲۰۱)

اہل مکہ کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ مشائخ، اکابر علماء اور معزز شخصیات ہاتھوں میں فانوس اور چراغ لے کر مولد پاک کی زیارت کرنے جاتے ہیں۔
(فی رحاب بیت الحرام صفحہ:۲۶۲)

ہر سوموار مولد پاک میں محفلِ ذکر منعقد ہوتی تھی:

امام قطب الدین حنفی (متوفی ۹۸۸ء، جو کہ مکہ مکرمہ میں علوم دینیہ کے استاد تھے) اہل مکہ کے معمولات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہل مکہ ہمیشہ ہر سوموار کی رات مولدِ پاک میں محفلِ ذکر

سجاتے تھے۔

''مولد پاک معروف ومشہور جگہ ہے اب تک اس کی زیارت کی جاتی ہے دعائیں قبول ہوتی ہیں اہل مکہ ہر سوموار ذکر کی محفل سجاتے ہیں اور ہر سال بارہ ربیع الاول کی رات اس کی زیارت کی جاتی ہے''

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام، مطبوعہ: مکتبہ علمیہ مکہ، صفحہ: ۳۵۵)

مولدالنبی ﷺ کے پاس محفل میلاد:

مولدالنبی ﷺ کی زیارت کے ساتھ ساتھ وہاں محفلِ میلاد بھی منعقد کی جاتی جسمیں آپ کی ولادت اوراس موقع پر ظاہر ہونے والی نشانیوں کا بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا۔ شیخ قطب الدین علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں،

''لوگ جوق در جوق مسجد حرام سے نکلکر سوق اللیل کی طرف جاتے ہیں اور وہاں مولد پاک کے مقام پر اجتماع اور محفل منعقد کرتے ہیں اور اس میں ایک شخص خطاب بھی کرتا ہے۔''

امام ابن ظہیرہ علیہ الرحمۃ اس جلسہ عام کی روداد اور اس کا موضوع سخن بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

''مولد پاک کی مناسبت سے وہاں خطبہ دیا جاتا ہے پھر عشاء سے پہلے لوگ لوٹ کر مسجدِ حرام آجاتے ہیں۔'' (الجامع اللطیف فی فضل مکۃ واہلہا وبناء البیت الشریف: ۲۰۱)

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہمارے تمام اسلاف نے تصریح کی ہے کہ مولد پاک ان مقدس مقامات میں سے ہے جن کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں مفتی مکہ شیخ عبدالکریم القطبی (المتوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں،

''مولدِ النبی ﷺ کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں اور یہ مقام محلہ بنی ہاشم میں مشہور و معروف ہے۔'' (اعلام العلماء:۱۵۴)

میلاد کی خوشی میں کھانا کھلانا:

اہل مکہ کا یہ بھی معمول تھا کہ آپ کی ولادت کی خوشی میں کھانا تقسیم کرتے تھے، دوست احباب کی دعوت کرتے، فقراء و مساکین کی خدمت کرتے، خصوصا حرم شریف کے خدام کی خدمت کرتے۔ مشہور سیاح ابنِ بطوطہ علیہ الرحمۃ اپنے سفرِ حج (۷۲۸ھ) میں ''ذکر قاضی مکہ وخطیبہا'' کے تحت لکھتے ہیں۔

''(اس وقت) مکہ کے قاضی جو کہ عالم صالح اور عابد ہیں نجم الدین محمد بن الامام محی الدین الطبری وہ بہت زیادہ صدقہ کرنے والے اور کعبہ شریف کا کثرت کے ساتھ طواف کرنے والے ہیں حج کے مہینوں میں بہت زیادہ کھانا کھلانے والے ہیں اور خصوصا حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے موقع پر وہ مکہ کے شرفاء، معززین فقراء اور حرم شریف کے خدام اور مجاورین کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (رحلۃ ابن بطوطہ:۱۔۹۲)

میلاد پاک کی خوشی میں اہل حرمین کا جلوس:

اہل حرمین میلاد پاک کی خوشی میں مختلف محافل کے ساتھ چراغاں کرتے اور جلوس نکالتے تھے جن میں علماء، مشائخ اور شہر کی تمام معزز شخصیات کے علاوہ حاکم وقت بھی شرکت کرتے اور صرف اہل مکہ ہی ان میں شریک نہ ہوتے بلکہ دور دراز دیہاتوں سے لوگ آتے حتی کہ جدہ شہر سے جلوس میں شرکت کیلئے آنے والے لوگوں کے ہاتھوں میں فانوس ہوتے اور ہاتھوں میں جھنڈے ہوتے۔ یہ جلوس مسجدِ حرام سے شروع ہوتا اور سڑکوں، شاہراہوں سے گزرتا ہوا محلہ بنی ہاشم میں مولد پاک پر

جاتا وہاں جلسہ عام ہوتا اور پھر وہاں سے یہ جلوس مسجدِ حرام آتا جہاں بادشاہ وقت علماء و مشائخ
دستار بندی کرتا۔ آخر میں دعاء ہوتی اور بعد ازاں لوگ اپنے گھروں کو رخصت ہوتے۔ اس جل
کی روداد درج ذیل عبارات میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ شیخ قطب الدین الحنفی بارہ ربیع الاول کو اہل مکہ کا معمول لکھتے ہیں،

''۱۲ربیع الاول کی رات ہر سال باقاعدہ مسجدِ حرام میں اجتماع کا اعلان ہو جاتا تھا تمام علاقوں کے علماء فقہا، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجدِ حرام میں اکٹھے ہوجاتے۔ ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ، وہ مکان جسمیں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی کی زیارت کیلئے جاتے ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں گویا وہ مشعل بردار جلوس ہوتا۔ وہاں لوگوں کا اتنا کثیر اجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی پھر ایک عالمِ دین وہاں خطاب کرتے تمام مسلمانوں کے لئے دعاء ہوتی پھر تمام لوگ دوبارہ مسجدِ حرام میں آجاتے۔ بادشاہ وقت مسجدِ حرام اور ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتی کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ (الاعلام باعلام بیت الحرام:۱۹۶)

۲۔ امام جمال الدین محمد بن جار اللہ بن ظہیرہ رقمطراز ہیں،

''ہر سال مکہ شریف میں ۱۲ربیع الاول کی رات کو (اہل مکہ کا) یہ معمول ہے قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے

ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے آئمہ اکثر فضلاء وفقہاء اور اہل شہر ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔ وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہ وقت، امیر مکہ اور قاضی شافعی کیلئے (منتظم ہونے کی وجہ سے) دعاء کی جاتی ہے اور یہ اجتماع عشاء تک جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آجاتے ہیں مقامِ خلیل علیہ السلام پر اکٹھے ہوکر دوبارہ دعاء کرتے ہیں اسمیں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے پھر الوداع ہو جاتے ہیں (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مؤرخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا علم نہیں ہوسکا۔ (الجامع اللطیف، جلد دوم صفحہ ۲۰۱)

۳۔ محدث ابن جوزی اہل حرمین اور عالم اسلام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"اہل مکہ و مدینہ، اہل مصر، یمن شام اور تمام عالم اسلام مشرق تا مغرب ہمیشہ سے حضور اکرم علیہ السلام کی ولادتِ سعیدہ کے موقع پر محافلِ میلاد کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ ﷺ کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔ (المیلاد النبوی ﷺ :۵۸)

امام حسن بصری علیہ الرحمۃ اور محفل میلاد:

حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں،

"مجھے اگر جبل احد کے مثل سونا مل جائے تو میں سب کو میلاد شریف پر خرچ کردوں۔" (النعمۃ الکبریٰ، مطبوعہ ترکی، صفحہ ۸)

امام محمد باقر علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

سید سجاد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے امام محمد باقر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں،

''میلادالنبی ﷺ کے دن جائے ولادت محمد ﷺ مکہ شریف جاتا ہوں اس سے یہ برکات حاصل ہوتے ہیں کہ ہماری محفل میں میرے نانا نبی پاک ﷺ جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ ہم زیارت کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا میلاد جس جگہ کیا جائے، دل کے اعتقاد کے ساتھ، وہاں مصیبت اور بیماری نہیں آتی۔ (''سراج منیر'' مطبوعہ لاہور، صفحہ ۴۷)

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ اور محفل میلاد:

سید الاولیاء حضرت جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ الرضوان فرماتے ہیں،

''جس نے ذکرِ رسول ﷺ میں حاضری دی اس کی قدر و عظمت کو سمجھا وہ ایمان میں کامیاب وکامران ہوا۔'' (النعمۃ الکبریٰ، صفحہ ۸)

امام ابن جریر طبری مفسرِ قرآن اور محفلِ میلاد:

مفسرِ قرآن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں صاحب خزینۃ القرآن امام محمد باقر کا شاگرد ہوں اور امام محمد بن اسمٰعیل بخاری بھی آپ علیہ الرحمۃ کے شاگرد ہیں۔ ہم دونوں اپنے استاد کے ہمراہ ہر سال ربیع الاول شریف میں مکہ مکرمہ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی جائے ولادت پر جایا کرتے تھے۔ وہاں جھوم جھوم کر وعظ کیا کرتے تھے اور سید الانبیاء ﷺ کو کبھی کبھی ہم اس محفل پاک میں دیکھا کرتے تھے اور ہم یہ کہتے کہ کیا خوب بات ہے کہ میلاد نبی کریم ﷺ کا ہے اور منانے والے آپ ﷺ کے نواسے ہیں۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

امام بخاری علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں،

”جب سے مجھے ابولہب والی روایت ملی ہے تو اس وقت سے میں ہر سال صاحب خزینۃ القرآن کے ساتھ حضور ﷺ کی جائے ولادت پر حاضری دیتا ہوں۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

حضرت معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور محفل میلاد:

حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”جس نے محفل میلاد منعقد کی اور شریک ہونے والوں کو دستر خوان پر جمع کیا، کھانا کھلایا، روشنی کی، چراغاں کیا، اور نئے کپڑے پہنے، لوبان اور عطر کا استعمال کیا، تو روز حشر اللہ تعالیٰ اسے اس پہلی جماعت میں شامل فرمائے گا جو انبیاء پر مشتمل ہوگی اور اعلیٰ علیین میں جگہ پائے گا۔“ (النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۸)

سیدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ اور محفل میلاد:

حضرت سیدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں،

”جس نے میلاد شریف کی محفل میں اپنے بھائیوں (یعنی برادرانِ اسلام) کو جمع کیا اور انہیں بٹھایا، کھانا کھلایا، ان سے اچھا سلوک کیا تو اس سبب سے اللہ تعالیٰ عزَّ اسمہٗ یوم قیامت صدّیقین، شُہدا اور صالحین کی جماعت میں شامل فرمائے گا اور جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔ (نعمۃ الکبریٰ، صفحہ ۱۰)

سیدنا سرّی سقطی علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے ماموں اور شیخ طریقت سیدنا سرّی سقطی قدس سرہٗ فرماتے ہیں،

"جس نے کسی علاقہ میں محفل میلاد کا انعقاد کیا تو گویا اس نے روضۃ من ریاض الجنّۃ کا قصد کیا اس لئے کہ نبی پاک ﷺ کی محبت کے بغیر محفل میلاد کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔ (نعمۃ الکبریٰ، صفحہ ۱۰)

پانچویں صدی کے مجدّد امام محمد غزالی قدس سرہٗ اور ذکر و میلادِ رسول ﷺ:

"ایک شخص، نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، تو حضور ﷺ نے کچھ توجہ نہیں فرمائی، اُس نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری جانب التفات فرمائیں، حضور ﷺ نے فرمایا، "تیری جانب توجہ نہ کرنا اس وجہ سے نہیں ہے کہ میں تجھے پہچانتا نہیں بلکہ اس سبب سے ہے کہ تو میرا ذکر نہیں کرتا، مجھے درود شریف کے ذریعے یاد نہیں کرتا جبکہ میں اپنے اُمتی کو درود شریف پڑھنے کے نتیجے میں یاد رکھتا اور پہچانتا ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب المقرب الی حضرت علام الغیوب، صفحہ ۷) امام غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے وقت آخر (یعنی وصال کے وقت) وصیّت فرمائی، "مجھے غسل اور کفن دے کر کوئی میرے قریب نہ ہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر صلوٰۃ والسلام بھیجے گا، پھر ملائکہ المقربین حضرت جبرائیل، حضرت میکائل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام اور دیگر تمام فرشتے، پھر میرے اہلِ بیت، وصحابہ پھر خواتین اور بچے سب درود و سلام بھیجیں گے۔ اور جو میرے بعد اور ہیں (یعنی آنے والے ملت اسلامیہ کے افراد) انہیں بھی میری طرف سے یہ پیغام پہنچادو (یعنی درود سلام کے ذریعے مجھے یاد کرتے رہیں، محفل میلاد منعقد کرتے رہیں)۔" (مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۷۲۱)

شیخ الاسلام ابن جزری علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

شیخ الاسلام شمس الدین بن جزری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں،

''کیا کہنا ہے اس مسلمان موحد کا جو حضورﷺ کی امت میں ہے اور خوشی مناتا ہے میلاد شریف کی اور جی بھر کر حسبِ استطاعت خرچ کرتا ہے یہ عمل نبی کریم ﷺ کی محبت میں اختیار کرتا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ اس کی جزا ربّ کریم کی طرف سے یہی ہے کہ اپنے فضلِ عام سے اس کو جنت میں داخل فرمادے۔

(عرف التعریف بالمولد الشریف)

یہی شیخ الاسلام مزید فرماتے ہیں،

''میں ۷۸۵ھ میں شبِ عید میلاد النبی ﷺ سلطانِ مصر کی تخت گاہ پہاڑی والے قلعے میں گیا تو وہاں میں نے جو دیکھا اس سے خوش ہوا، میرا اندازہ ہے کہ اس رات قاریوں، حاضرین، واعظین اور نعت خوانوں وغیرہ پر تقریباً دس ہزار مثقال سونا، خلعتوں، طعام، اور چراغاں کرنے پر خرچ کیا گیا۔ میں نے شمار کیا تو پچیس حلقے صرف ان پڑھنے والوں کے تھے جو ابھی بچے تھے۔''

(موردالروی فی مولدالنبیﷺ)

امام سیوطی علیہ الرحمۃ اور محفل میلاد:

نویں صدیٔ ہجری کے مجدّد امام جلال الدین سیوطی الشافعی قدس سرہٗ اپنی تصنیف لطیف ''الوسائل فی شرح الشمائل''، میں لکھتے ہیں،

''وہ گھر، مسجد، محلّہ اور وادی امن میں ہیں جس میں نبی مکرم ﷺ کی محفل میلاد کا انعقاد ہو، ملائکہ اس گھر یا مسجد یا محلّہ کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتیں نازل کرتے ہیں

یہاں مقیم افراد پر۔ انہیں اللہ تعالیٰ رحمۃ ورضوان کی نظروں سے دیکھتا ہے۔
(نعمۃ الکبریٰ، صفحہ ۱۱)

امام بیہقی علیہ الرحمۃ اور محفل میلاد:

امام بیہقی قدس سرہٗ اپنی سند صحیح کے ساتھ حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی ﷺ (صحابی رسو
سے روایت کرتے ہیں کہ جس شب آقائے دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت مبارکہ ہو
میری والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر تھیں، وہ بیان کرتی ہیں،

''گھر کی جس چیز پر میں نظر ڈالتی وہ پرنور نظر آتی میں ستاروں پر نگاہ ڈالتی تو کیا دیکھتی کہ وہ اس گھر سے قریب تر آرہے ہیں، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ ستارے میرے اوپر نہ گر جائیں تو میں بے اختیار بول پڑی کہ ستارے میرے اوپر گر پڑیں گے۔ (تذکرہ میلادالرسول صفحہ ۱۴)

حافظ الحدیث علامہ سخاوی علیہ الرحمہ اور محفلِ میلاد:

علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''اندلس'' اور ''مغرب اقصیٰ'' کے سلاطینِ اسلا
نے ربیع الاول شریف کی ایک رات ایسی معین کی تھی کہ لوگ سواریوں پر آتے اور اس شب کو مج
کرتے تھے، اکابر آئمہ کرام ہر طرف سے آتے اور غیر مسلموں میں کلمۂ ایمان کا غلبہ ہوتا تھا۔''
(موردالروی فی مولدالنبی ﷺ)

علامہ اسمٰعیل ابن عمر بن کثیر دمشقی اور محفل میلاد

(م ۷۷۴ھ مصنف تفسیر ابن کثیر، البادیہ والنہایہ، جامع المسانید والسنن وتلمیذ علامہ ابن تیمیہ حرانی)

علامہ ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے ایک کتاب ''مولدالرسول ﷺ'' جامع مسجد مظفری (جہاں جشن
عیدمیلادالنبی ﷺ کا اہتمام ہوتا تھا) کے مؤذن شیخ عمادالدین ابوبکر بن بدالدین حسن کی درخواست

پر تالیف کی۔ جامع مسجد مظفری ''سلطان مظفر الدین کوکبوری الاربل (م۔۶۳۰)'' نے دمشق میں تعمیر کروائی تھی۔ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے،

''ساتویں دن عقیقہ کے موقع پر اہل قریش دعوت طعام سے فارغ ہو کر حضور ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اپنے پوتے کا نام کیا رکھا؟ انہوں نے فرمایا ''محمد'' لوگوں نے پوچھا، خاندان کے ناموں سے ہٹ کر یہ نام کیوں رکھا؟ جواب دیا، میری نیت ہے کہ آسمان پر اللہ ان کی حمد کرے اور زمین پر اللہ کی مخلوق ان کی حمد کرے۔ چوں کہ حضور اقدس ﷺ اوصاف حمیدہ اور لائق ستائش کمالات کے جامع تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے گھر والوں کو ''محمد'' نام رکھنے کا الہام فرمایا، تا کہ نام اور نام والے میں مناسبت رہے (مولد الرسول، صفحہ ۱۷)

محافلِ میلاد کو جشن کا انداز دینے والے سلطانِ عادل

ابو سعید کوکبوری بن ابی الحسن علی بن مکتین بن محمد الملقب الملک المعظم مظفر الدین صاحب اربل

سلطان مظفر الدین کا شمار نیک اور عادل حکمرانوں میں ہوتا ہے۔ آپ ''اربل اور اس کے نواحی شہروں'' کے حاکم تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ کی بہن اسلت ربیعہ خاتون بنت ایوب ،سلطان مظفر کے نکاح میں تھی۔ آپ کے والد ابی الحسن زین الدین المعروف کجک تھے۔

مورخ ابن خلکان ''وفیات الاعیان'' میں لکھتے ہیں،

''اور اب رہی اس کی سیرت کی بات، تو کارہائے خیر میں اس کے ایسے عجیب وغریب واقعات ہیں کہ کسی نے سُنا نہ ہوگا کہ اس نے جو کیا ہے کسی نے کیا ہے۔ اور اسے دنیا میں صدقہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی وہ ہر روز

ڈھیروں ڈھیروں روٹیاں شہر کے مختلف مقامات پر محتاجوں میں تقسیم کرتا تھا اور ہر جگہ پر بہت لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے وہ دن کے پہلے حصے میں ان کی تقسیم کرتا تھا اور جب وہ سواری سے اترتا تو اس کے گھر کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو جاتے تو وہ انہیں اپنے پاس بلاتا اور ہر ایک کو موسم گرما اور سرما کے مطابق لباس وغیرہ دیتا اور لباس کے ساتھ سونے کے دو تین دینار بھی دیتا یا اس سے کم وبیش دیتا، اور اس نے لُنجوں، اور اندھوں کے لیے چار خانقاہیں بنائیں، اور انہیں ان دونوں قسم کے آدمیوں سے بھر دیا اور ہر روز جو انہیں ضرورت ہوتی تھی اس کے مطابق ان کے لیے وظیفہ مقرر کیا اور وہ سوموار اور جمعرات کی عصر کو خود ان کے پاس آتا تھا، اور ہر ایک کے گھر میں داخل ہوتا تھا اور اس کا حال پوچھتا تھا۔ اور وہ اس سے کچھ خرچ مانگتا تو دیتا۔ اور وہ دوسرے کے پاس جاتا حتیٰ کہ وہ سب کے پاس چکر لگاتا۔ اور وہ ان کو خوش کرتا۔ اور ان سے مذاق کرتا اور ان کے دلوں کو ڈھارس دیتا اور اس نے بیوہ عورتوں کے لیے ایک گھر بنایا اور ایک گھر چھوٹے یتیم بچوں کے لیے بنایا۔ اور ایک گھر ملاقیط (وہ نومولود بچے جن کو پھینک دیا جاتا ہے) کے لیے بنایا، اور ان کے لیے دودھ پلانے والیوں کی ایک جماعت مقرر کی، اور ہر مولود کو اٹھا کر ان کے پاس لایا جاتا اور وہ انہیں دودھ پلاتیں۔ اور اس نے ہر گھرانے کی ضرورت کے مطابق وظائف مقرر کیے، اور وہ ہر وقت گھروں میں آتا اور ان کے احوال معلوم کرتا۔ اور مقرر شدہ خرچ سے انہیں زائد خرچ دیتا اور وہ ہسپتال بھی جاتا، اور ایک ایک مریض کے پاس کھڑے ہو کر اس کا حال اور

اس کے شبستان اور اس کی خواہش کے متعلق پوچھتا اور اس کا ایک مہمان خانہ بھی تھا جس میں شہر آنے والا ہر فقیہ اور فقیر آتا۔ مختصر یہ کہ جو بھی اس کا قصد کرتا اس میں اسے داخل ہونے سے نہ روکا جاتا اور ان کے لیے صبح اور شام کے کھانے مقرر ہوتے تھے اور جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تو وہ اس کے مناسب حال اسے خرچ دیتے۔ اور اس نے ایک مدرسہ بنایا اور اس میں شافعیہ اور حنفیہ کے فقہا کو مقرر کیا، اور وہ ہر وقت خود بھی اس مدرسہ میں آتا تھا۔ اور وہاں دستر خوان لگاتا اور رات گزارتا اور سماع کرتا۔ اور جب خوش ہوتا اور اپنے کچھ کپڑے اتارتا تو بطور انعام ایک جماعت کو بھجوا دیتا۔ اور سماع کے سوا اُسے کوئی لذت نہ تھی۔ وہ بُرے کاموں کا ارتکاب نہ کرتا تھا اور نہ انہیں شہر میں آنے کا موقع دیتا تھا۔ اور اس نے صوفیاء کے لیے دو خانقاہیں بنائیں جن میں قیام کرنے والوں اور آنے والوں کی بہت سی مخلوق رہتی تھی۔ اور اجتماعات کے ایام میں ان دونوں میں مخلوق کی اس قدر کثرت ہوتی تھی جس سے انسان حیرت زدہ ہو جاتا تھا۔ اور ان دونوں کے لیے بہت سے اوقاف بھی تھے جو اس مخلوق کی تمام ضروریات کے متکفل تھے اور وہ ہر سال دو دفعہ اپنے سیکرٹریوں کی ایک جماعت بلادِ ساحل کی طرف بھیجتا تھا اور ان کے پاس بہت سا مال بھی ہوتا تھا جس سے وہ مسلمان قیدیوں کو کفار کے قبضے سے چھڑاتے تھے۔ اور جب وہ اس کے پاس پہنچتے تو وہ ہر ایک کو کچھ دیتا۔ اور اگر نہ پہنچتے تو سیکریٹری اس کے حکم کے مطابق انہیں دیتے۔

اور وہ ہر سال حاجیوں کے لیے سبیل مقرر کرتا اور اس کے ساتھ راستے میں

مسافر کو جو ضروریات ہوتیں وہ بھی بھجواتا، اور اس کے ساتھ اس کا سیکریٹری پانچ یا چھ ہزار دینار لے کر چلتا، جنہیں وہ حرمین کے محتاجوں اور وظیفہ خواروں میں خرچ کرتا اور مکہ میں اس کی خوبصورت یادگاریں ہیں جن میں سے بعض اب تک باقی ہیں۔ اور وہ پہلا شخص ہے جس نے وقوف کی رات کو جبل عرفات کی طرف پانی جاری کیا اور اس پر بہت خرچ کیا۔ اور پہاڑ پر پانی کے حوض بنائے، کیونکہ حجاج پانی کے نہ ہونے سے تکلیف اُٹھاتے تھے اور اس نے وہاں قبرستان بھی بنایا۔

اب رہی بات اس کے نبی کریم ﷺ کے جشن میلاد کی تو تاریخ وتعریف اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، لیکن ہم اس کا کچھ بیان کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ:

اہل ملک نے سُنا کہ اسے اس کے بارے میں حسن اعتقاد ہے تو اربل کے نزدیکی شہروں مثلاً بغداد، موصل، جزیرہ، سنجار، نصیبین، بلاد عجم اور ان کے نواح سے فقہاء صوفیاء واعظین، قراء اور شعرا کی بہت سی مخلوق اس کے پاس پہنچ جاتی اور وہ محرم سے ماہ ربیع الاول کے اوائل تک مسلسل آتے رہتے، اور مظفر الدین لکڑی کے گنبد نصب کرنے کا حکم دیتا اور ہر گنبد چار یا پانچ منزلوں کا ہوتا اور وہ بیس یا اس سے زیادہ گنبد بناتا، ان میں سے ایک گنبد اس کا اپنا ہوتا اور باقی امراء اور اعیانِ حکومت کیلئے ہوتے، یعنی ہر ایک کے لیے ایک گنبد ہوتا۔ اور جب یکم صفر ہوتی تو وہ ان گنبدوں کو کئی قسم کی خوبصورت اشیاء سے مزین کرتا اور خانقاہ میں رات بسیرا کرتا اور سماع کرتا اور صبح کی نماز کے بعد شکار کو چلا جاتا، پھر ظہر سے پہلے قلعہ کی طرف واپس آجاتا۔ اور میلاد سے دو دن پہلے

بے شمار اونٹ، بیل اور بکریاں باہر نکالتا اور اس کے پاس جو ڈھول، گلوکار اور ساز ہوتے ان سب کو بھیجتا، حتیٰ کہ انہیں میدان میں لے آتا پھر وہ انہیں ذبح کرنے میں مصروف ہو جاتے اور دیگیں نصب کرتے اور مختلف قسم کے گوشت پکاتے اور جب میلاد کی رات آتی تو وہ قلعے میں نماز مغرب پڑھنے کے بعد سماع کرتا پھر نیچے اترتا اور اس کے آگے بہت سی شمعیں روشن ہوتیں اور ان میں دو یا چار مجھے اس میں شک ہے۔ جتنی شمعیں ہوتیں جن میں ہر ایک کو خچر پر لادا جاتا اور ان کے پیچھے ایک شخص ان کو سہارا دیئے ہوتا اور وہ خچر کی پشت سے بندھی ہوتیں، حتیٰ کہ وہ خانقاہ تک پہنچ جاتا۔ اور جب میلاد کے دن کی صبح ہوتی تو وہ صوفیا کے ہاتھوں خلعتوں کو قلعہ سے خانقاہ تک لاتا ان میں سے ہر شخص کے ہاتھ پر بقچہ ہوتا اور وہ ایک دوسرے کے پیچھے پے در پے آتے اور ان میں بہت سی چیزیں آجاتیں جن کی تعداد کو میں یقین کے ساتھ بیان نہیں کرسکتا، پھر وہ خانقاہ کی طرف آتا اور اعیان اور رؤسا اور چوہدریوں کی ایک بہت بڑی جماعت اور واعظوں کے لیے سٹیج لگایا جاتا اور مظفر الدین کے لیے چوبی گنبد نصب کیا جاتا جس کی کھڑکیاں اس جگہ تک تھیں جس میں لوگ اور اسٹیج ہوتا۔ اور گنبد کی دوسری کھڑکیاں میدان تک تھیں وہ بہت وسیع میدان تھا اور اس میں افواج اکٹھی ہوتی تھیں اور وہ اس دن ان کی نمائش کرتا اور کبھی وہ فوج کی نمائش کو دیکھتا اور کبھی لوگوں اور واعظوں کو دیکھتا۔ اور مسلسل ایسے ہی کرتا رہتا حتیٰ کہ فوج اپنی نمائش سے فارغ ہو جاتی۔ اس موقع پر میدان میں فقراء کے لیے دستر خوان لگایا جاتا اور عام دستر خوان میں کھانا اور بے شمار

روٹیاں ہوتیں اور دوسرا دستر خوان خانقاہ میں اسٹیج کے پاس جمع ہونے والے لوگوں کے لیے لگایا جاتا اور وہ نمائش اور واعظوں کے وعظ کے دوران اس اجتماع میں آنے والے اعیان اور رؤسا کو، وہ فقہاء واعظین، قراء اور شعراء کو ایک ایک کر کے بلاتا اور ہر ایک کو خلعت دیتا پھر وہ اپنی جگہ واپس آجاتا اور جب یہ سب کام مکمل ہو جاتا تو وہ دستر خوان پر آتے رہتے۔ پھر وہ یہ رات وہیں گزارتا۔ اور صبح تک نعتیہ قصائد ہوتے رہتے اس طرح وہ ہر سال کرتا میں نے صورت حال کا ملخص کر دیا ہے۔ اور استقصاء طویل ہوتا ہے، اور جب وہ اس اجتماع سے فارغ ہو جاتے تو ہر شخص اپنے شہر کو واپس جانیکو تیار ہو جاتا تو وہ ہر شخص کو کچھ خرچ دیتا۔

اور وہ کریم الاخلاق، بہت متواضع، اچھے عقیدے والا، راز کی حفاظت کرنے والا اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف بہت میلان رکھنے والا تھا۔ اہل علم میں سے فقہاء اور محدثین کے سوا کسی پر خرچ نہ کرتا تھا اور ان کے علاوہ جو لوگ تھے انہیں تکلف سے کوئی چیز دیتا تھا اور یہی شعراء کا حال تھا۔ وہ ان سے بات نہ کرتا اور نہ انہیں دیتا، مگر جب وہ اس کا قصد کرتے تو وہ ان کے قصد کو ضائع نہ کرتا اور جو اس سے نیکی کا خواہاں ہوتا، اس کی امید کو ناکام نہ کرتا، اور وہ علم تاریخ کی طرف مائل تھا اور اس کے دل میں اس کے متعلق کوئی بات تھی۔ جس کے بارے میں وہ گفتگو کرتا تھا۔ اور مرحوم ہمیشہ ہی اپنی جنگوں میں باوجود ان کے بکثرت ہونے کے مؤید و منصور رہا، اور یہ بیان نہیں کیا گیا کہ اس نے کبھی جنگ میں شکست کھائی ہو۔

اور اگر میں نے اس کے محاسن کا استقصاء کیا، تو کتاب طویل ہو جائے گی اور اس کی نیکیوں کی شہرت طوالت سے بے نیاز کرنے والی ہے اور اس سوانح سے واقفیت رکھنے سے معذرت ہے کہ اس میں طوالت پائی جاتی ہے۔ اور اس کا سبب ہم پر اس کے وہ حقوق ہیں جن کے بعض کا ہم شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ اور منعم کا شکر واجب ہے، جزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔ اور اسکے ہم پر کتنے ہی احسان ہیں اور اس کے اسلاف کے ہمارے اسلاف پر کتنے ہی انعام ہیں، اور انسان احسان کا پروردہ ہے اور اسکی نیکیوں کے اعتراف کے باوجود میں نے اس کے متعلق ازراہ مبالغہ کوئی بات بیان نہیں کی، بلکہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے سب کا سب دیکھا بھالا ہے۔ اور بسا اوقات میں نے اختصار کی خاطر اس کا کچھ حصہ حذف کر دیا ہے۔

اس کی ولادت قلعہ موصل میں ۲۷ محرم ۵۴۹ھ کو منگل کی رات کو ہوئی اور وفات ۱۴ رمضان ۶۳۰ھ کو ظہر کے وقت اس کے گھر میں ہوئی، جو اس کے غلام شہاب الدین قراطایا کا تھا۔ پھر اسے قلعہ اربل لے جا کر وہیں دفن کر دیا گیا۔ پھر اس کی وصیت کے مطابق اسے مکہ لایا گیا اور وہاں اس نے اپنے لیے پہاڑ کے نیچے ایک گنبد تیار کیا تھا کہ اس میں اسے دفن کیا جائے۔''

سلطان مظفر الدین کی ''محفل میلاد اور علماء و مشائخ'':

سلطان کے اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک صحابی رسول حضرت وحیہ کلبی ﷺ کی اولاد میں اُنکے نبیرہ (یعنی پوتے) علامہ ابوالخطاب ابن وحیہ کلبی رضی اللہ عنہما، سلطان کے یہاں محفل میلاد میں تشریف لانے لگے۔ سلطان کی درخواست پر معروف کتاب ''التنویر فی مولد سراج المنیر،

تصنیف کی، اور اسے محفل میں پڑھتے۔ علامہ ابن جوزی محدث لکھتے ہیں،

''اس محفل میلاد میں اکابر علماء ومشائخ شریک ہوتے تھے۔''

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اور محفلِ میلاد:

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ،

''اس شان وشوکت کی محفل مبارک کی بنیاد رکھی اس سلطان نے جو علم والے تھے اور نیت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور محفل مبارک میں سارے علماء اور مشائخ شریک ہوتے بغیر کسی انکار ومنکر کے۔'' (حسن المقصد فی العمل المولد)

غرض علماء واولیاء کا اس محفل مبارک پر اجماع ہو گیا، یہ ۶۰۴ ھ کی بات ہے سلطان اس محفل کو ۶۳۶ ھ تک کرتے رہے اور وصال کیا اور تمام آئمہ وداعیان، علماء ومشائخ نے برابر شرکت کی۔ اور اس طرح یہ اجماع دلیل شرعی بن گیا، اس اجماع کے بعد سارے مسلمان تمام ملکوں اور بڑے بڑے شہروں میں ربیع الاول شریف میں محافلِ میلاد کرنے لگے اور اس محفل پاک کی برکتیں اور فضلِ خداوندی کے جلوے ظاہر ہونے لگے۔ (مواہب الدنیہ شریف)

مُلا علی قاری اور محفلِ میلاد:

دسویں صدی کے مجدد برحق لکھتے ہیں کہ

''ہمیشہ سے اہلِ اسلام ہر سال محفلِ میلاد منعقد کرتے ہیں اور حضور ﷺ کی میلاد خوانی کرتے ہیں جس کی برکت سے اللہ عزوجل کا فضل نازل ہوتا ہے۔

(مورد الروی فی مولد النبی ﷺ)

امام ربّانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

گیارہویں صدی ہجری کے مجدد برحق لکھتے ہیں،

''ہم نے میلادالنبی ﷺ کے موقع پر قسم قسم کے کھانے پکانے اور ایک محفلِ مسرت قائم کرنے کو کہا ہے'' (مکتوبات امام ربانی جلد سوم، صفحہ ۷۲)

شاہ عبدالرحیم اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہم الرحمۃ اور محفل میلاد:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں،

''میرے والدگرامی فرماتے تھے کہ میں یوم میلاد کے موقعہ پر کھانا پکوایا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک سال کوئی چیز میسر نہ آسکی کہ کھانا پکواؤں، صرف بھنے ہوئے چنے موجود تھے، چنانچہ یہی چنے میں نے لوگوں میں تقسیم کیے۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں، یہی چنے آپ کے سامنے رکھے ہیں، اور آپ نہایت خوش اور مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔''

یہی شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ مزید لکھتے ہیں،

''میں مکہ معظمہ میں مولدالنبی ﷺ میں بارہویں شریف کو موجود تھا سب لوگ درود شریف پڑھ رہے تھے اور ان عجائب احوال کا تذکرہ ہوتا تھا جو ولادت شریفہ کے وقت ظاہر ہوئے تھے اور بعثت سے پہلے کا احوال بیان ہو رہا تھا کہ مجھے نظر آیا کہ انوار کی بارش ہو رہی ہے۔'' (فیوض الحرمین)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور محفلِ میلاد:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے علی محمد خان صاحب مرادآبادی کو ایک خط میں لکھا،

''بارہویں شریف کی محفلِ میلاد شریف اور عاشورہ کی مجلس میرے معمولات میں سے ہے۔'' (''انوار ساطعہ'' صفحہ ۱۳۵)

شاہ عبدالغنی دہلوی، شیخ الاسلام حضرت ارشاد حسین مجددی رامپوری، مولا
رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی بانی مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرّمہ، علامہ ہدایت اللہ
سندھی مہاجر مکی، استاذ العلماء لطف اللہ علیگڑھی، رحمہم اللہ اجمعین اور محفل میلا

حضرت علامہ عبدالسمیع انصاری رامپوری علیہ الرحمۃ نے اپنی عظیم تصنیف ''انوار ساطعہ
بیان مولود و فاتحہ'' کو عالمِ اسلام کے مقتدر علماء و مشائخ سے منقول دلائل و براہین سے مزیّن
ہے۔ مندرجہ بالا حضرات علمائے کرام کے دستخط اس تصنیف کے آخر میں موجود ہیں اور انہوں
تقاریظ بھی تحریر فرمائی ہیں۔ اسی تصنیف پر علماءِ حرمین شریفین، علماءِ عراق، علماءِ شام اور دیگر
اسلامیہ کے علماء و مفتیانِ کرام کی تقاریظ اور مواہیر موجود ہیں، جن کی تعداد سینکڑوں سے متجا
ہے۔ جبکہ یہ علماءِ کرام مختلف مذاہب (یعنی فقہی مذاہب) میں مقلد ہیں۔ (''انوارساطعہ'' صفحہ ۲۴۸ تا ۲۶۷

یہ حضرات نہ صرف اپنے یہاں محافلِ میلادِ مقدسہ کا اہتمام نہایت عقیدت واحترام سے کر
تھے بلکہ معتقدین و مسلمین کی دعوت پر ان کے یہاں جا کر میلاد شریف کا بیان ان کا معمول تھا۔ ان
حضرات میں جو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ جا کر مقیم ہو گئے وہاں بھی انہوں نے اس سلسلہ کو جاری رکھا
اور ان کے معتقدین و مریدین اور ان کی اولاد میں یہ سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور محفل میلاد:

''اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور
عالم ﷺ موجب خیرات و برکات دنیوی واخروی ہے...... رہا اعتقاد کہ جس
مجلس مولد میں حضور پرنور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد کو کفر و شرک
کہنا، حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلاً و نقلاً، بلکہ بعض مقامات پر اس کا

وقوع بھی ہوتا ہے، رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے، یہ ادنیٰ سی بات ہے، علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محلِ کلام نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جاویں، بہر حال ہر طرح یہ امر ممکن ہے...... پس تحقیق مختصر اس مسئلے میں یہ ہے جو مذکور ہوئی اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔'' (''فیصلہ ہفت مسئلہ'' صفحہ ۳ تا ۵)

ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ علیہ الرحمۃ (آخری تاجدارِ مغلیہ) اور محفل میلاد:

سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ دہلی بھی استحباب محفلِ میلاد شریف کا اعتقاد رکھتے تھے، اور رئیس مسلمان، اسلام کے تجمل و احتشام کا سبب ہوتا ہے اس لئے رئیس المسلمین و زین المسلمین سمجھ کر ان کی مہر بھی علماءِ دہلی کی مہروں کے ساتھ کرائی گئی، علامہ فضلِ حق خیر آبادی، مفتی صدرالدین آزردہ، حضرت شاہ فضل رسول بدایونی اور مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمہم اللہ کی مہریں اور دستخط بھی رسالہ ''غایۃ المرام'' مطبوعہ مطبع علوی ۱۲۷۰ھ پر شائع ہوئی تھیں۔ (''انوارِ ساطعہ'' صفحہ۲۶۵ تا ۲۶۶)

تاجدار گولڑہ قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

تاجدار گولڑہ قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں،

''ہمارے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق میں سب سے اول ہیں، اسی طرح اذنِ شفاعت میں بھی سب سے اول ہونگے۔ باعتبارِ ظہورِ خارجی آپ خاتم النبیین ہیں اور اسی وجہ سے آپ کی مثل اور نظیر ناممکن ہے، کیونکہ جس طرح

اول ثانی نہیں ہوسکتا، ثانی بھی اول نہیں ہوسکتا۔'' (''مہر منیر'' صفحہ ۴۶۵)

شیخ الدلائل علامہ عبدالحق الہٰ آبادی مہاجر مکی علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

شیخ الدلائل علامہ عبدالحق الہٰ آبادی مہاجر مکی علیہ الرحمۃ خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے میلا مصطفیٰ ﷺ پر ایک تحقیقی کتاب ''الدّر المنظم فی مولد النبی الاعظم ﷺ'' تصنیف فرمائی جس میں نبی کریم ﷺ کا بیان فرمودہ بابت میلاد شریف رقم کر کے موجودہ مروجہ میلاد شریف کے دلائل و براہین تحریر کئے ہیں۔

شاہ احمد سعید مجددی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ اور محفل میلاد:

شاہ احمد سعید مجددی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

''میلاد مصطفیٰ ﷺ کے دلائل پوچھنے والے اے عالمو! ...... یاد رکھو! میلاد شریف کی محفل میں آپ ﷺ کی کمال شان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث ، ولادت باسعادت ، معراج شریف، معجزات اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے لہٰذا تمہارے انکار کی ضد کے سوا کوئی وجہ نہیں اگر تم مسلمان ہو اور محبوب رب العالمین سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے احوال سننے کا شوق ہے تو (ہمارے) پاس آؤ اور سنو (تا کہ) تمہیں پتہ چلے کہ ہمارا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے۔ محفل میلاد دراصل وعظ و نصیحت ہے اس کے لئے جو کان لگائیں اور متوجہ ہوں۔'' (''اثبات المولد والقیام'' مطبوعہ ترکی)

دیگر علماءِ برصغیر اور میلاد شریف:

حضرت مولانا شاہ عبدلقادر بدایونی...... حضرت مولانا شاہ عبدالحئی گلشن آبادی ...... حضرت

مولانا احمد حسن کانپوری...... حضرت مولانا شاہ عبداللہ کانپوری ...... حضرت مولانا نور محمد کانپوری (بانی مدرسہ احسن المدارس، کانپور)...... حضرت مولانا فقیر محمد کانپوری...... حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری...... حضرت مولانا نثار احمد کانپوری...... حضرت مولانا عبدالرزاق کانپوری...... حضرت مولانا ابولبرکات تراب علی فرنگی محلی ...... حضرت مولانا ابوالبقاء محمد عبدالحکیم فرنگی محلی ...... حضرت مولانا محمد عبدالحلیم فرنگی محلی ...... حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی ...... پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری ...... حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری ...... حضرت مولانا نبی بخش حلوائی ...... حضرت شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی...... حضرت امین الحسنات پیر آف مانکی شریف، حضرت مولانا عبدالرحمٰن بھر چونڈی شریف ...... حضرت پیر سید صبغت اللہ شاہ شہید پیر آف پگارا...... حضرت شمس الدین سیالوی ...... حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی...... حضرت مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی...... حضرت مولانا امجد علی اعظمی اور حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ الوری وغیرہا محفل میلاد شریف اور اس میں سلام و قیام کو اہتمام سے انجام دیتے تھے۔ ("انوار ساطعہ"، "مسئلہ قیام وسلام" صفحہ ۶۴)

جناب سید احمد رائے بریلوی اور جناب مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب اور دیگر رفقاء کا اندازِ میلاد شریف

یہ حضرات سفرِ حج کیلئے روانہ ہوئے تو پانی کے جہاز میں سوار ہوئے جب یہ جہاز سمندر کے خطرے کے مقام سے نکل آیا تو صبح صادق کے وقت سید احمد صاحب کی کشتی کا ملاح کئی طباق میں حلوہ لے کر سب کے پاس آیا اور محفلِ میلاد شریف منعقد ہوئی، جب ذکر ولادت باسعادت پر مشتمل قصائد ختم ہو گئے تو شیرینی تقسیم کردی۔ (مخزن احمدی صفحہ ۸۵)

حضرت مولانا شاہ فضلِ رحمان گنج مرادآبادی اور محفلِ میلاد:

حضرت مولانا عبدالسمیع رامپوری مصنف ''انوارِ ساطعہ'' نے ایک خط لکھ کر شیخ گنج مرادآبادی
سے دریافت کیا'' میلاد شریف کی بابت آپ کا کیا عمل ہے؟'' تو انہوں نے جواب بھیجا کہ ''ہم
اپنے استاد مولانا محمد اسحٰق کے ساتھ ہمیشہ محفلِ میلاد میں شریک ہوتے تھے۔'' (انوار ساطعہ ۱۴۰)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی من جملہ ایک ہزار سے زائد تصنیفات
میں میلاد شریف کے عنوان سے ایک درجن سے زائد تالیفات ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ اپنے یہاں
نہایت تزک واحتشام سے محافلِ میلاد کا اہتمام فرمایا کرتے اور محفل سے خطاب فرماتے، جب
آپ صرف چھ برس کے تھے تو میلاد شریف کے موضوع پر پہلا خطاب فرمایا، اور تادم زیست سالانہ
محافلِ میلاد سے خطاب فرماتے رہے۔ آپ لکھتے ہیں،

''فرمایا اللہ تعالیٰ نے (واما بنعمت ربک فحدث) تو واجب ہو گیا ہم
پر بیان کرنا اس امر کا کہ اللہ نے ہم پر احسان کیا جو ایسی نعمت بھیج دی اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے (وذکر ھم بایام اللّٰہ) پھر کون سا بڑا دن ہے حضرت کے
یومِ ولادت شریف ﷺ سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (قل بفضل اللّٰہِ
وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا) اور یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ
حضرت ﷺ رحمت ہیں اور فضل بھی، پس واجب کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرحتِ
ولادت ﷺ کو تو ہمیں چاہئے مولود شریف کو عید بنالیں۔

(تقریظ بر تالیف انوار ساطعہ صفحہ ۲۷۷۔۲۷۸)

شاہ سلامت اللہ علیہ الرحمۃ تلمیذ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور محفلِ میلاد

آپ مولد شریف دائم کرتے تھے اور اثبات میلاد میں دلائل قاطعہ قائم کرتے تھے، نظماً ونثراً اس محفل قدس کی ترغیب دلاتے اشعار دلکش اس باب میں ارشاد فرماتے، ازاں جملہ دوشعران کے رسالہ موسومہ ''خدا کی رحمت'' میں ہیں رقم کرتا ہوں،

پیدا ہوا جس دن سے محمد سا نبی ہے
یہ شادی میلاد رسول عربی ہے
تعظیم کھڑے ہو کے لاؤ ادب سے
اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے

(انوارِ ساطعہ، صفحہ ۱۴۱)

حاجی سید عابد حسین قادری علیہ الرحمۃ (اصلی بانی دارالعلوم دیوبند) مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمود الحسن، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا انور شاہ کشمیری کا اندازِ محافلِ میلاد

محترم حاجی سید عابد حسین قادری علیہ الرحمۃ نے مدرسۂ دیوبند کی بنیاد رکھی اور مولانا قاسم نانوتوی کو بطور مدرس ملازم رکھا اس زمانے میں نانوتوی صاحب محفلِ میلاد میں شرکت کرتے اور بوقتِ سلام قیام بھی کرتے تھے۔ اسی طرح مولانا محمود الحسن اور مولانا اشرف علی تھانوی کانپور میں محفلِ میلاد میں شریک ہوتے اور بوقتِ سلام قیام بھی کرتے تھے۔ اسی طرح مولانا انور شاہ کشمیری کے بارے میں روایت ملتی ہے۔ ازاں بعد معلوم نہیں کن وجوہات کی بنیاد پر اور کون سے مفاد کی

خاطر، فضل ورحمتِ الٰہی کے حصول کا نفع ترک کردیا نہ صرف یہ کہ خود کو محروم کرلیا بلکہ فاسد عقی
تبلیغ کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو بھی محروم کیا۔ (حوالے کیلئے "حقائق نامہ دیوبند"، "نشر الطیب" وغیرہ ملاحظہ کری

شاہ غلام رسول قادری اور محفلِ میلاد:

پیر طریقت شاہ غلام رسول قاری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۱۳ء میں کراچی میں "جمعیت الاحناف"
بنیاد رکھی جس کے قواعد وضوابط میں اراکین کیلئے یہ شق طے کی کہ ہر شادی و بیاہ کے موقع پر محفلِ می
کا انعقاد ضروری ہے۔ (قواعد وضوابط "جمعیت الاحناف" مطبوعہ دبدبہ حیدری پریس کراچی)

اسلامی جمہوریہ پاکستان اور محفلِ میلاد:

قیامِ پاکستان کے بعد کراچی میں جلوسِ میلاد کا اجراء "انجمن مسلمانانِ پنجاب" اور جماع
اہلسنت پاکستان کے تحت مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی، خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اکاڑوی
علامہ شاہ احمد نورانی، اور پیر طریقت محبوبِ رحمانی محمد شاہ فاروق رحمانی نے کیا اور جلوسِ میلاد کی
قیادت کرتے رہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدور و وزراء اعظم بھی ہمیشہ سرکاری طور پر محفلِ
میلاد کا انعقاد کرتے رہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ بانی پاکستان نے قیامِ
پاکستان کے بعد جس تعطیل کا فیصلہ اپنی پہلی تشکیل شدہ کابینہ سے لیا تھا وہ عید میلاد النبی ﷺ کے دن
۱۲ ربیع الاول سے متعلق ہے۔

قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد:

قائداعظم محمد علی جناح نہ صرف محافل میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرماتے بلکہ محبت وعقیدت میں
ڈوب کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اپنی عقیدت کے پھول بھی نچھاور کرتے تھے۔

نواب بہادر یار جنگ مرحوم ۱۹۳۴ء میں عید میلاد النبی ﷺ کے ایک جلسہ میں قائداعظم محمد علی

جناح سے ملے۔نواب بہادر یار جنگ بہت بڑے خطیب تھے اور ان کی خصوصیت یہی تھی کہ وہ عید میلادالنبی ﷺ کے جلسوں میں خطاب کیا کرتے تھے۔ قائداعظم سے مل کر اتنے متاثر ہوئے کہ تحریک پاکستان میں قائداعظم کے دست راست ثابت ہوئے۔اسی جلسہ کے ضمن میں نواب بہادر یار جنگ قائداعظم کی تقریر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

''خطبہ صدارت ختم ہوا اور تکبیر کے نعروں میں، محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ کے ناموں سے نسبت رکھنے والا، عقل و دل کے جناحین پر خود بھی عرش کی سیر کرنے لگا اور اپنے سامعین کو بھی فرش سے بلند کرنے لگا۔تقریر مختصر تھی جس کے ابتدائی جملے میرے لئے سند تھے اور آخری حصہ قانون محمدی ﷺ کا دنیا کے دیگر مشہور قوانین خصوصاً ''رومن لاء'' سے تقابلی مطالعہ تھا۔موجودہ قوانین کا ایک عالم متبحر جس کی زندگی ''رومن لاء'' کی ذُرّیات کو اپنی آغوش میں پرورش کرتے ہوئے گزری، جب قانون محمدی ﷺ کے گوشے کھولنے لگا تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تعلیم مغرب کے شیدائیوں نے حسن محمدی ﷺ کے کیسے کیسے جلوے دیکھے ہوں گے۔''

قیام پاکستان کے بعد جنوری ۱۹۴۸ء میں پہلی عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر قائداعظم محمد علی جناح حضور سرکار کائنات ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار یوں کرتے ہیں،

''آج ہم لوگ یہاں ایک حقیر اجتماع کی صورت میں اس عظیم شخصیت ﷺ کو خراج عقیدت ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جس ﷺ کی تقدیس نہ صرف یہ کہ کروڑوں دلوں میں موجزن ہے بلکہ جس ﷺ کے سامنے دنیا کی تمام بڑی بڑی شخصیتوں کا سر احترام و اکرام بھی خم ہے۔ میں ایک عاجز،

انتہائی خاکسار بندہ ناچیز، اتنی عظیم ہستیوں سے بھی عظیم ہستی ﷺ کو بھلا کیا اور کس طرح نذرانہ عقیدت پیش کرسکتا ہوں۔

حضور اکرم ﷺ عظیم مصلح تھے، عظیم معلم تھے، عظیم واضع قانون تھے، عظیم مدبر تھے، عظیم فرمانروا تھے، جنہوں (ﷺ) نے بہترین حکومت کر کے دکھائی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں کہ ہم جب اسلام کی گفتگو کرتے ہیں تو وہ اس کو بالکل نہیں سمجھتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام صرف چند مناسک اور روایات اور روحانی تعلیمات ہی کا مجموعہ نہیں ہے، اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر مسلمان کی زندگی کو مرتب و منظّم کرتا ہے اور اس کے طرز عمل کو درست رکھتا ہے حتیٰ کہ سیاست اور معاشیات میں بھی وہی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ ضابطہ حیات، عزت واحترام، دیانت، حسن عمل اور عدل و انصاف کے بلند ترین اصولوں پر مبنی ہے۔ وحدت ربانی اور مساوات انسانی، اسلام کی بنیادی اصولوں میں سے نہایت اہم اصول ہیں۔ اسلام میں آدمی، آدمی میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ مساوات حریت اور اخوت، اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی انتہائی سادہ تھی آپ ﷺ نے جس کام میں بھی ہاتھ ڈالا، کامیابی نے آپ ﷺ کے قدم چومے...... تجارت سے لے کر حکمرانی اور فرمانروائی تک ہر شعبہ حیات میں آپ ﷺ مکمل طور پر کامیاب رہے...... رسول اکرم ﷺ پوری دنیا کی عظیم ترین ہستی ہیں۔''

(''بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں قائد اعظم''...... سید صابر حسین بخاری...... صفحات ۵۳-۵۴-۵۵

۱۴ فروری ۱۹۴۸ء کو شاہی دربار ''سبّی'' (بلوچستان) میں تقریر کرتے ہوئے آپ علیہ الرحمہ

نے فرمایا،

''میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام ﷺ نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔'' (''بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں قائداعظم''صفحہ۵۹)

قائداعظم محمد علی جناح نے ایک مختصر مگر جامع مقالہ ''رحمۃ اللعالمین ﷺ'' میں نہایت خوبصورتی سے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کو صفحہ قرطاس پر پیش کیا ہے۔ آپ کا یہ مقالہ متعدد اخبارات و رسائل کی زینت بن چکا ہے۔ اس کی سطر سطر سے محبت مصطفیٰ ﷺ کے سوتے پھوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس مقالے میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں،

''حضور ﷺ کی زندگی کے دو پہلو بہت زیادہ جاذب نظر آتے ہیں۔ پہلے تو یہ کہ آپ ﷺ ''اُمّی'' ہیں لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اس ''اُمّی'' نے علم و حکمت، تمدن و معاشرت کا وہ عظیم الشان مینار تعمیر کیا جس کی روشنی نے جہالتوں اور تاریکیوں کے تمام پردے چاک کر دیئے۔...... دوسرے یہ کہ آپ ﷺ نے اپنی عمر عزیز کے چالیس سال ایسے ماحول میں بسر کئے جس میں شراب خوری، بت پرستی، اور عیاشی کا دور دورہ تھا، لیکن آپ ﷺ کا دامن (اقدس) ان آلائشوں سے ہمیشہ پاک رہا۔ آپ ﷺ کے بدترین دشمن کو بھی کبھی آپ ﷺ کی اخلاقی زندگی میں عیب جوئی کا حوصلہ نہیں ہوا۔ منصب نبوت پر فائز ہونے سے پیشتر بھی آپ ﷺ کی زندگی سراسر معجزہ تھی اور ہر وہ شخص جس نے حضور ﷺ کی زندگی کا بہ نظر عمیق مطالعہ کیا ہے، جناب ابو طالب

کی طرح یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہوگا۔ ''میں نے محمد ﷺ کو کبھی جھوٹی بات کہتے نہیں سنا۔ ان ﷺ کے لب (اقدس) کبھی غیر مہذب اور ناپسندیدہ الفاظ سے آشنا نہیں ہوئے۔ وہ ﷺ آج تک کسی غیر پسندیدہ مجلس میں نہیں بیٹھے۔''

(''بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں قائداعظم''، صفحہ ۵۹-۶۰)

شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ اور محافلِ میلاد:

''آیئے اس پیغمبرِ وحدت کی یاد منانے کیلئے مسلمانوں میں سچی اخوت کو عام کرنے کیلئے ایک عظیم الشان دن مقرر کریں جس میں ہم سب اپنے ہنگامی اختلافات اور تعصبات کو فراموش کر دیں اور مساوات اور اخوت کے مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہوں یہ عظیم الشان دن ۱۲ ربیع الاول کا دن ہونا چاہیئے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یوم ولادت ہے۔ ہم نہایت ہی خلوص و محبت سے اس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں اس موقع پر اجتماعات میں حضور ﷺ کے بابرکت اور مبارک سیرت و کردار کا بیان ہونا چاہیئے۔ یہ بین الاقوامی دن ہے ہماری یہ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس بین الاقوامی یوم کو نسلِ انسانی کیلئے بابرکت بنائے۔ (اپیل برائے شرکت کا پمفلٹ، مطبوعہ ۱۹۳۳ء...... بحوالہ ماہنامہ ''سبیلِ ہدایت'' لاہور، صفحہ ۱۶)

دنیائے اسلام میں جشن ہائے عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد

مکہ مکرمہ میں میلاد النبی ﷺ:

روز پیدائش نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں بڑی خوشی منائی جاتی اور اس کو عید یوم ولادت رسول اللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا۔ حرم شریف میں حنفی مصلیٰ کے پیچھے مکلف فرش بچھایا جاتا۔ شریف مکہ اور کمانڈر حجاز مع اسٹاف لباس فاخرہ زیب تن کر کے آموجود ہوتے۔ اور نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت پر نعت خوانی کر کے آتے۔ حرم شریف سے مولد النبی ﷺ تک دورویہ لالٹینوں کی قطاریں

روشن کی جاتیں۔ جائے ولادت اس روز بقعہ نور بنی ہوتی۔ ۱۱ ربیع الاول بعد نماز عشاء حرم شریف میں محفل میلاد منعقد ہوتی۔ ۱۱ ربیع الاول کی مغرب سے ۱۲ ربیع الاول کی عصر تک ہر نماز کے وقت ۲۱ توپ سلامی قلعہ جیاد سے ترکی توپ خانہ سر کرتا۔ مکہ مکرمہ کی تقریب میلاد کے بارے میں ماہنامہ ''طریقت'' سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو،

''گیارہویں ربیع الاول کو مکہ مکرمہ کے در و دیوار عین اس وقت توپوں کی صدائے بازگشت سے گونج اٹھے جب کہ حرم شریف کے مؤذن نے نماز عصر کے لئے اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدا بلند کی سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کو عید میلاد النبی ﷺ پر مبارکباد دینے لگے۔ مغرب کی نماز ایک بڑے مجمع کے ساتھ شریف حسین نے حنفی مصلیٰ پر ادا کی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد سب سے پہلے قاضی القضاۃ نے حسب دستور شریف صبح کو عید میلاد کی مبارکباد دی۔ پھر تمام وزراء اور ارکان سلطنت ایک عام مجمع کے ساتھ جس میں دیگر اعیان شہر بھی شامل تھے نبی کریم ﷺ کے مقام ولادت کی طرف روانہ ہوئے۔ مولد النبی ﷺ کے مقام ولادت کی طرف روانہ ہوئے۔ مولد النبی ﷺ تک راستے میں دورویہ اعلیٰ درجے کی روشنی کا انتظام تھا اور خاص کر مولد النبی ﷺ تو اپنی رنگ برنگ روشی سے رشک جنت بنا ہوا تھا۔ زائرین کا یہ مجمع وہاں پہنچ کر مودب کھڑا ہو گیا اور ایک شخص نے نہایت موثر طریقے سے سیرۃ النبی ﷺ بیان کی جس کو تمام حاضرین نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے رہے۔ اس کے بعد شیخ فواد نائب وزیر خارجہ نے ایک برجستہ تقریر کی جس میں عالم انسانی کے اس انقلاب عظیم پر روشنی ڈالی کہ جس کا سبب وہ خلاصۃ الوجود

ذات تھی۔ آخر میں ایک مقرر نے نعتیہ قصیدہ پڑھا۔ اس کے بعد سب نے مقام ولادت کی ایک ایک کرکے زیارت کی پھر واپس ہوکر حرم شریف میں نمازعشاء ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سب حرم شریف کے ایک دالان میں سالانہ بیان میلاد سننے کے لئے جمع ہوگئے۔ یہاں بھی مقرر نے نہایت خوش اسلوبی سے نبی کریم ﷺ کے اوصاف وشمائل بیان کئے۔ عید میلاد کی خوشی میں تمام کچہریاں، دفاتر اور مدارس بھی بارہویں ربیع الاول کو ایک دن کے لئے بند کردیئے گئے۔" (روزنامہ "القبلہ" صفحہ ۲۱ تا ۲۳، ماہنامہ "طریقت" لاہور مارچ ۱۹۱۷)

مدینہ منورہ میں عید میلادالنبی ﷺ

بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں محفل میلاد مسجد نبوی میں ہوتی ہے۔ (تواریخ حبیب الٰہ صفحہ ۱۵) سید محمد سلطان شاہ کے پاس مدینہ منورہ کے نورحزیں کی ایک تحریر موجود ہے، جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ مدینہ منورہ میں بارہ ربیع الاول کو عید میلادالنبی ﷺ اہل محبت اپنے اپنے گھروں میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مناتے ہیں۔ لوگ حرم نبوی میں جوق در جوق آتے ہیں اور ایام حج کا سا منظر ہوتا ہے۔ (ماہنامہ ضیائے حرم میلادالنبی بلاد اسلامیہ میں صفحہ ۲۸۱)

حکیم محمد موسیٰ امرتسری بتاتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ شاہ ضیاء الدین احمد مدنی روزانہ محفل میلاد کراتے تھے۔ مولوی نوراللہ بصیر پوری نے بھی اس کی تصدیق میں لکھا ہے کہ مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمۃ نے تقریباً ۷۵ سال جنت البقیع میں دفن ہونیکی آرزو میں دیار حرم میں گزار دیئے اور انہوں نے آقا ﷺ کی محفل میلاد میں کبھی کوتاہی نہیں ہونے دی۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے پیرومرشد حضرت شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۷۵ سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ مدینہ منورہ میں جہاں کہیں محفل میلاد ہوتی انہیں ضرور دعوت دی جاتی۔ ضیاء الدین احمد

قادری علیہ الرحمۃ کے ہاں محفل میلاد کے بارے میں مولانا حسن الدین خاموش لکھتے ہیں،

''مولانا ضیاء الدین قادری کے یہاں محفل میلاد تھی،، مدینہ منورہ میں اس قسم کے جلسے میں میری پہلی حاضری تھی، یہاں میلاد خواں کتاب لے کر نہیں پڑھتے، بلکہ یوں ہوتا ہے کہ باری باری سے چند لوگ نعتیہ کلام پڑھتے ہیں، اس کے بعد سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور سلام پڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں، فاتحہ پڑھ کر تبرک تقسیم ہوتا ہے۔ ہماری آج کی محفل خاصی پر کیف تھی کیونکہ حضرت شاہ غلام محمد خاں تشریف فرما تھے اور ان کے قوالوں نے جو ان کے ساتھ یورپ بھی گئے تھے سلام پڑھ کر بہتوں کو بے خود کر دیا، بس یہ محسوس ہو رہا تھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور ہم غلام سلام عرض کر رہے ہیں۔ حاضرین کو تبرک کی شیرنی کے علاوہ نفیس پلاؤ اور زردہ کھلایا گیا، کھانے کے بعد مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب نے لکھنوی پاندان مع جملہ لوازمات ہمارے سامنے دھرا، ہم نے پان بنا کر کھائے۔'' (مرقع حجاز مطبوعہ آگرہ ۱۹۳۵ صفحہ ۲۰۴)

بغداد میں میلاد النبی ﷺ:

بغداد میں میلاد النبی ﷺ کی ابتداء کے بارے میں مولانا حسن مثنیٰ ندوی لکھتے ہیں:

''عہد عباسی میں جب سلطان ملک شاہ سلجوقی کو عروج ہوا تو اس کے ایک سردار ابن آبق خوارزمی نے ۴۶۸ھ میں دمشق کو فتح کیا اور خلیفہ مقتدی بامر اللہ اور سلطان ملک شاہ سلجوقی کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ یہ وہی خلیفہ ہے جس کے زمانے میں دوسری طرف یوسف بن تاشفین کو عروج ہوا اور اس نے درخواست بھیجی کہ جس قدر ملک میرے قبضہ میں ہے اس کی سند مجھ کو دے کر سلطان کا لقب مرحمت ہو۔ مقتدی نے اسے سند بھیجی۔ سلطان کا لقب اور امیر

المومنین کا خطاب عطا کیا۔ اسی یوسف بن تاشفین نے شہر مراکش کی بنیاد رکھی تھی۔ سلطان ملک شاہ سلجوقی اپنی مہمات سے فارغ ہو کر سالہا سال کے بعد جب بغداد پہنچا تو یہ ۴۸۴ھ تھا۔ اس نے ۴۸۵ھ میں ایک مجلس مولود دھوم دھام سے بغداد میں منعقد کی۔ اس کا بڑا چرچا ہوا۔ یہ ایک سرکاری اہتمام کی مجلس تھی اس لئے اس کو تاریخ کے صفحات میں جگہ ملی۔ عید میلاد النبی ﷺ کا آغاز اس سے کہیں پہلے ہو چکا تھا۔ (''جشن عید میلاد النبی ﷺ''...... البدایہ والنہایہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۷...... سیارہ ڈائجسٹ کا رسول نمبر، جلد دوم ۱۹۷۳ء صفحہ ۴۵۵_۴۵۶)

دربارِ غوث الثقلین کے خطیب سید محمد سعید آفندی علیہ الرحمۃ اور محفلِ میلاد

''مولد شریف کا پڑھنا درست ہے کہ انوارِ محمدی ﷺ ظاہر ہوتے ہیں، اور تعظیم رسول واجب ہے ہر مسلمان پر اگر مجھ کو طاقت ہوتی تو سر کے بل کھڑا ہوتا ثواب اور قربت حاصل کرنے کیلئے۔''

مندرجہ بالا تحریر فتویٰ ''بغداد شریف'' کے عنوان سے معروف ہے اور اس تحریر کے نیچے علامہ آفندی کے علاوہ شیخ العلماء، مدرس اول، استاد نقیب الاشراف صاحبِ سجادہ دربار غوث الثقلین علامہ عبدالسلام کے بھی دستخط ہیں۔ اور صاحب تفسیر روح المعانی کے خلف رشید السید محمود شکری آلوسی بغدادی بھی اس فتوے کی تائید کرتے ہیں۔ (''اثبات مولد و قیام'' بحوالہ ''انوارِ ساطعہ'' صفحہ ۲۶۳)

متحدہ عرب امارات/کویت اور محافلِ عید میلاد:

اس ملک میں جشن عید میلاد النبی ﷺ سرکاری طور پر منایا جاتا ہے جس میں خصوصی تقاریب کا اہتمام ریڈیو ٹیلی ویژن پر پروگرام، اخبارات و رسائل میں اس مناسبت سے مضامین کی اشاعت اور حکومت و دیگر اہلِ خیر کی طرف سے اس موضوع پر کتب طبع کرا کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ ملک کے

نامور عالمِ دین فضیلۃ الشیخ حسن الحفناوی محفلِ مولدِ مصطفیٰ ﷺ کے میزبان ہوتے ہیں اور فضیلۃ الشیخ ہلال سعید مبروک خطیب جامع مسجد ابوظہبی، الدکتور الاستاذ صبری عبدالحصی زغلول، خطیب وزارۃ اوقاف اور فضیلۃ الشیخ محمد عبدالفتح اسمٰعیل خطیب افواجِ ابوظہبی وغیرہ میلاد شریف کے عنوان سے خطاب فرماتے ہیں۔کویت کے سابق وزیر اوقاف سید یوسف ہاشم رفاعی مدظلہ العالی بھی کبھی کبھی دبئی آ کر محافلِ میلاد میں خطاب فرماتے ہیں۔(رپورٹ:ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور، نومبر ۱۹۹۸ء، صفحہ ۴۱۔۴۲)

مملکتِ مصر اور محفلِ میلاد:

۱۲ ربیع الاول کو مصر میں سالانہ سرکاری چھٹی ہوتی ہے، لوگ گھروں میں میلاد کا حلوہ پکاتے ہیں، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، کے مزار شریف پر جلوسِ میلاد کے شرکاء آ کر محفل منعقد کرتے ہیں مصر میں تمام مساجد میں میلاد منایا جاتا ہے، اذان سے پہلے اور بعد میں ہمیشہ درود وَ سلام پڑھا جاتا ہے۔حضرت امام حسین کے سر اقدس والے مزار، شیخ رفاعی، امام سیوطی، اور امام شافعی کے مزارات پر میلاد شریف اور کے بڑے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔

(بیان: استاذ جامعہ الازہر، شیخ حازم محمد احمد عبدالرحیم محفوظ، ''ماہنامہ سوئے حجاز'' ستمبر ۱۹۹۸ء صفحہ ۱۹)

شیخ محمد رضا لکھتے ہیں:

''ہمارے زمانے میں بھی مسلمانان عالم اپنے اپنے شہروں میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔مصر کے علاقوں میں یہ محفلیں مسلسل منعقد کیجاتی ہیں اور ان میں برابر میلاد سے متعلق بیانات ہوتے ہیں۔فقراء و مساکین کو خیرات تقسیم کی جاتی ہے۔خاص شہر قاہرہ میں اس روز ظہر کے بعد ایک پیادہ جلوس کمشنر آفس کے سامنے سے گذرتا ہوا عباسیہ میدان کی طرف روانہ ہوتا ہے۔یہ جلوس مقاماتِ غوریہ اشرافیہ، کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گذرتا ہوا عباسیہ میدان

میں ختم ہوتا ہے۔ عباسیہ میں وزراء و حکام کے لئے شامیانے نصب کئے جاتے ہیں۔ شاہ وقت یا ان کے نائب جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ شاہ کی آمد پر فوج سلامی دیتی ہے پھر صوفیاء و مشائخ اپنے اپنے جھنڈے لے کر وہاں حاضر ہوتے ہیں جن کا بادشاہ استقبال کرتے ہیں۔ پھر شاہ خود شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہو کر ذکر میلاد النبی ﷺ سنتا ہے۔ اختتام محفل پر مولود خواں کو بادشاہ شاہانہ خلعت عطا کرتا ہے پھر حاضرین میں شیرینی و شربت تقسیم ہوتا ہے اس کے بعد شاہانہ سواری پر بادشاہ کی مراجعت توپوں کی گونج میں ہوتی ہے۔ اس دن تمام دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے۔ بہترین آتش بازی چھوڑی جاتی ہے۔ (محمد الرسول اللہ صفحہ ۳۴۔۳۵)

ایڈورڈ ولیم لین الاول ۱۲۵۰ھ میں قاہرہ گیا۔ اس نے وہاں منائے جانے والے جشن میلاد النبی کا ذکر اپنی کتاب (Modern Egyptians) میں ان الفاظ سے کیا ہے:

اس سے صدیوں پہلے محفل میلاد پر خرچ ہونے والے اخراجات کے بارے میں ''انوار ساطعہ'' میں ہے کہ ۷۸۶ھ میں مصر کے شہنشاہ نے محفل میلاد کے اہتمام کے لئے دس ہزار مثقال سونا خرچ کیا۔

اس دور کے معروف عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعۃ اخوان المسلمون مصر، عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پر درد، روح پرور، ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، جسے پاکستان میں مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔

''مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲

ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم حصافی اخوان، میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلا دالنبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے ،اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ ثلمی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آ گئی ، ہم عادۃً عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے ، دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے اسے خوب صاف وشفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ ثلمی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شرب اور قہوہ اور خوشبو پیش کی اس کے بعد ہم جلوس بنا کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب ، اور نظمیں (میلا دیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ ثلمی الرجال کے مکان پر واپس آ گئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے جب اٹھنے لگے تو شیخ ثلمی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا ''انشاءاللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تا کہ ''روحیہ'' کی تدفین کر لی جائے۔''

روحیہ شیخ ثلمی کی اکلوتی بچی ہے، شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے، اس بچی کے ساتھ انہیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے یہ بچی نشونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم حیران رہ گئے ،عرض کیا:

روحیہ کا کب انتقال ہوا! فرمانے لگے آج ہی مغرب سے تھوڑی دیر پہلے، ہم نے کہا آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی کم از کم میلا د ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے؟ کہنے لگے جو کچھ ہوا بہتر تھا اس سے ہمارے حزن وغم میں تخفیف ہوگئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا، اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت درکار ہے۔ (حسن البنا شہید کی ڈائری، مترجم خلیل احمد حامدی، اسلامک پبلیکیشنز، اپریل ۱۹۹۱ء، صفحہ ۱۹۶۔۱۹۷)

جنوبی افریقہ میں عید میلا دالنبی ﷺ:

جنوبی افریقہ کے مسلمان بھی عید میلا دالنبی ﷺ پورے مذہبی جوش وخروش اور دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ ابراہیم عمر جیلو نے اپنے ایک مضمون تین عیدیں (Three Eids) میں جشن میلاد النبی ﷺ کا ذکر کیا ہے۔ ان کا یہ مضمون ڈربن (Durban) سے شائع ہونے والے ''دی مسلم ڈائجسٹ'' کی اشاعت دسمبر ۱۹۴۴ء میں شائع ہوا تھا۔'' (دی مسلم ڈائجسٹ ڈربن، ۱۹۴۴ء صفحہ ۱۷۶..... بحوالہ ''اردو میں میلا دالنبی'' صفحہ ۸۲۱)

یمن اور شام میں میلا دالنبی ﷺ:

یمن اور شام میں میلا دالنبی ﷺ کے بارے میں علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

''میلا دالنبی ﷺ ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ، مصر و یمن وشام، تمام بلاد عرب اور مشرق ومغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے۔ میلا دالنبی ﷺ کی محفلیں قائم کرتے ہیں اور ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب وزینت اور آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے، سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی ومسرت کا اظہار کرتے

ہیں۔ اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد وجنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک واہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت وخوشی کی بدولت خوب اجروثواب اور خیر و برکت، سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی وشہروں میں امن وامان اور سلامتی اور گھروں میں سکون وقرار نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔
(المیلاد النبوی محدث ابن جوزی، مترجم مفتی غلام معین الدین نعیمی، ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور ۱۹۸۸ء، صفحہ ۳۴، ۳۵)

تلمسان میں عید میلاد النبی ﷺ:

''سلطان تلمسان شب میلاد النبی ﷺ ایک دعوت عام کا اہتمام کرتے تھے۔ جس میں ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔ اس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھولدار چادریں بچھائی جاتیں۔ بڑے بڑے گول اور خوشنما بخوردانوں میں بخور سلگایا جاتا، جو دیکھنے والوں کو پگھلا ہوا سونا لگتا تھا۔ محفل کے اختتام پر حاضرین کے سامنے انواع واقسام کے کھانے چنے جاتے تھے۔ محفل میلاد میں سامعین نبی کریم ﷺ کے فضائل وشمائل اور نصائح سنتے جو انہیں گناہوں سے توبہ کی طرف راغب کرتے۔ مقررین خطابت کے تنوعات سے سامعین کے قلوب کو گرماتے اور ان کو لذت اندوز کرتے تھے۔ (محمد الرسول اللہ، مترجم محمد عادل قدوسی صفحہ ۳۳۔۳۴)

لیبیا میں میلاد النبی ﷺ:

لیبیا میں ہر سال عید میلاد النبی ﷺ نہایت تزک واحتشام سے منائی جاتی ہے۔ ربیع الاول کا

چاند نکلتے ہی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ کاروباری مراکز میں لوگوں کا ہجوم دیکھنے سے تعلق رکھ
ہے۔ گھروں اور دکانوں کی آرائش کے لئے خصوصی گلدستے تیار کئے جاتے ہیں۔ ہر شخص اپنے
معیار کے مطابق ان کی خریداری ضرور کرتا ہے۔ یہ گلدستے آویزاں کئے جاتے ہیں۔ اور شب
میلاد گھروں میں ان کی سجاوٹ عید میلاد النبی ﷺ کی روایت کا ایک حصہ ہیں۔ پچھلے سال لیبیا میں
عید میلاد کا ذکر کرتے ہوئے ہفت روزہ ''احوال'' کراچی نے طرابلس کے بارے میں لکھا ہے:

''روشنیوں کا موجیں مارتا سمندر لیبیا کی راج دھانی طرابلس کو اپنی آغوش
میں لئے ہوئے تھا۔ یہ شہر جسے اصحاب رسول ﷺ کی پابوسی کا شرف حاصل ہے
دل کی آنکھیں اس مادی روشنی کے ساتھ ساتھ نجوم ہدایت کے قدموں کا لمس
پانے والے مقدس ذروں کی ضیاء پاشیوں کا مشاہدہ بھی کر رہی تھیں۔ یہ ساری
آرائش و زیبائش ربیع الاول کی عید میلاد کے انتظار میں برقرار رکھی گئی تھی
چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو طرح طرح کی آرائشی چیزوں برقی
قمقموں اور روایتی مومی شمعوں سے بھی سجا رکھا تھا۔ (ہفت روزہ ''احوال''
کراچی نومبر ۸۹ء/ ضیائے حرم عید میلا النبی نمبر دسمبر ۸۹ء صفحہ ۲۸۵)

سید علیم اشرف جائسی نے محافل میلاد اور جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں اپنے لیبیا
کے قیام کے دوران جو مشاہدہ کیا وہ اسے بیان کرتے ہیں:

''شب میلاد ہر طرف صلوٰۃ سلام کے روح پرور ترانے بلند ہو رہے تھے۔
مغرب کی نماز کے بعد ہی سے بیشتر مسجدوں میں مولود شریف کی محفلیں سج
گئیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا صاحب الذکری اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا
سیدی یا رسول اللہ کے نعرے ہر چہار سو سنائی دے رہے تھے۔ وعظ کی محفلوں

کے اختتام پر ذکر میلاد پر مشتمل قصائد بھی اجتماعی طور پر پڑھے گئے۔ گلیوں میں بچوں کے چھوٹے چھوٹے بہت سے اجتماعات وجلوس نظر آئے۔ بچے رنگ برنگ لباسوں میں ملبوس ہاتھوں میں ننھے منے دف لئے ہوئے جھوم جھوم کر عربی نعتیں پڑھ رہے تھے۔ ہر طرف سے شیرینی اور مبارک بادیوں کا تبادلہ ہو رہا تھا۔ درودوسلام کے ساتھ ساتھ لوگوں کے لبوں پر کل عام وانتم بخیر اور عید المولد النبوی ﷺ المبروک کے کلمات بھی مچل رہے تھے۔ مسجدوں کے علاوہ جگہ جگہ گھروں میں بھی میلاد کی محفلیں منعقد تھیں جہاں عقیدت میں ڈوب کر لوگ قصیدہ بردہ شریف اور مولود برزنجی کے اشعار کاورد کر رہے تھے۔ عشق ومحبت کے یہ نعرے دھیرے دھیرے ذکر نیم شبی اور آہ سحر گاہی میں بدل گئے اور نماز فجر کے بعد شہر کے مختلف حصوں سے جلوس نکلنے شروع ہوئے جن میں نوجوانوں نے نعتیہ قصائد اور صلوٰۃ سلام کے جلو میں شہر کے مختلف راستوں سے گذرتے ہوئے نورونکہت کے یہ قافلے ایک مرکزی یدان میں اکٹھا ہو کر اختتام پذیر ہوئے۔ (ماہنامہ فیض الرسول براؤن شریف یوپی دسمبر ۱۹۸۹، صفحہ ۲۱)

برونائی دارالسلام میں جلوس میلاد:

''برونائی''، عظیم اسلامی سلطنت ہے جس کے سُلطان وفرمانروا جناب عزت مآب ''حسن البلقیہ'' ربیع الاول شریف کی آمد سے قبل استقبال وخیر مقدم کی تیاری کرتے ہیں، پھر ماہ ربیع الاول شریف کا چاند نظر آتے ہی سرکاری وحکومتی سطح پر جشن عید میلاد النبی ﷺ کا اہتمام شروع ہوجاتا ہے اس ضمن میں پوری مملکت میں دودن تعطیل ہوتی ہے۔ سلطان حسن البلقیہ کے عظیم الشان محل کے باہر شب میلاد (یعنی گیارہ اور بارہ تاریخ کی درمیانی رات) لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔ محفل

درود وسلام کا انعقاد ہوتا ہے۔ دوسرے دن بارہ ربیع الاول صبح بہاراں کے موقع پر ایک جلوس میلا
ترتیب دیا جاتا ہے۔ ''سلطان البلقیہ'' کے شیخ طریقت اور نقشبندی سلسلہ کے ایک بزرگ کچھ بیان
کرتے ہیں، پھر سلطان کی قیادت میں جلوس شہر میں گشت کر کے واپس ہوتا ہے، نماز ظہر کے بعد
سلطان کی طرف سے میلاد لنچ کا انتظام ہوتا ہے۔ (روزنامہ ''جنگ'' کراچی، مڈویک میگزین)

دکن میں محافل میلادالنبی ﷺ:

قطب شاہی دور میں عید میلادالنبی ﷺ کی محفلیں جس تزک واحتشام سے منعقد ہوتی تھیں ان
کے بارے میں ڈاکٹر محی الدین قادری زور لکھتے ہیں:

''محمد قلی قطب شاہ عید میلادالنبی ﷺ کی بزم آرائی ''دادمحل'' میں کیا کرتا تھا۔ محل کو بڑے تکلف سے سجایا جاتا۔ محل کے بیچ میں چالیس ستونوں اور چار سو طنابوں کا خیمہ کھڑا کیا جاتا جس کا وسطی حصہ مخمل اور اطلس سے اور اطراف کا زردوزی کے نقش ونگار سے مزین ہوتا۔ اس دن دور دور کے امصار و دیار کے صاحبان کمال اور مشاہیر صناع جمع ہوتے اور اپنے عجیب وغریب کمالات پیش کرتے خاص میلادالنبی ﷺ کے دن علماء وواعظان عظام کا مجمع ہوتا اور قصر مصور کی چھت پر طرح طرح کے نقوش بنائے جاتے۔ درمیان میں تخت شاہ رکھا جاتا جو تمام وکمال سونے کا ہوتا اور قیمتی جواہرات سے مرصع ہوتا۔

(ماہنامہ ادبی دنیا لاہور ۱۹۴۰ء، صفحہ ۱۷۲...... ''اردو میں میلادالنبی''، صفحہ ۸۲۵)

''جشن میلادالنبی ﷺ کے آخر میں بادشاہ کی سواری نکلتی تھی اور دونوں میدانوں کی سیر کرتی۔ اس موقع کے لیے شاہ ہاتھی کو زعفران اور صندل سے دھوکر طلائی زنجیروں، موتیوں کی جھول (جھالے)، مرصع کلغی اور دوسرے

زیوروں سے آراستہ کیا جاتا تھا۔ عصر کے وقت بادشاہ اس سواری پر میدان کی طرف نکلتا اور جملہ ارکان دولت، شاہ سواری کے اطراف پیدل چلتے۔ شاہی جلوس میدان "چارکمان" سے نکل کر "چارمینار" سے ہوتا ہوا "دادمحل" کے میدان "دل کشا" میں پہنچتا تھا۔ مولودالنبی ﷺ کے آخری دن میدان "داد محل" ایک طعام خانہ عام کی صورت میں تبدیل کر دیا جاتا اور تمام لوگ خاص و عام ان دستر خوانوں پر کھانا کھاتے تھے۔ اس وقت میدان میں چاروں طرف روشنی کی جاتی جس سے تمام میدان روشنی سے جگمگا اٹھتا۔ غرض میلادالنبی ﷺ کی خوشی کا یہ جشن بارہ روز تک دن رات جاری رہتا تھا۔ (دکنی کلچر۔ صفحہ ۳۵۸۔۳۵۹)

سلطنتِ آصفیہ میں بارہ روزہ عید میلاد:

عہد آصفی کی عید میلاد میں بارہ ربیع الاول کو تمام حکومت میں عام تعطیل دی جاتی تھی۔ آصف جاہ نواب میر محبوب علی خاں اور آصف جاہ سابع نواب میر عثمان علی خاں کے دور میں بعض مشائخین مثلاً مولانا خیر المبین اور حضرت زور علی شاہ وغیرہ بارہ دن تک وعظ فرماتے اور اس میں میلاد کے واقعات اور بدعتوں سے مسلمانوں کو اجتناب کرنے کی نصیحت فرماتے۔ بڑے بڑے جاگیرداروں کے یہاں روزانہ بریانی اور دیگر لوازمات کے ساتھ فاتحہ ہوتی جس سے سینکڑوں آدمیوں کی شکم سیری ہوتی تھی۔ (اردو میں عید میلادالنبی ﷺ صفحہ ۸۲۶)

دور عثمانی میں عید میلاد:

دور عثمانی میں مولوی انوار اللہ فضیلت جنگ ناظم امور مذہبی مقرر ہوئے ان کے زمانے میں گیارہ ربیع الاول یعنی بارہویں کی شب کو "مکہ مسجد" میں تمام رات روشنی ہوتی اور مقررہ پروگرام کے مطابق وعظ، قصیدہ بردہ خوانی اور مولود خوانی ہوتی رہتی اور آٹھ اور نو بجے صبح کو خطیب مکہ مسجد بطور

خطبہ میلاد کا بیان فرماتے۔ اس میں آصف جاہ سابع خود شریف ہوا کرتے تھے۔ دور عثمانی کی محافل میلاد میں جدید تعلیم یافتہ اصحاب بھی شریک ہوتے تھے۔ مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی صدر یار جنگ امور مذہبی کے اعلیٰ افسر صدر الصدور کی خدمت پر مامور ہوئے تو میلاد النبی ﷺ کے جلسے عام طور پر ہونے لگے۔ اب یہ سلسلہ صرف ماہ ربیع الاول کے بجائے آٹھ نو ماہ تک جلسہ ہائے میلاد رہنے لگا۔ (اردو میں میلاد النبی صفحہ ۸۲۷، نواب بہادر یار جنگ اور دیگر علماء کے خطبات)

''جلسہ ہائے میلاد نہ صرف حیدرآباد یا اضلاع میں ہوتے تھے بلکہ تعلقات کے مستقر پر بھی جلسہ میلاد ایک خاص پروگرام کے تحت ہوتے تھے۔ بہادر یار جنگ کی میلاد مبارک کی تقریریں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ایک مفید تحریک کا باعث بنتی تھیں۔ آپ کی تقریر سننے کیلئے ہزاروں اصحاب کا مجمع ہوتا تھا۔ ان کے علاوہ مولانا حسام الدین ار علامہ سید مناظر الحسن کی تقاریر کو بھی شوق سے سنا جاتا تھا۔ جامعہ عثمانیہ کے جلسہ میں مقابلوں پر انعام بھی دیا جاتا تھا۔ غرض عید میلاد کے جلسے مسلمانوں کی اصلاح کا ذریعہ بنتے تھے۔ انجمن تعمیر ملت کی جانب سے میلاد کا جلسہ ۱۲ ربیع الاول کی صبح کو ہونے لگا ہے اور اس میں بھی خاصا ہجوم ہوتا ہے۔ (دکنی کلچر ۳۶۰ تا ۳۶۲ .... اردو میں میلاد النبی صفحہ ۸۲۷)

عہد شاہ جہاں میں میلاد النبی ﷺ:

سلاطین دہلی اور شاہان مغلیہ کے زمانہ میں ۱۲ ربیع الاول کو عید میلاد کی تقریب نہایت شان و شوکت سے منائی جاتی تھی۔ یہ دن نبی کریم ﷺ کی ولادت مقدسہ کی نسبت سے اسلامی ممالک میں عیدین سے بھی زیادہ مذہبی عقیدت واحترام اور نہایت تزک واحتشام سے منایا جاتا چلا آرہا ہے۔ اس دن ذکر رسول ﷺ ہوتا تھا۔ مواعظ حسنہ کے ذریعے سیرت طیبہ بیان کی جاتی تھی اور عمل کی تلقین

کی جاتی تھی۔ اظہار مسرت اور مجلسی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے شیرینی اور مٹھائیاں تقسیم کی جاتی تھیں۔ فقراء و غرباء کو کھانا کھلایا جاتا تھا۔ یہ تقریب ہر دور میں منائی جاتی تھی۔ ملا عبدالحمید نے شاہ جہانی عہد میں عید میلاد النبی ﷺ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

''اس مبارک اور سعید مجلس میلاد کو پورے اہتمام سے ترتیب دیا گیا، جس میں علماء و مشائخ اور دیگر معززین مدعو کئے گئے۔ شاہ جہاں بذات خود بڑی تعظیم کے ساتھ مسند پر آکر بیٹھا۔ بارہ ہزار روپے تقسیم کئے۔ اور لوگوں کو ان کی حیثیت و مرتبہ کے مطابق شال مرحمت کئے گئے اور ایک بڑی جماعت کو پر تکلف دعوت دی گئی اور عطریات کے علاوہ دیگر اشیاء تقسیم کر کے خوشی کا اظہار کیا گیا۔ (اردو میں عید میلاد النبی صفحہ ۸۲۷)

دہلی، آگرہ، لکھنؤ وغیرہ میں عید میلاد النبی ﷺ:

دہلی، آگرہ لکھنؤ اور برصغیر کے تمام شہروں اور قصبات میں ہر جگہ محافل میلاد منعقد ہوتی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ عید کا زمانہ آگیا ہے، گھر گھر، محلے محلے یہ محفلیں جمتیں اور ذکر ولادت رسول سے تمام فضا گونج اٹھتی۔ ہر سال سیرت پاک ﷺ کے جاننے والے نئے نئے میلاد نامے لکھتے اور بہتر سے بہتر والہانہ عقیدت کے ساتھ محافل میلاد میں آپ کی ولادت، سیرت مقدسہ اور شمائل و خصائل بیان کرتے اور ہدیہ درود و سلام پیش کرتے۔

برصغیر میں جشن اور محافل میلاد:

برصغیر میں صدیوں سے ربیع الاول کے مہینے میں مسلمانوں کے گھروں میں میلاد النبی کا عام اہتمام ہوتا تھا۔ بچے، بڑے عورتیں اور مرد سب اس میں شمولیت کرتے تھے۔ شمالی ہند، پنجاب، یو۔ پی، دہلی اور بہار میں بالخصوص میلاد نامے پڑھے جاتے تھے۔ نبی کریم کی ولادت و سیرت

مبارکہ، حمد و نعت اور درود و سلام پڑھنے اور سننے کے لئے گھروں میں اجتماعات ہوتے تھے۔ یہی وہ سماجی و معاشرتی عوامل تھے جن کے زیر اثر بچپن ہی سے عقائد کی تربیت و تہذیب ہوتی تھی۔ اخلاقیات کی اہمیت اور بدی کا احساس بیدار ہوتا تھا۔ منظوم یا مخلوط میلاد نامے مخصوص انداز میں پڑھے جاتے تھے۔ گھر کی کوئی خاتون یا مرد با آواز بلند پڑھتا تھا پھر تھوڑی دیر کے بعد ساری محفل ذوق و شوق سے با آواز بلند درود پڑھتی تھی چند روایات کے بیان کے بعد ترنم سے خوش الحان حاضرین محفل مل کر منظوم روایات یا میلادیہ منظومات پڑھتے تھے۔

۱۲۷۰ھ میں سلطان غیاث الدین بلبن کے لڑکے سلطان محمد کے عہد میں ملتان میں جلوس عید میلاد کا آغاز ہوا۔ حاکم ملتان جلوس کی پاپیادہ رہنمائی کرتا تھا۔ عمائدین شہر اور نعت خواں اس میں شامل ہوتے تھے۔ نعت خوانوں کے پیچھے پیچھے مخدوم سادات اور قریش ملتان کا معزز گروہ ہوتا تھا۔ یہ جلوس تمام شہر کا چکر لگا کر قلعے پر جا کر ختم ہوتا اور رات کو شہر میں چراغاں کا خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا

(روزنامہ کوہستان لاہور عید میلاد النبی ایڈیشن ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء)

بھوپال میں نواب صدیق حسن خان نے محفل میلاد موقوف کرادی۔ نواب سلطان جہاں بیگم کو اس کا بہت افسوس ہوا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن میرے کوئی خوشی کی تقریب ہو جائے تو اس حیلے سے مسرت ظاہر کرنے کا موقع حاصل ہو۔ ان کے ہاں صاحبزادی آصف جہاں مرحومہ کے بعد پندرہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی تھی اب اللہ تعالیٰ نے انہیں ۸ ربیع الاول کو صاحبزادہ عطا فرمایا اور اس طرح انہیں میلاد کی خوشی کے اظہار کا موقع مل گیا۔ اب بھوپال میں عید میلاد النبی ﷺ اس طرح منائی جانے لگی کہ مسجد میں خوب روشنی ہوتی اور سوا لاکھ درود شریف کا ثواب پہنچایا جاتا عمدہ طعام پکا کر غریبوں اور دوستوں میں تقسیم ہوتا۔ (سبیل الرشاد (سید ممتاز علی) مطبوعہ ۱۹۳۲ء صفحہ ۶۸۔۶۹، بحوالہ ''اردو میں میلاد النبی''، صفحہ ۸۲۸)

بہار شریف میں محفل میلاد:

۱۸۸۰ء میں مولانا شاہ سلیمان پھلواروی علیہ الرحمہ نے اپنی بستی پھلواری شریف میں تحریک میلاد کا آغاز کیا۔ اور ماہ ربیع الاول کی چاند رات سے شب دوازدہم تک ہر روز سیرت النبی ﷺ بیان فرماتے اور ان کا یہ بابرکت سلسلہ آج تک چلا آرہا ہے، وہاں سے یہ آواز سارے صوبے اور پھر خیبر سے رنگون تک جا پہنچی۔ انہوں نے انجمن اسلامیہ پٹنہ، مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، انجمن حمایت اسلام لاہور اور اجلاس ندوۃ العلماء کو بھی میلاد و سیرت کا پلیٹ فارم بنادیا (سیارہ ڈائجسٹ لاہور ''رسول نمبر'' جلد دوم، صفحہ ۴۵۹-۴۶۰)

سید شاہ سلیمان پھلواروی علیہ الرحمۃ کے بعد سید ممتاز علی نے ''تہذیب نسواں'' میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کے شمارے میں عید میلاد کو باقاعدہ منانے کی تجویز پیش کی (روزنامہ امروز لاہور عید میلاد النبی ایڈیشن ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء) البتہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور کے مطابق متحدہ ہندوستان میں غالباً سب سے پہلے امرتسر میں عید میلاد النبی ﷺ منائی گئی۔ اس کا انتظام کشمیری بزرگ مولانا عبدالسلام ہمدانی کرتے تھے۔ اور اس کی غرض و غایت غیر مسلموں کے سامنے مسلمانوں کی دینی و سیاسی شوکت کا اظہار تھا۔ اس کے بعد یہ تقریب اپنی گوناگوں افادیت کے سبب ہندوستان کے دوسرے شہروں میں پھیلنے لگی۔ (ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ، جنوری فروری ۱۹۸۱ء، صفحہ ۲۱-۲۲...... خلیق امرتسری، عید میلاد النبی...... اردو میں عید میلاد النبی صفحہ ۸۲۹)

لاہور میں عید میلاد النبی ﷺ:

لاہور میں تقریبات عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں بعض علماء نے ۱۹۲۶ء میں عام مسلمانوں کو ایک اپیل جاری کی پھر حزب الاحناف کے سربراہ مولانا دیدار علی شاہ علیہ الرحمۃ کی کوشش سے ایک بڑا جلوس مرتب ہونے لگا۔ ۱۹۳۰ء میں انجمن توحید المسلمین موچی دروازہ کے زیر

اہتمام ایک شاندار جلوس منظم کیا گیا۔ (امروز لاہور "عید میلاد النبی ایڈیشن" ۲ جولائی ۱۹۶۶ء)

دراصل لاہور میں میلاد شریف کا باقاعدہ اجتماع ۱۹۱۱ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوا، جس کی صدارت پیر سید جماعت علی شاہ (دربار علی پور سیداں، سیالکوٹ) نے کی مقررین میں علامہ اقبال علیہ الرحمۃ بھی شامل تھے اراس جلسہ کی روئداد رسالہ "تہذیب نسواں" میں بھی شائع ہوئی تھی۔ (اقبال ری ویو، جولائی ۱۹۷۸ء، مضمون محمد حنیف شاہد، صفحہ ۸۲۔۸۳)

۱۹۳۵ء کے میلاد النبی ﷺ کے جلسے اور جلوس جالندھر چھاؤنی میں علامہ اقبال علیہ الرحمۃ میں موجود تھے انہوں نے اس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"چند سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ خدا تعالیٰ مولود شریف کے ذریعے اس امت کو متحد کرے گا۔ مجھے عرصہ تک حیرت رہی کہ یہ واقعہ کس طرح رونما ہوگا۔ اب تحریک یوم النبی ﷺ نے اس خواب کی تعبیر کو حقیقی طور پر نمایاں کر دیا ہے۔ (ہفت روزہ اخبار "ایمان" پٹی ضلع لاہور، ۴ تا ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء، صفحہ ۶)

اس سے پہلے ۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے دیگر اکابرین ملت کے ساتھ عید میلاد کے جلسے اور جلوسوں کی اہمیت اور انعقاد کی تحریک کی تھی اور اخبارات میں یہ بیان شائع ہوا تھا۔ "اتحاد اسلام کی تقویت، نبی کریم ﷺ کے احترام واجلال، نبی کریم ﷺ کی سیرت کی اشاعت اور ملک میں بانیانِ مذاہب کا صحیح احترام کرنے کیلئے ۱۲ ربیع الاول کو ہندوستان کے طول و عرض میں ایسے عظیم ترین تبلیغی جلسوں اور مظاہروں کا انتظام کیا جائے جو حضور سید المرسلین ﷺ کی عظمت قدر کے شایانِ شان ہوں

(میلاد شریف اور علامہ اقبال "سید محمد قادری"، مجلس خدام اسلام لاہور صفحہ ۶۔۷)

اس اپیل پر ۱۔سید غلام بھیک نیرنگ، انبالہ ۲۔مولانا غلام مرشد، لاہور ۳۔مولانا شوکت علی، بمبئی ۴۔ مولانا حسرت موہانی ۵۔ پیر سید مہر علی شاہ، گولڑہ شریف ۶۔مولانا قطب الدین عبدالوالی، لکھنؤ ۷۔دیوان سید محمد، پاکپتن شریف ۸۔مولانا قمرالدین، سیال شریف ۹۔مولانا فاخر، الٰہ آباد ۱۰۔پیر سید فضل شاہ، جلال پور شریف ۱۱۔مولانا سید حبیب، مدیر''سیاست'' اور مولانا محمد شفیع داؤدی، بہاروغیرہم نے دستخط کیے۔

(میلادشریف اور علامہ اقبال صفحہ ۸۔۹، بحوالہ ''اردو میں میلاد النبی'' صفحہ ۸۳۰)

ان اکابرین کی اپیل پر برصغیر کے گوشے گوشے میں نبی کریم ﷺ کا یوم ولادت انتہائی عقیدت و احترام اورعرشایان شان طریقے سے منایا جانے لگا۔

راولپنڈی میں عید میلادالنبی ﷺ:

روالپنڈی میں عید میلادالنبی ﷺ کی تقریبات کی ابتداء اس زمانے میں ہوئی، جب پٹی ضلع لاہور سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ''ایمان'' کے ایڈیٹر مولانا عبدالمجید قریشی نے یہ تحریک شروع کی کہ سارے ملک میں سیرۃ النبی ﷺ کے جلسے منعقد کئے جائیں۔ ان کی اس تحریک پر سارے برصغیر میں سیرت کمیٹیاں قائم ہوئیں اور عید میلادالنبی ﷺ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

(کوہستان لاہور ''عید میلادالنبی ایڈیشن'' ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء۔ ''راولپنڈی میں عید میلادالنبی'' حکیم محمد ایوب حسن)

لندن میں جشن عید میلادالنبی ﷺ:

لندن میں جشن عید میلادالنبی ﷺ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ/ ۷ نومبر ۱۹۸۷ء کو بڑے شایانِ شان طریقے سے منایا گیا۔ برطانیہ کے مختلف شہروں سے ۲۵ ہزار مسلمان لندن جمع ہوئے۔ میلاد النبی ﷺ کا جلوس لندن کی اہم شاہراہوں سے گزرتا ہوا ہائیڈ پارک پہنچا، جہاں نماز ظہر ادا کی گئی۔

نماز کے بعد ورلڈ صوفی کونسل (لندن) کے چیئر مین ڈاکٹر امام شمس الدین الفاسی نے خطاب کیا۔ جشن میلاد النبی ﷺ کے جلوس اور جلسے میں شریک حضرات کے نعروں اور درود وسلام کی گونج سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ (اسلام ٹائمز، یو۔ کے۔ دسمبر ۱۹۸۷ء صفحہ ۱۶)

پاکستان میں عید میلاد النبی ﷺ:

پاکستان میں عید میلاد النبی ﷺ کا جشن سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے۔ اس دن پورے ملک میں عام تعطیل ہوتی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کے یوم ولادت کو شایانِ شان طریقہ سے منایا جاتا ہے۔ اس مبارک دن نماز فجر کے بعد شہروں میں گھر گھر ختم میلاد ہوتا ہے۔ قریباً تمام مساجد میں محافل میلاد منعقد ہوتی ہیں۔ اور ملک بھر کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس نکلتے ہیں۔ رات کو سرکاری اور غیر سرکاری عمارات نیز مساجد و مزارات پر چراغاں ہوتا ہے۔ اس دن غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ لوگ دل کھول کر صدقات وخیرات تقسیم کرتے ہیں۔

شہر کے گلی کوچوں کو جھنڈیوں اور رع قمقموں سے سجایا جاتا ہے اور آرائشی دروازے اور محرابیں شاندار طریقے سے بنائی جاتی ہیں۔ جلوس کے راستہ میں مشروبات کی سبیلیں لگتی ہیں۔ کہیں کہیں مٹھائی سے بھی جلوس کے شرکاء کی تواضع کیجاتی ہے۔

شہروں کی فلاحی اور مذہبی انجمنیں میلاد النبی ﷺ کے جلسوں کا انتظام کرتی ہیں۔ ان میں نبی کریم ﷺ کے میلاد و سیرت کا بیان ہوتا ہے۔ مزارات پر حاضری ہوتی ہے۔ نعت خوانی کی محفلیں ہوتی ہیں۔ میلادیہ مشاعروں کا سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر انتظام کیا جاتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلا عید میلاد النبی ﷺ کا مشاعرہ نواب افتخار حسین ممدوٹ وزیر اعلیٰ پنجاب کی نگرانی میں شاہی قلعہ لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں حفیظ جالندھری کو مدعو کیا گیا تھا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن محافل عید میلاد کے سلسلہ میں مشاعرے اور نعت خوانی کا اہتمام کرتے ہیں۔ مختلف ادارے سیرت د

نعت خوانی کے مقابلے کراتے ہیں۔ اخبارات و رسائل کی خصوصی اشاعتیں چھپتی ہیں۔ بزرگانِ دین کی خانقاہوں، مزارات یا دیگر مقامات پر محافل سماع ہوتی ہیں۔ الغرض جشن میلاد النبی ﷺ کے دن اس نسبت سے قرآن خوانی، نعت خوانی، ختم میلاد، جلسے، جلوس، مشاعرے، محافل سماع، اور بزرگان دین کے اجتماعات دعوت الی اللہ کا سب سے بڑا وسیلہ ہیں۔ اکابرین ملت کا فرض ہے کہ وہ ان اجتماعات کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے میلاد و احوال، خصائل و شمائل اور معاملات و عبادات سے آگاہ کرتے رہیں اور قوم کو خیر و فلاح کی طرف بلائیں۔ یہ امت مسلمہ میں واحد ایسی تقریب ہے کہ جس میں ہر مسلمان بقدر حب نبی ﷺ اظہار مسرت کرتا ہے۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے احوال زیادہ سے زیادہ از بر کرا دیئے جائیں جس سے محبت رسالت مآب ﷺ مسلمانوں کے سینوں میں فزوں تر ہوتی چلی جائے۔

کاش ملت اسلامیہ محبت رسول ﷺ کے مرکز پر جمع ہو جائے:

ایک بات جو عام مسلمان کو بری طرح کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ عید میلاد النبی کے دن بیشتر مساجد زیب و زینت سے معمور اور بقعہ نور بنی نظر آتی ہیں اور ان میں سے درود و سلام کی صدائیں سنائی دیتی ہیں اور اس کے برعکس کچھ مساجد مقفل اور سنسان نظر آتی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ جو ساری کائنات کے لئے رحمت اور نور ہدایت بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں۔ آپ کی بعثت اور میلاد کی خوشیوں میں اظہار محبت و عقیدت ہر جگہ نمایاں نظر آنا چاہئے۔

سالانہ تعین سے یوم سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق، سید عثمان غنی رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کا دن جس اہتمام سے منائے جاتے ہیں وہ سب جانتے ہیں مگر میلاد النبی ﷺ اور یوم علی کرم اللہ وجہہ، کا دن منانا کچھ لوگوں کے نزدیک کیوں بدعت ہے؟ یہ جمیع امت کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

مختلف دانشوروں کی تحریروں کے اقتباسات

حاجی محمد مختار اپنے مضمون ''ربیع الاول'' میں لکھتے ہیں:

''اسلامی تواریخ میں ربیع الاول اکیلا اور پہلا ہی مہینہ ہے جس نے اپنے نام کے مطابق پوری پوری بزرگی پائی ہے یوں تو ہر دن اور ہر مہینہ اچھا ہے اور مبارک۔ مگر خاص اس مہینہ کو ایک ایسی عزت حاصل ہے کہ نبی ﷺ کے عاشق اور نور خدا کے مشتاق اس مبارک مہینہ کا چاند دیکھتے ہی نئی جان پاتے اور تازہ دم ہوجاتے ہیں۔

ربیع کے معنی ہیں بہار۔ یوں تو اس مہینہ نے جو بہار کا (اول) پہلا مہینہ ہے، سینکڑوں بہاریں دیکھی ہوں گی اور بے شمار خزاؤں کا مقابلہ کیا ہوگا لیکن جس حقیقی اور سچی بہار سے اس نے دنیا کو پر بہار بنا دیا اور ایک عالم میں گلزار کھلا دیا وہ زمانہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ساڑھے پانچ سو برس بعد نصیب ہوا، جس کو ایک شاعر نے یوں تعبیر کیا ہے۔

ربیع فی ربیع فی ربیع

بہار اندر بہار اندر بہار است

یعنی بہار کے موسم میں، بہار کے مہینے میں، ایک بہار آ گئی۔''

(ربیع الاول۔ حاجی محمد مختار، صفحہ ۳۳۰۔۔۔ بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۲۹)

محمد نذیر عرشی اپنے مضمون ''مجالسِ مولود'' میں لکھتے ہیں:

''مجالس میلاد۔ صحابہ ﷺ اور تابعین علیہم الرحمۃ کو اس کی ضرورت نہ تھی۔ صحابہ ﷺ تو خود اس گلزار رسالت کے سدا بہار پھول کے عنادل تھے، جب ان کی آنکھیں ہی آپ ﷺ کے دیدار سے مشرف تھیں وہ ذکر و اوصاف سننے کے محتاج کیونکر ہوتے۔ تابعین بھی قرب عہد کی بدولت آپ کی

محبت والفت میں اس قدر سرشار تھے کہ ان کو نہ تجدید حب کی ضرورت تھی نہ اس کے لئے کسی زائد تدبیر کی حاجت۔ لیکن آج کل بعد زمان کے باعث دینی جوش سرد پڑ گئے، اسلامی سرگرمیاں مدہم ہو گئیں۔ دلوں پر تکاسل و تغافل کا تسلط ہو گیا۔ اور طبائع غیر اقوام کے جاہ و جلال سے متاثر ہو گئیں۔ حوادث وفتن نے حالات کی کایا پلٹ کر دی۔ آج سخت ضرورت ہے کہ حضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ اسلامی دنیا کے سامنے پیش کیا جائے (یعنی محافل میلاد زیادہ سے زیادہ منعقد کی جائیں) تاکہ بجھی ہوئی طبیعتیں گرما اٹھیں۔"

("مجالس مولود" محمد نذیر عرشی ـــ صفحہ ۹...... بحوالہ "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۳۴)

مولانا ظفر علی خاں لکھتے ہیں:

"ربیع الاول کا مبارک مہینہ بھی ان میمنت اندوز ایام کی مقدس یاد اپنے ساتھ لاتا ہے ہے جن میں مادر گیتی کی گود اس مولود مسعود سے بھر گئی تھی جو رحمۃ للعالمین ہو کر صفحہ کائنات پر اپنے جلال و جمال کے ان مٹ نقش ابد تک کے لئے چھوڑنے والا تھا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اس جانثارانہ ارادت کے اقتضاء سے جو مسلمانوں کو اپنے آقا اور مولا ﷺ کے ساتھ ہے ہمارے ناظرین کے مسلم طبقہ کا ابھی سے تقاضا شروع ہو گیا ہے کہ اس سعادت آفرین تقریب پر ۱۷ جنوری کو "ستارہ صبح" کا پیمبر ﷺ نمبر شائع کیا جائے۔ یہ وہ آرزو ہے جس سے خود ہمارے دل ودماغ کا گوشہ گوشہ لبریز ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس مرتبہ میلاد نبوی کی یاد میں ستارہ صبح کے اوراق کی رخشانی ولمعانی اپنی یادگار آپ ہو۔ لیکن وقت کم رہ گیا ہے۔ اور ایسی یادگار قائم کرنے کے لئے اہتمام بہت چاہئے۔ جہاں تک ایک دماغ اور ایک قلم سے یہ کام ہو سکتا ہے ہم بہ آمادگی تمام حاضر ہیں۔ لیکن کیا اچھا ہو اگر اس مسرت افروز جشن میں حضور سرور کائنات ﷺ کی جان سے عزیز یاد پر

ایک ہی قسم کے پھولوں کے بجائے گلہائے رنگ رنگ کے دونگڑے برسائے جائیں۔"

("ستارہ صبح" یکم جنوری ۱۹۱۷ء......بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۳۸)

علامہ نیاز فتح پوری کا مضمون "رسول الرسول اللہ ﷺ":

"تقویم اسلام میں یہ وہ مقدس و مبارک مہینہ ہے جو ایک حیثیت سے نہیں، ایک نوعیت سے نہیں بلکہ دو حیثیتوں اور دو نوعیتوں سے سال کے تمام مہینوں میں ممتاز و سرفراز مانا جاتا ہے یہی وہ ماہ مسرت افروز ہے جس میں تمام نبیوں کے سردار، دونوں جہانوں کی سرکار، جناب احمد مختار ﷺ رونق پذیر عالم ہوئے اور اپنے میمنت لزوم سے اس ظلمت کدے کو منور فرمایا:

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

یہی وہ مہینہ ہے جب حضرت رسالتماب (روحی فداہ) نے دنیائے ظاہر سے حجاب فرمایا اور اپنے مشتاقان دیدار کو غم اندوز فرمایا۔ ان دونوں حالتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس ماہ مبارک کی تقدیس و تعظیم سے کوئی منصف ہستی ایسی نہیں جو انکار کر سکے۔ حضور ﷺ پرنور کی وفات حسرت آیات کی سیاہ رنگی اور تاریکی ہر قسم کی مسرتوں پر مایوسی اور مغمومی کا پردہ ڈالتی ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے میلاد کی عید، صبح بہار بن کر اس تمام......کو دور کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے جو غم و وہم کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں پر طاری وساری ہوتی ہے۔

عید میلاد کی مسرت اب سے چند سال پہلے ہندوستان کی ادبی دنیا میں اس قدر عام نہ تھی۔ بعض مقامات پر محفل میلاد کا انعقاد اس یادگار کو تازہ کر دیا کرتا تھا۔ اور بس۔ لیکن اردو صحافت اور ادب العالیہ کا یہ بھی ایک زندہ معجزہ ہے کہ آج دنیائے ادب میں کوئی صحیفہ شاید ہی ایسا نامبارک ہوگا جسے عید میلاد کی مسرتوں میں حصہ گیر ہونا قسمت نہ ہوا ہو۔

("صوفی" رسول نمبر ۱۳۳۸ھ/نومبر ۱۹۱۹ء جلد ۲۲، صفحہ ۱۳۱...... مضمون جناب فتح نیاز پوری...... بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ نمبر ۴۷)

محمد نذیر عرشی:

"نبیوں کے کمالات بہت ہیں وہ تہذیب نفس کے لحاظ سے کامل کہلاتے ہیں، معاشرتی وتمدنی فضائل کے جامع ہونے کے اعتبار سے حکیم بھی ہو سکتے ہیں۔ خلق اللہ میں عدل قائم کرنے اور ظلم کو دفع کرنے کی وجہ سے وہ خلیفہ بھی مانے جاتے ہیں۔ ملاء اعلیٰ کی توجہ اور فطرت قدس کے ساتھ تعلق رکھنے کی حیثیت سے موئد بروح القدس بھی ہوتے ہیں۔ ہدایت عامہ اور نصیحت خلق کی بدولت ہادی ہوتے ہیں۔ اصلاح امت اور تقویم ملت کا فرض ادا کرنے کے لحاظ سے وہ منذر بھی ہوتے ہیں اور یہ ضرور نہیں کہ ہر نبی میں تمام کمالات جمع ہوں۔ کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ کمال ہو سکتے ہیں مگر ہمارے نبی ﷺ تمام کمالات نبوت پر حاوی اور تمام فضائل رسالت کے جامع ہیں۔ آپ ﷺ کامل بھی ہیں، حکیم بھی، خلیفہ بھی، موئد بھی، ہادی بھی، امام بھی، منذر بھی اور اس ے بھی زیادہ آپ ﷺ وہ کچھ ہیں جو ہمارے علم سے برتر ہے۔

سیماب اکبر آبادی کا مضمون "درود و سلام ریلوے":

تصوف ہی زباں سے دل میں حق کا نام لایا ہے
یہی مسلک ہے جس میں فلسفہ اسلام لایا ہے

"اس کی شان ہی نرالی ہے۔ یہاں صرف فرشتوں سے کام لیا جاتا ہے وہ ساری دنیا کے مسافروں کو جگہ جگہ سے بٹھا کر مدینہ منورہ پہنچا دیتے ہیں۔ اس ریلوے کے مسافر بھی دوسرے ریلوے کے مسافروں سے برتر و ممتاز ہیں۔ وہ نہ انسان ہیں نہ حیوان، نہ جن ہیں نہ فرشتے، بلکہ محض "الفاظ" ہیں۔ یہ ریلوے الفاظ رسانی کیلئے خدا نے بنائی ہے اور اس کا سلسلہ دنیا کے ہر شہر اور ہر شہر کے ہر گھر اور ہر گھر کے رہنے والے کی زبان سے ملا ہوا ہے ادھر منہ کھلا اور زبان سے ﷺ

جاری ہوا ادھر فرشتوں نے ان مسافر لفظوں کو رحمتوں اور برکتوں کی گاڑی میں بٹھا کر مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔" ("صوفی" رسول نمبر ۱۳۳۸ھ/نومبر ۱۹۱۹ء جلد ۲۲، ...... بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ نمبر ۴۷)

"مجلس میلاد"...... نیاز فتح پوری:

"ذکر میلاد کا حقیقی مقصود یہ ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے واقف ہو کر خود بھی اس کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے ضرورت ہے کہ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ آپ ﷺ کا اخلاق عام، آپ ﷺ کا صبر و تحمل، آپ ﷺ کا عزم و استقلال، آپ ﷺ کا لطف و کرم، آپ ﷺ کی سادہ معاشرت و معیشت، آپ ﷺ کا تمدن لوگوں کو سمجھایا جائے۔ جو ترقی کا حقیقی راز ہے۔ اور اس کے لئے ضرورت ہے نہایت صحیح روایات کی۔"

(صوفی رسول نمبر، ربیع الاول ۱۳۴۰ھ/نومبر ۱۹۲۱ء...... بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۵۴)

"درود شریف"...... نیاز فتح پوری:

"درود کا حقیقی مقصود رسول اللہ ﷺ کو یاد رکھنا اور ان کی یاد کے ساتھ ہی ان کے اخلاق و عادات اور ان کے اطوار و خصائل کو پیش نظر رکھنا ہے، یہ مشہور ہے کہ "جس سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کا ذکر اکثر کیا جاتا ہے۔" اسلئے درود کا اکثر پڑھنا گویا رسول ﷺ کے ساتھ اپنے خلوص و محبت کا اظہار کرنا ہے۔" (صوفی رسول نمبر، ربیع الاول ۱۳۴۰ھ/نومبر ۱۹۲۱ء...... بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۵۴)

"محبت رسول ﷺ"...... عبدالحمید خان:

"محبت رسول ﷺ کے متعلق خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہے جب تک وہ مجھے اپنے ماں باپ، بھائی اور جان و مال سے زیادہ عزیز و محبوب نہ رکھے"...... ہمیں اپنے دعویٰ محبت کو اس معیار پر کسنا چاہیئے۔ اگر اس معیار پر ہماری محبت پوری اترے تو سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا دعویٰ صحیح ہے۔ ورنہ نفس کا دھوکہ سمجھنا چاہیئے۔ آزمائش ہمیشہ مقابلے کی

صورت میں ہوتی ہے۔ مثلاً ایک طرف حکم رسول ﷺ ہو کہ سب کچھ ترک کر دو اور اس کی پکار کی طرف متوجہ ہو اور دوسری طرف پائے نفس یا والدین کی محبت کا اقتضا ہو کہ گھر میں بیٹھے رہو۔ اس وقت اگر دعوت رسول ﷺ کو بے چون و چرا اور بغیر دل میں میل لائے قبول کر لیا تو سمجھنا چاہئے کہ محبت کا دعویٰ صحیح ہے ورنہ غلط۔۔ بہر حال محبت و اتباع لازم و ملزوم ہیں اور محبت و اتباع رسول ﷺ مستلزم محبت رہی۔ اگر ماہ مبارک ربیع الاول کو جو نسبت رسول اللہ ﷺ سے ہے اس کو سامنے رکھ کر ہم اتنا فائدہ اٹھائیں کہ اس موقع پر اتباع رسول ﷺ کا عزم مصمم کریں تو دین و دنیا کو اپنی درست کر سکتے ہیں۔"

(ماہنامہ "مولوی" دہلی، جولائی، اگست ۱۹۲۸ء،...... شذرات، مدیر۔ صفحہ ۴،...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۸۰)

"حکم عید میلاد النبی ﷺ"......عبد الحمید خان:

"اگر چہ جشن میلاد یا عید میلاد کے انعقاد کا کوئی صریح حکم موجود نہیں ہے۔ مگر ذکر میلاد و بیان اوصاف و اخلاق اور مدح رسول اللہ ﷺ خود حضور ﷺ کے عہد مبارک میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اور عید میلاد کا انعقاد محض اس لئے کہ بشکل موجود۔ اس کا وجود عہد نبوی ﷺ میں نہ تھا، ناجائز نہیں ہو سکتا جب کہ اس کے ساتھ جو اغراض وابستہ ہیں وہ غیر شرعی اور نامشروع نہیں ہیں بھلا اخلاق و محامد رسول ﷺ کیلئے جو مجالس منعقد کی جائیں اور رسول ﷺ کی پیروی و اتباع کی تلقین کی جائے اس کی اباحت و جواز میں کیونکر شبہ ہو سکتا ہے؟ (رسالہ "مولوی" رسول ﷺ نمبر، ۱۹۲۹ء...... خطبہ مدیر صفحہ ۱،...... بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۸۴)

ایک امریکن فلاسفر کہتا ہے:

"ایک امریکن فلاسفر کہتا ہے کہ اس سطح خاک پر جب کوئی غور کرنے والا انسان پیدا ہوتا ہے تو تمام کائنات انسانیت میں کہرام مچ جاتا ہے۔ زمین کانپتی ہے، پہاڑ لرزتے ہیں، چرند، پرند فریاد کرتے ہیں۔ شجر و حجر تڑپنے لگتے ہیں اور فرش خاک سے لے کر قصر فلک تک دنیا کے تمام اجزا میں ایک شدید گھبراہٹ اور بے چینی پھیل جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس ایک شخص کا ظہور صرف ایک

انسان کی پیدائش نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ ایک پوری دنیا کی موت اور ایک پوری کائنات کی ولادت وابستہ ہوتی ہے۔ وہ اپنے ساتھ دنیائے قدیم کی موت کا پیغام لاتا ہے اور دنیائے جدید کو نمایاں کرنے کا حکم دیتا ہے۔

(ماہنامہ "پیشوا"، ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء/۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ...... "وہ پتھر جو پہاڑ بن گیا"، عبدالمجید قریشی،...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۹۳)

"اسماء الرسول ﷺ"......قاضی محمد سلیمان منصور پوری

"وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج کروڑوں اشخاص کی زبانوں پر جاری اور قلوب میں ساری ہے وہ کون ہے جس کے مقدس نام کی نوبت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز ہے وہ کون ہے جو اپنے افعال میں محمود ہے اور اپنی تعلیم میں مسعود ہے وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک پھیلی ہوئی ہے؟ وہ کون ہے جس کی تعلیم کی وسعت بحر و بر پر چھائی ہوئی ہے۔ بے شک وہ محمد ﷺ ہے۔ اسم بھی محمد ﷺ اور مسمی بھی محمد ﷺ اور حمد کو اس کی ذات ہمایونی سے نسبت خاص ہے۔ (ماہنامہ "پیشوا"، ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء/۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ...... "اسماء الرسول ﷺ...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۹۳)

"یتیم کی جیت"......مولانا عبدالماجد دریا آبادی:

"یہ بے خبر اور بے بصر، یہ غافل اور جاہل تیرے اوپر طعنہ زن ہیں۔ ان بد بختوں کو کیا خبر کہ ہم نے تجھے خیر کثیر دے رکھی ہے۔ بھلائیوں کے خزانے در خزانے عطا کر رکھے ہیں۔ ساری اچھائیوں، ساری خوبیوں ساری محبوبیوں کا مالک تجھے بنا رکھا ہے۔ تیرے لئے کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے؟ دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی۔ جسے دینے والے ہم ہوں اس کی دولت مندی کا اندازہ کوئی کر سکتا ہے؟ جسے ہم بخشنے والے ہوں اس کی نعمت اندوزیاں کس کے شمار میں آسکتی ہیں؟ جس پر مہربان ہم ہوں، اس کے جاہ و جلال اس کے عز و کمال، اس کے حسن و جمال، اس کے مال و منال اور اس کے اوج و اقبال کا احاطہ کرنا کس کے بس کی بات ہے؟"

(ماہنامہ "پیشوا"، ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء/۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ...... "یتیم کی جیت" بدالماجد دریا آبادی...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۹۴)

...بارگاہ قدسی میں حقیر نذر'' ......محمد مظہر الدین:

''چانداس کی بارگاہ میں نور کی بھیک مانگنے آتا تھا اور خورشید اس کی جلوہ گاہ ناز پر نثار ہوتا تھا۔ ...ہ آنے والا اسی ماہ مبارک میں آیا۔ قدوسیوں کے جھرمٹ میں آیا، خلوت نشینان عرش سے ...ر گوشیاں کرتا ہوا آیا۔ اور ملائکہ کی پلکوں سے اپنی ننھی ننھی ایڑیاں رگڑتا ہوا آیا۔ بہر حال یہی وہ ماہ ...قدس ہے جب قندیل وحدت کی شمع آمنہ کے گھر میں اس طرح جلوہ ریز ہوئی کہ عالم لاہوت و ...ناسوت جگمگا اٹھے۔''

(ماہنامہ الایمان، زینت محل، دہلی، مئی وجون ۱۹۳۴ء...... برگاہ قدسی میں حقیر نذر، محمد مظہر الدین...... بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۱۰۱)

''موعظۃ وذکریٰ'' ......مولانا منظور نعمانی:

''یہ مہینہ ربیع الاول کا ہے۔ چونکہ اس ماہ مبارک کو داعی اسلام ﷺ سے خاص شرف نسبت حاصل ہے کہ اسی میں آپ ﷺ پیدا ہوئے۔ اسی میں نبوت ملی اسی میں ہجرت فرمائی اور پھر اسی میں آپ ﷺ کی وفات بھی ہوئی۔ اسلئے لوگ اس مبارک مہینے میں خاص طور پر آپ ﷺ کی یادگار مناتے ہیں۔ پھر تحریک سیرت کی ہنگامہ خیزیوں نے اس چیز کو اور بھی ترقی دے دی ہے۔ اگر چہ اس تحریک نے اب عملاً جو صورت اختیار کر لی ہے اس سے ہم کو بھی کامل اتفاق نہیں ہے۔ لیکن تاہم ملک کی تمام سیرت کمیٹیوں کو ہم یہ مشورہ ضرور دیں گے کہ وہ اپنی مجالس میں حضور پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کے صحیح تعلیمی پہلو کو عموماً اور تعلیم توحید کے اہم گوشہ کو خصوصاً دنیا کے سامنے پیش کرنے کی خاص سعی کریں۔

(ماہنامہ الفرقان، اپریل مئی ۱۹۳۷ء...... موعظۃ وذکریٰ۔ منظور نعمانی صفحہ ۱۳...... بیسویں صدی کے رسول نمبر، صفحہ ۱۱۳)

''تکمیل انسانیت اور آخری دین'' ......مولانا سید نذیر الحق:

''امت مسلمہ کے لئے ہر شے اس کے مذہب میں ہے مسلمانوں کے لئے قطعاً ضروری نہیں کہ وہ سیاست وتمدن اور معاشرت ومعیشت میں غیر مسلموں کی غلامی وتقلید کریں، کفار ومشرکین سے

افکار وخیالات کی بھیک مانگیں اور آئمہ کفر وضلالت کی قیادت ورہنمائی قبول کرنے پر مجبور ہوں، جو لوگ آج سیاسیات میں انگریزوں یا ہندوؤں کی تقلید کررہے ہیں ان کا وجود اسلام کے دامن تقدیش پر ایک بدنما دھبا ہے۔"

(''مولوی'' دہلی رسول نمبر، جنوری ۱۹۴۵ء/صفر ۱۳۶۵ھ..... مولانا سید نذیر الحق خطیب جامع مسجد ڈلہوزی..... ''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' صفحہ ۱۶۴)

''بچوں کا میلاد نامہ''......عبدالحمید خان:

''بچو! جب تم مسلمان ہو تو پھر تم کو اپنے رسول پاک ﷺ کا بھی پورا پورا حال معلوم ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر وہ سچے اور اچھے آدمی تھے تو جو کچھ انہوں نے ہم سے کہا وہ بھی سچا اور اچھا ہی ہوگا......اب اگر وہ اچھے تھے اور جیسا کہ ہم کو ان کے حالات سے معلوم ہو جائے گا تو پھر ہم بھی ویسا ہی اچھا بننے کی کوشش کریں۔'' (ماہنامہ ''مولوی'' دہلی دسمبر ۱۹۵۰ء/صفر ۱۳۷۰ھ..... عبدالحمید خان، مدیر ''مولوی''...... ''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' صفحہ ۱۷۸)

ہدایت الٰہی کی تکمیل......مولانا ابوالکلام آزاد:

یہ ہدایت الٰہی کی تکمیل تھی۔ یہ شریعت ربانی کے ارتقاء کا مرتبہ آخر تھا۔ یہ سلسلہ ترسیل رسل و نزول صحف کا اختتام تھا۔ یہ سعادت بشری کا آخری پیغام تھا۔ یہ وراثت ارضی کی آخر بخشش تھی۔ یہ امت مسلمہ کے ظہور کا پہلا دن تھا اور اسلئے کہ یہ ختم المرسلین، رحمۃ للعالمین محمد بن عبداللہ کی ولادت باسعادت تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ماہنامہ ''آستانہ'' دہلی، بہ سلسلہ ربیع الاول، نومبر ۱۹۵۶ء..... مولانا ابوالکلام آزاد...... ''بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۱۹۰)

''درود ماہِ ربیع الاول''......مولانا ابوالکلام آزاد

''دنیا میں جس قدر داعیان حق وصداقت کے اعلانات موجود ہیں اگر دنیا ان کو بھلا دے گی تو یہ صرف قوموں اور ملکوں کی سعادت کی فراموشی ہوگی کیونکہ اس سے زیادہ انہوں نے کچھ نہ کہا لیکن اگر ربیع الاول کو اس نے بھلا دیا تو یہ تمام کرہ ارضی کی نجات کو بھلا دینا ہوگا کیونکہ ربیع الاول کی

رحمت کسی ایک سرزمین کے لئے نہیں بلکہ تمام عالمین کے لئے تھی۔"

(ماہنامہ "آستانہ" دہلی، بہ سلسلہ ربیع الاول، نومبر ۱۹۵۶ء...... مولانا ابوالکلام آزاد...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۱۹۰)

"اسماءالحسنٰی"......قاضی محمد سلیمان منصور پوری

"حضور ﷺ کے چند بزگوں کے اسماء پر غور کرنے کی ضرورت ہے حضور ﷺ کے والد محترم کا نام عبداللہ ہے والدہ مکرمہ ومعظمہ کا نام آمنہ ہے اور حضور ﷺ کی دائی کا نام حلیمہ ہے......اس طرح رسول اللہ ﷺ ایسے مقدس انسان ہیں جن کا پیکر اطہر عبودیت کے خون سے بنا جنہوں نے امن کے بطن میں مراتب وجود کو مکمل فرمایا، جن کی تربیت حلم وبردباری کے شیر سے ہوئی، تو کیا ایسے اسماء کا اجتماع محض اتفاقی ہے؟ اتفاقی نہیں ہے۔ بلکہ قدرت اس مولود مسعود کی شان رفیع کی آئینہ داری فرما رہی ہے اور بتلا رہی ہے کہ جس بچہ کے پیکر عنصر میں ایسے فضائل کی جامعیت موجود ہو، ضروری ہے کہ وہ بچہ حقیقتاً محمد ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ماہنامہ "آستانہ" دہلی، اکتوبر ۱۹۵۸ء...... "اسماءالحسنٰی" قاضی محمد سلیمان منصور پوری صفحہ ۴۳...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۱۹۵)

"بارگاہِ نبوی امیں"......مولانا سید ابوالحسن علی ندوی:

یہی وہ نبی ﷺ ہیں جنہوں نے اللہ کے حکم سے ان کو ظلمت سے روشنی کی طرف، تیرہ بختی سے خوش بختی کی طرف۔ مخلوق کی عبادت سے خدائے واحد کی عبادت کی طرف اور مذاہب کے ظلم واستبداد سے اسلام کے عدل وانصاف کی طرف اور دنیا کی تنگی سے اس کی کشادگی کی طرف نکالا اور وہ اعتراف کر رہے ہیں کہ اس اسلام ہی پیداوار ہیں اور ان کا سارا وجود اور زندگی نبوت کی مرہون منت ہے۔

(روزنامہ "دعوت" دہلی، ۲۸؍اگست ۱۹۶۲ء/ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۲ء...... بارگاہِ نبوی ﷺ میں، سید ابوالحسن علی ندوی، صفحہ ۵۷...... "بیسویں صدی کے رسول ﷺ نبر" صفحہ ۲۰۳)

"سرورکائنات ﷺ کی محبت"......پروفیسر عبدالحمید صدیقی:

"جس چیز کو آپ ﷺ نے حق کہہ دیا وہ وقت کے ہزار اختلاف کے باوجود ہمیشہ حق ہی رہے گی اور جسے آپ ﷺ نے باطل قرار دیا اسے گردش ایام کبھی حق میں تبدیل نہیں کر سکتی۔ حضور ﷺ کی نبوت

کوئی ایسی نہیں جس میں راہ میں زمانہ کی دیواریں حائل ہوں، حضور ﷺ رسالت ابدی اور آفاقی ہے اور زمان و مکان کی حد بندیوں سے بالکل ماوراء، جناب رسالت مآب ﷺ آج بھی ایک ایک مسلمان کیلئے اسی طرح ہادی اور مطاع ہیں جس طرح اپنی زندگی میں تھے۔ ایک انسان خواہ کسی دور اور کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ اس وقت تک مسلمان نہیں بن سکتا، جب تک وہ حضور ﷺ کی چاکری اختیار نہ کرے اور پھر اس پر کسی قسم کا انقباض اور تنگی محسوس کرنے کی بجائے اسے اپنے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت نہ سمجھے...... حضور ﷺ کی محبت ہی ایک مسلمان کا بیش قیمت سرمایہ ہے۔ ایسا سرمایہ جس کو حاصل کرنے کے بعد وہ ایمان ایسی عظیم نعمت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

(ماہنامہ "ضیائے حرم" فروری، ۱۹۷۸ء...... سرورِ کائنات ﷺ کی محبت، عبدالحمید صدیقی، صفحہ ۴۲...... بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۲۴۰)

"نامِ نامی اسم گرامی"...... پروفیسر منظور احسن عباسی:

"جس قرآن پاک کا آغاز الحمد ٹھہرا، اسی کتاب پاک کے حامل احمد ﷺ و محمد ﷺ کہلائے۔ یعنی احمد و محمد ﷺ حقیقت محمدیہ کے جلی عنوان ٹھہرے، کتاب اور حامل کتاب کے پاک عنوانوں کا ماخذ حمد ہی ہے، حمد جس طرح اللہ کے لئے خاص ہے، احمد و محمد ﷺ بھی صرف اپنے اللہ کیلئے ہیں۔

(ماہنامہ "محفل" لاہور، خیر البشر ﷺ نمبر، مارچ ۱۹۸۱ء...... "نامِ نامی۔۔اسم گرامی"، پروفیسر منظور احسن عباسی، صفحہ ۳۶...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۲۷۰)

مجاہد الحسینی لکھتے ہیں:

"سورج اس مطلع گیتی پر انقلاب و تغیر کے نرغے میں روزانہ مسکراتا ہوا آتا ہے، شام کو اداس اور مغموم چہرہ لے کر رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چلا جاتا ہے۔ اس کی زندگی سراپا انقلاب ہے، صبح دم ایک انقلاب کے جلو میں طلوع ہوتا ہے اور بوقت شام ایک انقلاب کے کے ساتھ ظلمت کدۂ شب میں روپوش ہو جاتا ہے۔ اس نے صبح و شام کی مسلسل اور منظم گردش کے دوران میں اگرچہ بڑے بڑے انقلابات کا طلوع و غروب دیکھا ہے، لیکن صفحہ گیتی پر اس نے جس عظیم الشان

انقلاب کا چودہ سو سال پہلے چھٹی صدی عیسوی میں نظارہ کیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ وہ ایک ایسا انقلاب ہے جس کے پہلو میں طلوع ہی طلوع اور اٹھان ہی اٹھان ہے۔ وہ انقلاب صرف ایک خاندان، ایک طبقہ، ایک جماعت، ایک قوم، ایک شہر، ایک ملک کا انقلاب نہیں تھا، بلکہ ایک ایسا ہمہ گیر تغیر تھا جس نے عرب و عجم کو جھنجھوڑ کر خواب غفلت سے جگایا۔ جو ظلمت کدۂ انسانیت میں آفتاب بن کر چمکا اور اسے بقعہ نور بنا دیا۔"

(روزنامہ "مشرق" عید میلادالنبی ﷺ اشاعت خاص، ۹ جنوری، ۱۹۸۲ء...... مجاہد الحسینی...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۲۸۰)

"عید میلادالنبی ﷺ"...... پیر محمد کرم شاہ الازہری:

"یہ روز سعید اس ہمہ گیر اور عظیم البرکت انقلاب سے نوع انسانی کو متعارف کرانے کیلئے منایا جانا ضروری ہے جس انقلاب نے انسانی زندگی کے ہر گوشہ کو اپنے انوار سے رشک صد طور بنایا، جس کے جلو میں آتش انتقام کے شعلے، خون کے طوفان، بربادیوں کے کھنڈر اور تباہیوں کے ویرانے نہ تھے بلکہ اس کے لبوں پر روح پرور مسکراہٹیں تھیں، جس سے غمزدہ دل، پھولوں کی طرح شگفتہ ہو گئے، جس کی آنکھوں میں محبت اور رحمت کی چمک تھی، جس نے تاریک روحوں کو تابناک بنا دیا جس کے سراپا میں ساری دلربائیاں اور جملہ رعنائیاں سمٹ آئی تھیں۔ وہ انقلاب جس نے خفتہ بخت انسان کی چشم ہوش کو بھی بیدار کیا اور اس کے بخت خفتہ کو بھی جگا دیا، جس کے پیغام میں پھولوں کی مہک، شبنم کی پاکیزگی اور مقناطیس کی کشش تھی۔ اس بابرکت انقلاب کا داعی وہ پیکر نور تھا جس کا عزم کوہساروں سے پختہ تر، جس کے ارادے عرش بریں سے بلند تر اور جس کی دعوت میں خلوص اور محبت کی خوشبو بسی ہوئی تھی"۔

(روزنامہ "مشرق" عید میلادالنبی ﷺ نمبر، ۲۶ نومبر ۱۹۷۵ء...... "عید میلادالنبی ﷺ" پیر محمد کرم شاہ...... "بیسویں صدی کے رسول ﷺ نمبر" صفحہ ۳۶۲)

'مولد مبارک'...... حافظ لدھیانوی

"میں بابِ کرم پر کھڑا مصدر فیض کو دیکھ رہا ہوں۔ سعادتوں کے مرکز پر نظر ہے۔ زبان پر اللہ

تعالیٰ کی حمد جاری ہے۔اس کرم بے پناہ کیلئے الفاظ نہیں ملتے، میرے جسم کا ہر حصہ شکر کا مظہر ہے۔

ہر مو مرے بدن پہ زبان سپاس ہے

میں اپنے کریم کے کرم سے کائنات کے ان منتخب افراد کے زمرے میں شامل ہو گیا جنہیں اس مرکز نور کی زیارت سے بہرہ ور ہونے کا شرف ملا۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، میلادالنبی ﷺ ایڈیشن، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء...... "مولد مبارک"، حافظ لدھیانوی...... "بیسویں صدی کے رسول ﷺ نمبر"، صفحہ ۳۴۱)

محمد رسول ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں"...... سردار دیوان سنگھ مفتون:

"ایک دن مولوی صاحب نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی جس میں پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا ہے، "بہترین کلمہ جابر سلطان کے روبرو کلمۂ حق کہنا ہے۔" یہ حدیث سنی تو میں نے غور کیا کہ اس شخص کی بلندی کا کیا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جس نے حاکم وقت کے سامنے حق وصداقت کی آواز کو دنیا میں سب سے بڑا جہاد قرار دیا ہو۔ چنانچہ جیل سے رہائی کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق "ریاست" میں ایک نوٹ لکھا اور اس نوٹ میں یہ الفاظ بھی تھے کہ "ان ہونٹوں کی قدر و قیمت کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا جن ہونٹوں سے حدیث کے یہ الفاظ نکلے ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں پیغمبر اسلام ﷺ کے قدموں کو چوم لوں جنہوں نے حریت اور آزادی سکھانے والے یہ الفاظ کہے۔"

(ماہنامہ "الوارث" کراچی، رسول کریم ﷺ نمبر دسمبر ۱۹۸۹ء...... "محمد رسول ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں" سردار دیوان سنگھ مفتون، صفحہ ۵۸...... بیسویں صدی کے رسول ﷺ نمبر"، صفحہ ۳۵۲)

'حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا'...... پروفیسر غازی احمد:

"میری ذات تو حضور ﷺ کے احسان عظیم کی اس قدر ممنون ہے کہ اگر میں باقی ماندہ عمر سجدہ میں سر رکھ کر گزار دوں، تب بھی شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں، میں نے ایک ہندو گھرانے میں جنم لیا، عمر کا تیرہواں، چودھواں سال تھا، کہ عالم رویا میں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہوا

اور عالم خواب ہی میں آپ ﷺ کے دست اقدس پر مشرف بااسلام ہوا۔ میں تو اپنے قبول اسلام کو ختم نبوت کی دلیل جانتا ہوں کہ چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود آپ کی نبوتِ کاملہ کا فیض اسی طرح جاری ہے۔ کہ جس نے ایک ہندو بچے کرشن لال کو غازی احمد بنادیا۔

(سہ ماہی "الاحسان" کوگی ضلع مانسہرہ، سیرت النبی ﷺ نمبر، جولائی تا ستمبر ۱۹۹۴ء...... "حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا"، پروفیسر غازی احمد، صفحہ ۲۲...... "بیسویں صدی کے رسول ﷺ نمبر" صفحہ ۳۶۱)

سید محمد عتیق قادری چشتی لکھتے ہیں:

"ماہ ربیع الاول کے آتے ہی سردارِ کونین ﷺ روح فداک کی آمد آمد کی مسرت میں کوئی شخص آنکھیں بچھا رہا ہے، کوئی پلکوں سے جھاڑو دے رہا ہے اور کوئی اپنے قلب و جگر کے ٹکڑوں کو نثار کرنے کی تیاریاں کررہا ہے۔ غرض جو کچھ جس کے پاس ہے وہ حسب توفیق الٰہی پیش کررہا ہے...... اس بارگاہِ اقدس کا مسند نشیں تاجدار رحمت ہے۔ شافع مذنبین ہے۔ بیکسوں کا مولا اور گنہگاروں کا سہارا ہے۔ پیش پاافتادوں کو اٹھانا، معصیت شعاروں کو راہ راست پر لانا، گنہگاروں کو بخشوانا اور بگڑی ہوئی قسمتوں کا بنانا اس کا شعار ہے۔

(ماہنامہ "مسیحائے زماں" تجارہ اور مہاجیونانہ کا سب سے پہلا علمی، ادبی، اخلاقی، طبی، ماہوار رسالہ، رسول ﷺ نمبر، اپریل، مئی ۱۹۲۸ء...... "اداریہ" صفحہ ۱...... بیسویں صدی کے رسول ﷺ نمبر" صفحہ ۵۱۲)

اشفاق حسین قریشی لکھتے ہیں:

"جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے، مجوسیوں کا آتشکدہ ٹھنڈا ہوگیا، بحیرۂ ساوہ خشک ہوگیا، اور اس کے گرجے منہدم ہوگئے۔ دادا عبدالمطلب نے پوتے کو لے جا کر کعبہ معظمہ میں دعا کی اور نام "محمد" رکھا۔ آپ کی والدہ سیدہ آمنہ بی بی کو احمد نام رکھنے کی بشارت فرشتے کی معرفت ایسے ہی ملی تھی جیسا کہ حضرت ہاجرہ بی بی نے حضرت اسمٰعیل کا نام اور حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کا نام یسوع (فرشتے کی بشارت سے) رکھا تھا۔

("پیارے نبی کریم کی پیاری زندگی" صفحہ ۲...... اشفاق حسین قریشی، ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء...... "اردو میں میلاد النبی ﷺ" صفحہ ۶۱۷)

جسٹس پیر کرم شاہ الازہری اور محفل میلاد:

ربیع الاول کا مہینہ تھا، دوشنبہ کا دن تھا اور صبح صادق کی ضیاء بار سہانی گھڑی تھی، رات کی بھیانک سیاہی چھٹ رہی تھی اور دن کا اجالا پھیلنے لگا تھا جب مکہ کے سردار حضرت عبدالمطلب کی جواں سال بیوہ بہو کے حسرت و یاس کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے سادہ سے مکان میں ازلی سعادتوں اور ابدی مسرتوں کا نور چمکا۔

ایسا مولود مسعود تولد ہوا جس کے من موہنے مکھڑے نے صرف اپنی غمزدہ ماں کو ہی سچی خوشیوں سے مسرور نہیں کیا بلکہ ہر درد کے مارے کے لبوں پر مسکراہٹیں کھیلنے لگیں۔ اس نورانی پیکر کے جلوہ فرمانے سے صرف حضرت عبداللہ کا کلبۂ احزاں جگمگانے نہیں لگا بلکہ جہاں کہیں مایوسیوں اور حرماں نصیبوں نے اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے وہاں امید کی کرنیں روشنی پھیلانے لگیں اور ٹوٹے دلوں کو بہلانے لگیں صرف جزیرۂ عرب کا بخت خفتہ ہی بیدار نہیں ہوا بلکہ انسانیت، جو صدیوں سے ہوا و ہوس کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی اور ظلم و ستم کے آہنی شکنجوں میں کسی ہوئی کراہ رہی تھی اس کو ہر قسم کی ذہنی معاشی اور سیاسی غلامی سے رہائی کا مژدہ جاں فزا ملا۔ فقط مکہ و حجاز کے خدا فراموش باشندے، خدا شناس اور خود شناس نہیں بنے بلکہ عرب و عجم کے ہر مکین کیلئے میخانۂ معرفت کے دروازے کھول دئے گئے اور سارے نوع انسان کو دعوت دی گئی کہ جس کا جی چاہے آگے آئے اور اس مئے طہور سے جتنے جام نوش جاں کرنے کی ہمت رکھتا ہے اٹھائے اور لبوں سے لگالے۔ طیور خوش نواز مزمہ سنج ہوئے کہ خزاں کی چیرہ دستیوں سے تباہ حال گلشنِ انسانیت کو سرمدی بہاروں سے آشنا کرنے والا آگیا۔ سر بگریباں غنچے خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے کہ انہیں جگانے والا آیا ار جگا کر انہیں شگفتہ پھول بنانے والا آیا، افسردہ کلیاں مسکرانے لگی تھیں کہ ان کے دامن کو رنگ و نکہت سے فردوس بداماں کرنے والا آیا، علم و آگہی کے سمندروں میں حکمت کے جو آبدار موتی آغوشِ

صدق میں صدیوں سے بے مصرف پڑے تھے ان میں شوقِ نمو دانگڑائیاں لینے لگا۔

برصغیر کے شیخ الحدیث، شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس مسرت آگیں اور دل افروز اور روح پرور واقعہ کا ذکر نعتیہ اشعار میں کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

شب میلاد محمد چہ شب انورؐ بود
کز در مکہ الی الشام نور گردید

''محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش کی رات کتنی روشن تھی کہ مکے کے دروازوں سے لے کر شام تک سارا علاقہ جگمگانے لگا۔''

مکہ و شام چہ باشد کہ از شرق تا غرب
ہمہ را گشت محیط و ہمہ جادر گردید

''مکہ اور شام ہی نہیں بلکہ مشرق سے مغرب تک حضور کا نور ہر جگہ پھیل گیا''

ہمہ آفاق زانوار منور گشتہ
ہمہ اکناف زاخلاق معطر گردید

''اس جہاں کے سارے کنارے انوارِ رسالت ﷺ سے منور ہو گئے اور حضور کے اخلاق سے کائنات کا گوشہ گوشہ مہک اٹھا''

قارئین محترم! آئندہ سطور میں آپ نظم کی صورت میں وہ مضامین ملاحظہ فرمائیں گے جو مختلف شعرائے کرام نے نبی کریم ﷺ کی جشنِ ولادت کے موقع پر شائع ہونے والے رسائل و جرائد کیلئے تحریر کیئے۔ یہ واضح رہے کہ راقم السطور کے پیش نظر بطور ماخذ ''بیسیوں صدی کے رسول نمبر'' (مولف: پروفیسر محمد اقبال جاوید) ہے۔ وقت کی کمی کے باعث دیگر ماخذ و مراجع بالخصوص ''نعت رنگ'' کے مجلّے سے اخذ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ انشاء اللہ اسی کتاب کے اگلے حصے کو بطور ضمیمہ شائع کرنے کا جب اہتمام ہوگا تو ''میلاد شریف'' کے عنوان سے نعت گو شعرا کے دواوین و کلیات و رنعت رنگ کے مجلّوں سے استفادہ ضرور کیا جائے گا۔ امید ہے کہ فقیر کی اس گذارش کو قبول کیا جائے گا۔

”حصہ منظوم“

امام زین العابدین علی السجاد بن الحسین رضی اللہ عنہ

اِنْ نِلْتَ یَا رِیحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِی رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا فَسْخًا لِاَ دْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَاءَ تَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفُ صَارَ الْعَدَمْ

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیُّ الْمُذْنِبِیْن
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنَ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَالْکَرَمْ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسِ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَوْکَبِ وَ الْمُزْدَحَمْ

۱۔ اے بادِ صبا! تیرا گذر سرزمینِ حرم تک ہو تو میرا اسلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں۔

۲۔ وہ جن کا چہرۂ انور مہر نیم روز ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہِ کامل جن کی ذات نورِ ہدایت ہے، جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا۔

۳۔ اُن کا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لیے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا جب اُ کے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے۔

۴۔ ہمارے جگر زخمی ہیں فراقِ مصطفیٰ کی تلوار سے خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم ہیں۔

۵۔ اے رحمتِ عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن فضل و سخاوت اور کرم سے عزت بخشئے۔

۶۔ اے رحمتِ عالم! زین العابدین کو سنبھالئے وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے۔

(ماخوذ: سہ ماہی ''صراط'' کراچی، سرپرستِ اعلیٰ پروفیسر غلام عباس قادری)

شیخ سعدی شیرازی:

ماہ فرو ماند از جمالِ مصطفیٰ ﷺ
سرو نباشد با عتدالِ محمد ﷺ

قدرِ فلک را کمال و منزلتے نیست
در نظرِ قدر باکمالِ محمد ﷺ

وعدۂ دیدار ہر کسی بقیامت
لیلۂ اسریٰ شب وصالِ محمد ﷺ

آدم و نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
آمدہ مجموع در ظلالِ محمد ﷺ
سعدیؔ اگر عاشقی کنی و جوانی
عشقِ محمد ﷺ بس است و آلِ محمد ﷺ

(ماخوذ: سہ ماہی ''صراط'' کراچی، سرپرستِ اعلیٰ پروفیسر غلام عباس قادری)

جناب سیماب اکبرآبادی کے اشعار:

مہر نبوت، نیر رفعت، بحر حقیقت، کان سخاوت
شافع امت کون؟ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم
اصل شریعت، خاتم حجت، شافع امت، خضر طریقت
نورِ قیامت کون؟ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

(''صوفی'' رسول نمبر، ربیع الاول ۱۳۴۰ھ/نومبر ۱۹۲۱ء......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۵۵)

مولانا نیاز فتح پوری کے اشعار:

نبوت ختم ہے اس پر یہ دنیا دین وایماں ہے
وہ ہے مثل آپ اپنا یہ مرکوز دل و جاں ہے
محمد ﷺ سا اگر دنیا میں کوئی اور انساں ہے
تو میں کہہ دونگا ہمتائے خدا ہونا بھی آساں ہے
گر انساں ہمسر شان رحیمی ہو نہیں سکتا
تو کوئی رحمۃ اللعالمیں بھی ہو نہیں سکتا

(''صوفی'' رسول نمبر، ربیع الاول ۱۳۴۰ھ/نومبر ۱۹۲۱ء......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۵۷)

سید محمد ظفر حسین خلد آبادی:

رونق افروز نہ ہوتے اگر امکاں میں حضور — ہوتے گنجینہ مخفی کے نہ ظاہر اسرار
آپ ﷺ پیدا جو ہوئے عالم امکاں میں ہوا — قدرت حضرت خلاق جہاں کا اظہار
مطلع نور یہ ظلمت کدہ دہر ہوا — جلوہ آراء جو ہوا شمس رخ پر انوار
آپ ﷺ کا عکس جبیں بدر شب چار دہم — آپ ﷺ کا پرتو رخسار، خور نصف نہار

(ماہنامہ نظام المشائخ، ستمبر، اکتوبر ۱۹۲۵ء، ...... قصیدہ نعتیہ۔ سید محمد ظفر حسین خلد آبادی، صفحہ ۱۵۔۱۶، ...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۶۰)

محمد صدیق:

وہی نبی ﷺ پیام جس کا مژدۂ بہار تھا
وہی نبی ﷺ کہ اک جہاں کو جس کا انتظار تھا
جو ہر بشر کا دوستدار اور غمگسار تھا
وہ جس کا رشتہ بارگاہ حق سے استوار تھا
وہ جس کا اک رفیق خاص ہم جلیس غار تھا
عمر رضی اللہ عنہ بھی جس کی بزم مے کا ایک بادہ خوار تھا
وہ جامع کتاب حق بھی جس کا دوستدار تھا
علی رضی اللہ عنہ مرتضیٰ بھی جس کا یک جاں نثار تھا
وہ جس کے آگے سرنگوں ہر ایک تاجدار تھا
ہلا دیا حکومتوں کو جس کا یہ وقار تھا

اسے مرا سلام ہو، اسے مرا سلام ہو

(ماہنامہ نظام المشائخ دہلی، رسول نمبر، اگست، ستمبر ۱۹۲۶ء، ...... بارگاہ رسالت میں "محمد صدیق" صفحہ نمبر ۳ ...... بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۶۱)

صبح میلاد کا پیغام:

انبیاء منتظر اس صبح فروزاں کے رہے ملتمس جلوہ خورشید درخشاں کے رہے
نکلا اس صبح کے جلوے سے وہ خورشید مبیں جس کی کرنوں سے منور ہوئے اکنافِ زمیں
زندہ ہر سال جو یہ صبح مبیں ہوتی ہے اس کی تنویر سے وا چشمِ یقیں ہوتی ہے
اہلِ اسلام کو ہاتف یہ صدا دیتا ہے کون ہے برکتیں اس صبح کی جو لیتا ہے

(ماہنامہ پیشوا دہلی، میلاد نمبر، اگست، ستمبر ۱۹۲۷ء...... "صبح میلاد کا پیغام" وحید الدین سلیم، صفحہ ۹...... بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۷۰)

مہرِ عرب، ماہِ عجم:

باسط پہ ہو تیرا کرم اے سید نیکو شیم
محشر میں رکھ لے آبرو اس کا نہ کھل جائے بھرم
کس کشمکش میں جان ہے دنیا کا غم، عقبیٰ کا غم
کیا داستان دل کہوں یہ عرض ہے با چشم نم
جب لب پہ ہو جان حزیں جس وقت ہو آنکھوں میں دم
نام محمد ﷺ لب پہ ہو لب وصل ہوتے ہوں بہم
کیا وصف ہو تیرا رقم
مہر عرب، ماہِ عجم

("ماہنامہ نظام المشائخ" رسول نمبر، جولائی اگست ۱۹۲۸ء...... "مہر عربؐ ماہِ عجم" باسط بسوانی، صفحہ ۱۰۳...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۷۳)

مولانا ظفر علی خان عید میلاد کے موقع پر بارگاہِ رسالت ﷺ میں استغاثہ پیش کرتے ہیں

اے شفیع المذنبین، اے صاحب لولاک دیکھ امت عاصی کو وقف گردش افلاک دیکھ

اے علاج بیکساں، وے چارہ بے چارگاں — حسرت و اندوہ میں اسلام کو غمناک دیکھ
اے کہ تیرا نام ہے مرہم دل مجروح کا — صورت گل اپنی امت کا گریباں چاک دیکھ
ہورہا ہے حشر برپا عالم اسلام میں — اس قیامت کو خدا کے اے حبیب پاک دیکھ
تیری امت، لوٹ تھی جس پر زمانے کی بہار — ہوگئی ہے کمتر از خاروخس وخاشاک دیکھ
اک نظر ہوجائے اے آقا ہمارے حال پر — ڈل دے پردہ ہماری شامت اعمال پر

(مقتبس: ماہنامہ نظام المشائخ دہلی، مارچ ۱۹۱۲ء/ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ۔ بیسویں صدی کے رسول نمبر، صفحہ ۲۰)

مولوی نذیر احمد صدیقی (م۔صفر ۱۳۳۶ھ) آپ مبلغ اعظم شاہ عبدالعلیم صدیقی کے قدس سرہٗ کے تایا ہیں۔قائداعظم محمد علی جناح کا نکاح انہوں نے ہی پڑھایا تھا اور محترمہ رتی جناح کو مسلمان بھی کیا تھا۔اب جنت البقیع میں آرام فرمارہے ہیں۔آپ کی نظم بعثت نبی آخر الزماں ﷺ ۱۰۱ اشعار پر مشتمل ایک رواں دواں نظم ہے جس میں زمانہ قبل ولادت حضور ﷺ سے لے کر بعثت رسول ﷺ تک کے واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔چند شعر دیکھئے۔

سکہ ہر سمت جہالت نے جما رکھا تھا — نور دیں ظلمت دنیا نے چھپا رکھا تھا
یک بیک جوش پہ اللہ کی رحمت آئی — صورت ابر زمانہ میں صداقت چھائی
رنگ اک آن میں کچھ اور ہوا عالم کا — پہلوئے آمنہ سے نور الٰہی چمکا
بارک اللہ کہ وہ ہادی اعظم آیا — مظہر ذات خدا، رحمت عالم آیا

(''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' صفحہ ۳۰)

حکیم فیروزالدین احمد طغرائی کا نعتیہ قصیدہ:

ترے مکتب میں اے امی ہزاروں فلسفی آئے
سبق لیتا رہا ہر ایک تری تلقینِ ابجد کا

مسلم ہے، مبرہن ہے کسی کو شک نہیں اس میں
کہ ہے بعد از خدا سب سے بڑا رتبہ محمد ﷺ کا

زہے عزت کہ گو ہوتے رہے پیدا رسول اکثر
مگر پھر بھی زمانہ منتظر تھا تیری آمد کا

تیرے اکلیل میں خورشید تاباں ایک ہیرا ہے
تری خاتم میں گردُوں اک نگینہ ہے زمرد کا

خدا شاہد کہ بینائی بڑھے چشم بصیرت کی
لگانے کو اگر مل جائے سرمہ خاکِ مرقد کا

تری مدح و ثنا میں خود کلام اللہ ناطق ہے
بشر کو حوصلہ کیا ہو ترے اوصاف بے حد کا

حلاوت کس قدر ہے نغمہ الفقر فخری میں
یہی محفل ہے جس کا بوریا ہے ناز مسند کا

یہ قصیدہ پڑھ کر دور متوسطین کے نعت گو جناب کرامت علی خاں شہید کی وہ نعت یاد آتی ہے جس

کا مطلع ہے۔

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کے مد کا
سر دیواں لکھا ہے میں مطلع نعت احمد ﷺ کا

اور ان کا یہ شعر معروف ہی نہیں بارگاہ ناز میں مقبول بھی ہوا۔

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

("ستارۂ صبح" لاہور، ۱۶ جنوری ۱۹۱۷ء ...... بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۴۳، ۴۴)

جناب دلاور رشید کی نعت کے چند اشعار:

افضل کوئی رسول ﷺ سے بعد از خدا نہیں
جو کچھ کہ آپ ﷺ ہیں وہ کوئی دوسرا نہیں

عشق نبی ﷺ کی آگ سے دل کو بچا نہیں
وہ دل ہی کیا جو سرور دیں ﷺ پر فدا نہیں

قیدی ہے دل خدا کا، خدا کے رسول ﷺ کا
یہ مرغ دام غیر میں ہر گز پھنسا نہیں

("صوفی" رسول نمبر ۱۳۳۸ھ/نومبر ۱۹۱۹ء جلد ۲۲، ...... بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ نمبر ۵۰)

عزیز اسدی:

میں کہاں اور تیری نعت کی پرواز کہاں
جو تیرے رتبہ سے آگاہ ہیں کرتے ہیں بیاں
متجاوز ہو شریعت سے تو کیسا ایماں
کہہ گئے دل کی سی بس محسن فردوس مکاں

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے سب سے افضل
میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل

(رسالہ "مولوی" رسول نمبر ۱۹۲۹ء/ ۱۳۴۸ھ ...... "ولادت باسعادت"، عزیز اسدی صفحہ ۱۱۳ ...... بحوالہ بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ نمبر ۸۶)

ضیاء القادری بدایونی:

وہ آئے جن کا آنا وجہ تکوین دو عالم ہے ‌ ‌ وہ آئے رونق کون و مکاں جن کی بدولت ہے
وہ آئے منحصر تھی حق نمائی جن کے آنے پر ‌ ‌ وہ آئے ختم جن کی ذات پر شان رسالت ہے

(ماہنامہ "الایمان" زینت محل دہلی، مئی و جون ۱۹۳۴ء ...... ضیاء القادری بدایونی صفحہ ۳۰، ...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۱۰۲)

مولانا امیر بدایونی:

مرحبا آیا عجب موسم سہانا نور کا ‌ ‌ بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانا نور کا
خال و خط آیات رحمت، رخ صحیفہ نور کا ‌ ‌ ہے کلام اللہ کی تفسیر، چہرہ نور کا
جو بہا آنسو ہوا امت کے حق میں بحر نور ‌ ‌ موجزن یاں قطرہ قطرہ میں ہے دریا نور کا
ہوں مقلد میں رضا کا اس زمینِ نور میں ‌ ‌ میں نے بھی جاگیر میں پایا علاقہ نور کا

(ماہنامہ "الایمان" زینت محل دہلی، مئی و جون ۱۹۳۴ء ...... مولانا امیر بدایونی صفحہ ۳۷، ...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۱۰۲)

سید جعفر شاہ پھلواری:

کہتے ہیں کہ تو صاحب لولاک لما ہے ‌ ‌ یہ عالم کن تیرے لئے پیدا ہوا ہے
اور یہ بھی تو کہتے ہیں کہ یہ قول ہے وضعی ‌ ‌ مقطوع سند اس کی بہ پیش علماء ہے
لیکن مجھے کچھ بحث روایت سے نہیں ہے ‌ ‌ میں کہتا ہوں یہ قول حقیقت ہے بجا ہے
ارباب نظر سے کوئی پوچھے تو بتائیں ‌ ‌ ہر حسن یہاں صاحب لولاک لما ہے
اللہ نے بنایا تجھے اک پیکر خوبی ‌ ‌ جو حسن بچا تجھ سے وہ دنیا کو دیا ہے

بادل نے لیا تیری سخاوت سے برسنا
گیسو کو ترے سونگھ کے مسرور صبا ہے

دریا کی روانی میں ترا ذوق عبادت
اور بحر کی وسعت میں ترا لطف وعطا ہے

ہر خون کے قطرہ میں ترا شوق شہادت
ہر تیغ کی برش ترا جوش غزا ہے

بلبل کے ترانوں میں ترا سوز تلاوت
کوئل کی صداؤں میں تیرا درد بھرا ہے

القصہ زمانے میں نظر آتا ہے جو حسن
وہ تیری ہی اک شان ہے تیری ہی ادا ہے

جب عشق کے نزدیک یہی حق ہے تو پیارے
حق یہ ہے کہ تو صاحب لولاک لما ہے

(ماہنامہ پیشوا دہلی، اپریل۔مئی ۱۹۳۶ء......انوکھا اعجاز۔سید جعفر شاہ پھلواری...... صفحہ ۱۰۱......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۱۱۰)

اعلیٰ حضرت میر عثمان علی شاہ سلطان دکن:

ہے فخر رسل انجمن آرائے مدینہ
مولائے جہاں ہے مرا مولائے مدینہ

اے اہل نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم
تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ

کیا آنکھ پڑے گلشن ہستی کی فضا پر
ہے اپنے مقابل رخ زیبائے مدینہ

غیرت دہ صد برق تجلی گل طیبہ
رشک شجر طور، شجر ہائے مدینہ

اے باد صبا خاک کو عثماں کی پس مرگ
لے جا کے اڑا دے سر صحرائے مدینہ

(ماہنامہ پیشوا دہلی، اپریل۔مئی ۱۹۳۶ء......اعلیٰ حضرت میر عثمان علی شاہ سلطان دکن، صفحہ ۱۱۹......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۱۱۰)

''صبح میلاد'' احسن مارہروی:

جو کی آب وہوا نے عطر بیزی بحر میں بر میں
بنایا پھول آتش کو، بسائی خاک عنبر میں

عناصر کی یہ خوشبوئیں جو پھیلیں جسم اطہر میں
ہوا عالم معنبر صبح میلاد پیمبر ﷺ میں

بسا ہے نالہ جاں سوز بلبل تک گل تر میں

(ماہنامہ ''پیشوا'' دہلی اپریل۔مئی، ۱۹۳۷ء......''صبح میلاد'' احسن مارہروی، صفحہ ۴۱......''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' صفحہ ۱۱۹)

رام پرکاش ساحر:

نیک بد کو کردیا، ادنیٰ کو اعلیٰ کردیا — تو نے سب کچھ کردیا میں کیا کہوں کیا کردیا
مہر ذرے کو کیا، قطرے کو دریا کردیا — "اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا
گمرہوں کو وحدت حق کا دیا تو نے سبق — تیرے قرآں نے جہاں سے جہل عنقا کردیا
اسکی عظمت کے مقابل عشق بھی ہے سرنگوں — خاک بطحا کا محمد ﷺ نے وہ رتبہ کردیا

(ماہنامہ "پیشوا" دہلی، اپریل مئی ۱۹۳۸ء ......رام پرکاش ساحر صفحہ ۶۴ ...... "بیسویں صدی کے رسول" نمبر صفحہ ۱۲۴)

محمد مطیع الحق پیامی:

ہوئے مخلوق عالم سے محمد مصطفیٰ ﷺ پہلے — نہ آدم تھے نہ حوا تھیں نہ تھے ارض وسما پہلے
تمہارے حسن جاں افروز نے عالم کو چمکایا — قمر میں نور تھا پہلے، نہ سورج میں ضیاء پہلے
بجادیں شش جہت میں ڈنکا ان کی آمد آمد کا — اسی باعث سے بھیجے حق نے سارے انبیاء پہلے
نہ آتے کیوں بشارت دینے والے آپ ﷺ سے پہلے — ہمیشہ آیا کرتا ہے خبر سے مبتداء پہلے
پیامی موت سے ڈرتا نہیں پر آرزو یہ ہے — کہ پہنچوں روضۂ خیرالوریٰ ﷺ پر یا خدا پہلے

(روزنامہ "نوائے پاکستان" عید میلاد النبی ﷺ نمبر، ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء/۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ...... محمد مطیع الحق پیامی صفحہ ۱۸۶ ...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۱۸۶)

ابوالبیان حماد:

برتر از وہم و گماں رفعت افکار حدیث — یہ روایات نبی ﷺ اور یہ آثار حدیث
دل کی دنیا ہے کہ پرنور ہوئی جاتی ہے — کوئی دیکھے تو سہی، عالم انوار حدیث
علم و حکمت کے چمکتے ہیں ستارے اس میں — مطلع صدق و یقیں، مطلع انوار حدیث

(روزنامہ "نوائے پاکستان" عید میلاد النبی ﷺ نمبر، ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء/۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ...... ابوالبیان حماد صفحہ ۱۷ ...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۱۸۶)

ضیاء القادری:

اے ربیع الاولیں کے ماہ نو تجھ پر سلام　　اے سراج کعبہ انور کی ضو ر تجھ پر سلام

جادہ قرب خدا کے راہبر تجھ پر سلام　　اے شہ لولاک! سو سو بار ہو تجھ پر سلام

عرش رب سے سوئے کعبہ آنے والے اسلام

ختم عہد انبیاء فرمانے والے، السلام

(ماہنامہ ''آستانہ'' دہلی، نومبر ۱۹۵۶ء......ضیاء القادری صفحہ ۱۹۲ ......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۱۹۳)

جعفر ملیح آبادی:

روبرو آخر نشان روئے منزل آگیا

ڈوبتوں کے ہاتھ میں دامان ساحل آگیا

یعنی وہ خیر البشر ﷺ انسان کامل آگیا

آگیا جو قصر وحدت کا ہے بانی، وہ رسول ﷺ

ہو نہیں سکتا جس کا کوئی ثانی، وہ رسول ﷺ

تو نے چھیڑا اس طرح زندگانی کا رباب

جس نے برپا کردیا ذہن بشر میں انقلاب

خاک کے ذرے بنے مہر درخشاں کا جواب

تو نے ہر اک موجہ طوفاں کو ساحل کردیا

جس بشر پر کی نظر انسان کامل کردیا

(ماہنامہ ''آستانہ'' دہلی، نومبر ۱۹۵۶ء...... جعفر ملیح آبادی صفحہ ۳۲......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۱۹۳)

وزیراعظم پاکستان شہید ملت لیاقت علی خان:

محمد ﷺ پہ دل کو فدا کر رہا ہوں میں یوں دردِ دل کی دوا کر رہا ہوں
مَلک بوسے لیتے ہیں میری زباں کے کہ میں مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کر رہا ہوں
محمد ﷺ کا طوق غلامی دکھا کر میں دور اپنی ہر بلا کر رہا ہوں
مرے دل کو نور صداقت عطا کر
خدا سے یہی میں دعا کر رہا ہوں

(ماہنامہ "معارف اسلام" جولائی، اگست ۱۹۶۷ء/ربیع الاول، ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ..... شہید ملت لیاقت علی خان صفحہ ۳۲..... "بیسویں صدی کے رسول ﷺ نمبر" صفحہ ۲۰۸)

غافل کرنالی:

ترا سوز بھی، ترا ساز بھی، ترا ذکر بھی ترا نام بھی
مجھے دے رہا ہے قدم قدم نئی زندگی کا پیام بھی

نہ تلاش بادِ نسیم کی، نہ ہوس ہے باغ نعیم کی
کہ مہک گئی تری یاد سے مری صبح بھی مرا شام بھی

ترا نام وردِ زباں ہوا تو حقیقتوں کا نشاں ملا
جو ترے خیال میں کھو گئے وہ ہوئے ہیں عرش مقام بھی

جہاں اختیار نظر نہیں جہاں قدسیوں کا گزر نہیں
اسی بارگاہ جمال میں ملا تجھ کو اذن خرام بھی

تری یاد حاصل زندگی، تری یاد مشعل آگہی
تری یاد ہے تو سجود بھی، تری یاد ہے تو قیام بھی

ترا ذکر لب پہ مدام ہے، تری ذات رحمت عام ہے
ترا نور، نور جمیل ہے، ترا حسن، حسن تمام بھی

ترا نام لے کے چمن چمن میں بہار بن کے بکھر گیا
وہی ترا غافل نغمہ گر، وہی تیرا ادنیٰ غلام بھی

(روز نامہ "نوائے وقت" اشاعت عید میلاد النبی ﷺ، ۸ مئی ۱۹۷۱ء...... غافل کرنالی...... "بیسویں صدی کے رسول نمبر، صفحہ ۲۱۷)

وقار انبالوی:

خامہ ہے سرنگوں کہ ادب کا مقام ہے — نازاں ہے نطق، لب پہ محمد ﷺ کا نام ہے
ارض عرب پہ ناز ہے عرش بریں کو آج — اک موج نور وجد میں محو خرام ہے
ہے آمنہ کی گود میں وہ نور عرش و فرش — جلووں سے جس کے صدق و صفا کو دوام ہے
یہ اہتمام آمد خیر البشر ﷺ ہے کیا — خلق خدا پہ رحمت خالق تمام ہے
تخلیق کائنات کا باعث ہے جس کی ذات — جس کا وجود عشق و وفا کا امام ہے
جس کی نگاہ لطف میں دارین کی فلاح — جس کی پناہ ضامن عیشِ دوام ہے
جس کی زباں کلام الٰہی کی ترجماں — جس کا کلام عین صداقت نظام ہے
میلاد پاک ﷺ کیوں نہ ہو عیدین کا غرور — مولود خود جو وجہ سرور تمام ہے

(روز نامہ "نوائے وقت" ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء...... وقار انبالوی...... بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۲۲۰)

حفیظ تائب:

آپ ﷺ کی آمد سے رنگ دو جہاں نکھرا حضور ﷺ
آپ ﷺ کی آمد سے پہلے کب تھا یہ نقشہ حضور ﷺ

دیدہ ہستی نے دیکھا ہے نہ دیکھے گا حضور ﷺ
آپ ﷺ سا خلوت گزین وا نجمن آرا حضور ﷺ

زیست میری گرچہ ہے تپتا ہوا صحرا حضور ﷺ
آپ کی شفقت کی لیکن سر پہ ہے سایہ حضور ﷺ

(روزنامہ "نوائے وقت" ۱۲۷پریل ۱۹۷۲ء......حفیظ تائب......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۲۲۰

واصف علی واصف:

قندیل نور علم حقیقت ترا جمال — حق آگہی کا مرکز و محور کہوں تجھے
تھا سینہ صدق میں خدا کنز مخفیاً — تخلیق کائنات کا گوہر کہوں تجھے

(روزنامہ "نوائے وقت" ۱۲۷پریل ۱۹۷۲ء......واصف علی واصف......بیسویں صدی کے رسول نمبر صفحہ ۲۲۱)

حفیظ ہوشیار پوری:

تیرے انفاس روح پرور سے — آگئی گلشن جہاں میں بہار
جاگ اٹھا بخت خفتہ انساں — آگئی ہاتھ دولت بیدار
کوئی کھٹکا رہا نہ رہزن کا — مل گیا تجھ سا قافلہ سالار

(ہفت روزہ "ہلال" راولپنڈی، میلاد نمبر، ۱۲۰پریل ۱۹۷۳ء/ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ...... حفیظ ہوشیار پوری......"بیسویں صدی کے رسول نمبر" صفحہ ۲۲۴)

مہر منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل)

مہر منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل)، حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کی ترویج کے ساتھ ساتھ دین، تصوف، تذکرۂ بزرگانِ دین اور حمد و نعت کے حوالے سے سنجیدہ علمی کتب کی طباعت و اشاعت کے اہتمام کے عزم کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔

ہماری مطبوعہ کتب

ا۔ نعت رنگ کا تنقیدی و تجزیاتی جائزہ	پروفیسر شفقت رضوی
۲۔ نعت اور آدابِ نعت	ڈاکٹر علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی
۳۔ مہر عالم تاب	پروفیسر محمد اکرم رضا

مہر منیر اکیڈمی (انٹرنیشنل)

۸۔ امبر پلازا، بلاک "اے"، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی مین شاہراہ فیصل۔ کراچی۔

ای۔ میل: meher_e_munir@hotmail.com

ویب سائٹ: www. meheremunir.com